فتوحات حمیدیہ

یعنی چشم دید حالات محاربۂ جنگ روم و یونان واقع ۱۸۹۷ء

مصنفہ

مسٹر جی۔ ڈبلیو۔ اسٹیونس خاص کارسپانڈنٹ اخبار ڈیلی میل لندن ہمراہی فیلڈ مارشل غازی ابراہیم ادہم پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ عثمانیہ

مترجمہ

مولانا مولوی ابوالخیر سید محمد فخر اللہ صاحب (فخری کرڈی) مترجم خزانۂ عامرہ سرکار عالی

باہتمام سید محمد طاہر رضا

مطبع مفید الاسلام حیدرآباد دکن مین طبع ہوئی

۱۸۹۸ء

شبیہ حضرت ابراہیم ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

دیباچہ از مترجم

مسٹر جی ڈبلیو اسٹیونس کارسپانڈنٹ اخبار ڈیلی میل لنڈن کی کتاب "وِدھ دی کانکرنگ
ترک" (فتحمند ترکون کے ہمراہ) کا یہ ترجمہ فتوحات حمیدیہ کی شکل مین پیش نظر ناظرین ہے۔ مسٹر موصوف شروع سے
آخر تک شریک معرکہ رہے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہی۔ اور ہیڈ کوارٹرس کے ساتھ رہنے کے
سبب سے صحیح اور بروقت و غیر مخلوط واقعات کے معلوم ہونیکا اچھا موقع ملا۔ مسٹر اسٹیونس کی تحریر سے
ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف خبر رسانی ہی کرنا نہین جانتے تھے۔ بلکہ واقعات جنگ۔ تجاویز حرب۔ اور
انتخاب جات میدان کارزار پر مبصرانہ بحث کی قابلیت رکھتے تھے جو اہل مذاق کیلیے بہ نسبت محض واقعات کے
زیادہ دلچسپ ہے۔ کیونکہ انھین امور پر درحقیقت فیصلہ جنگ منحصر رہا کرتا ہے۔ اور یہ اول وجہ ترجمہ
کتاب کی ہوئی ہے۔ دوسری وجہ مخصوص اس کتاب کے ترجمہ کی یہ ہوئی ہے کہ مسٹر اسٹیونس باوجودیکہ
عام رائے سلطانی افواج کی نسبت اچھی رکھتے ہین مگر جو امور اُنکی نظرون مین قابل اعتراض ثابت
ہوئے۔ اُسکے اظہار مین کوئی تکلف نہین کیا۔ اس سے جہان نقائص انتظام ظاہر ہوتے ہین وہان
اُنکی اصلاح کی کیفیت کسی آیندہ زمانہ مین غور سے پڑھنے والون کو بڑی مسرت بخش ہوتی ہے جیسا
گذشتہ جنگ روم و روس کے انتظامی نقائص و فوجی معائب کے محاربہ روم و یونان مین معدوم
پائے جانیسے یہ فخر خوشی کا موقع ہوا ہی۔ اسیلیے اگر واقعی بد انتظامیان ہون تو اُنکا ذکر فوائد سے
خالی نہین بلکہ اُسکا اظہار گو مخاصمانہ الفاظ مین ہو نفع بخش اور دوستانہ سمجھنا چاہیئے۔ برخلاف اسکے

سر ایلشمیڈ بارٹلٹ ممبر پارلیمنٹ انگلستان کی تحریر ہے جنکو حضرت خلیفۃ المسلمین کی دوستی بلکہ ملاقات کی افتخار رہے اور دوران جنگ مین یونانیون کے ہاتھ گرفتار بھی ہوگئے تھے - اسلیے انکی تحریر مین محامد سلطانیہ و معائب یونانیہ کا پہلو تاریخانہ حیثیت سے متجاوز ہوجانا ازروے واقعات کچھ تعجب انگیز نہین ہے - تیسری وجہ یہ ہے کہ مسٹر اسٹیونس نے سخت ترین معرکہ کو بھی « ز ستم ستوران دران پہن دشت ۞ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت » کا مصداق نہین بنایا - اسلیے سنجیدہ مزاج اور واقعات پسند لوگون کی نظرون مین انکی تحریر خاص دلچسپی رکھتی ہے - اسی لیے انگلستان و ہندوستان کے انگریزی اخبارون مین انکی اس کتاب کا ریویو بمقابلہ دوسرے مصنفین کے بہت تعریف کے ساتھ آیا گیا ہے -

ترجمہ کی پابندی اور تکلیف کے مقابلہ مین بیشک بہت آسان ہوتا اگرچہ اردو - انگریزی اخبارون کے مضامین منتخب کرکے اپنی طبع آزمائی کے ساتھ کتاب کی شکل مین مرتب کردیا ہوتا مگر ظاہر ہے کہ ایسی حالت مین جبکہ مولف یا مصنف بنجانے کا آسان ذریعہ ہاتھ لگ جاتا اختلاط آرا کے سوا ہمکو فوجی معائب و محاسن - ملکی کیفیات - سلسلہ وار واقعات اور ذاتی تجربات اور دوسرے بہت سے حالات سے کلیتاً محرومی رہتی جو اپنی آنکھ سے دیکھنے والے اور اپنے ہی قلم سے لکھنے والے کی پابندیون سے نظرانداز نہین ہوسکتے - اخبارون مین جسقدر مضامین متعلق جنگ درج ہوا کیے انمین سے اکثر معدودے چند کارسپانڈنٹون کے مختصر مراسلون کی بنیاد پر اڈیٹرونکی طبع آزمائیون کے نتیجے ہین جو اپنے موافق یا مخالف خیال کے بموجب اکثر دور از کار حالات کی شمولیت سے وسعت دیتے ہین اور پھر ان تحریرون پر دوسری شرحین اور ان شرحون پر تفصیلی بحثین ایسی ہوتی رہتی ہین کہ بسا اوقات نفس معاملہ سے متجاوز ہوجاتی ہین اسلیے بمصداق « شنیدہ کی بود مانند دیدہ » سنی سنائی باتون کے مقابلہ مین گو وہ کیسے ہی رنگ آمیز و خوش کن ہون صحیح و چشم دید واقعات اگرچہ بہت لطف انگیز و حیرت آمیز نہ ہون - سنجیدہ نظرون مین ضرور قابل وقعت ہین - انھین خیالات نے مجھے انتخاب مضامین کے مقابلہ مین جو نسبتاً بہت آسان تھا ترجمہ کتاب کی طرف متوجہ کیا - اور اس کتاب کو بنام نامی عالیجناب فخامت انتساب زمانہ دیدہ و جہان آزمودہ حامی دین متین و قدردان علوم و فنون اعتضاد

ممالکِ رفیعہ۔ اعتماد سلطنت آصفیہ آقائی و ولینعمی حاجی نواب حسن بن عبید اللہ عماد نواز جنگ بہادر لازال شموس اقبالہم معنون کرنے کا افتخار حاصل کیا۔ امید کہ یہ ہدیۂ مختصر منظورِ اہل نظر ہوگا۔

چونکہ مصنف کتاب نے بہت تفصیلی حالات لکھکر اپنی کتاب کو روزنامچہ نہین بنانا چاہا بلکہ وسیع النظر بزرگون کی طرح چھوٹی چھوٹی باتون کے بیان سے جسمین بالخصوص عوام کو زیادہ دلچسپی ہوتی ہے پرہیز کیا ہے راقم نے بنظر تفہیم بعض ناظرین جابجا ضروری حواشی سے ایک حد تک غیر معروف حالات کی تشریح کردی ہے

اگرچہ اس کتاب کی تکمیل کو جہانتک کہ مترجم سے تعلق رکھتی ہے عرصہ گزرچکا تھا مگر افسوس ہے کہ اسکے انطباع مین غیر متوقع دیر ہوئی۔ تاہم اپنی حد معلومات تک کہہ سکتا ہون کہ کوئی مستقل کتاب اس مضمون کی قبل اشاعت کتاب ہذا منظر فروز ناظرین نہین ہوئی۔

ترجمہ کی نسبت مجھکو اپنے ناظرین کی خدمتمین از سر نو انٹروڈیوس ہونے کی ضرورت نہین ہے میرے بہت سے ذی علم احباب نے میرے متعدد ترجمون کو جو تاریخی اور جنگی اور نیز دوسری قسم کے تراجم تھے وقعت کی نظر سے دیکھا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ مین بنظر عجلت اشاعت تعجیلی کارروائی کی گئی اور حتی الوسع محاسن لفظی اور بیانات اضافی سے پرہیز کیا گیا۔ تاہم بعد اعتراف عجز و قصور امید کیجاتی ہے کہ حضرات وسیع الخیال بالخصوص وہ لوگ جو ترجمہ کی دقتون سے واقف ہین اسقام ترجمہ پر بلند ہمتی سے نظر توجہ فرمائینگے۔ علی ہذا وہ نظری غلطیان جو تصحیح کتابت مین باوجود کوشش رہ جاتی ہین اولو العزم حضرات کی چشم پوشی کے قابل ہین۔

حیدرآباد دکن
۱ جون ۱۸۹۸ء

سید فخر اللہ

یونان اور تمہیدات جنگ

از مترجم

زمانہ کی نیرنگیون کے ہزارہا شواہد روے زمین پر ایسے پھیلے ہین کہ مخصوص کسی قوم یا ملک کی طرف ایما کرنے کی ضرورت نہین ہے تاہم ملک یونان منجملہ اُن ہزارون مقامات کے ہے جہان زمانہ نے اپنے عجیب وغریب رنگ دکھلائے ہین۔ یونان ہزارون عزت و ذلت کا مرکز رہ چکا ہے اور اسکی سرزمین ہزارون حوادثہ زمانہ کی عینی گواہ ہے۔ پولیٹکل نظرون سے علٰحدہ کرکے بھی اگر دیکھا جائے تو یونان دوسری مختلف حیثیتون مین عجیب وغریب منظر رہ چکا ہے۔ سرزمین یونان نے دنیا کے بہترین فلسفی اور حکماء اور مصنفین پیدا کیے ہین جنکی تتبع اتبک دنیا کے بڑے بڑے ملکون اور قومون نے کی ہے۔ ارسطو اور سقراط اور افلاطون۔ اور دماستھنیز اور فدیاس دنیا کی بہترین حکما اور فصیح زبان اور ہنرمند گزرے ہین۔ یونان علم اور شایستگی کا معدن اور کسی زمانہ مین فاتح عالم تھا۔ زمانہ سابق مین جس بہادری اور ہنرمندی سے یونانیون نے ایرانی افواج کا جو امواج دراامواج کی مصداق تھین مقابلہ کیا تھا اسکی دنیا مین کوئی دوسری نظیر نہین ہے۔ اب افتاد زمانہ سے اسکی حدود نہایت تنگ۔ اسکی حکومتی اقتدار مین صرف کمی نہین ہوئی بلکہ یونانیون کی بدقسمتی اور دنیا کی عبرت کیلیے اُنپر حکومت کرنیوالا بھی دوسرے ملک سے آیا ہوا ہے۔ جن کے اسلاف دنیا کی عزت اور تہذیب عالم کے بہترین نمونے تھے اُنکے اخلاف آج بدترین اخلاق اور زشت ترین اعمال کی زندہ تصویرین ہین۔

یونان رفتہ رفتہ اس زمانہ مین نہایت محدود رقبہ اراضی مین مقید ہوگیا ہے یعنی قدیم یونان کا صرف جنوبی حصہ رہ گیا ہے جسکا رقبہ صرف ۲۵ ہزار میل مربع ہے جو صوبہ اودھ سے کچھ ہی متجاوز ہے۔

اور سلطنت آصفیہ کا تقریباً چہارم حصہ ہے۔ قطع نظر ان واقعات کے جو یونان پر رومیون اور اہل وینشیون کے ہاتھون سے ہوے۔ ہمکو بالاجمال ترکی اور یونان کے تعلقات کا اظہار کر دینا بالفعل ضروری ہے۔

یونان پہلی مرتبہ سلطان محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ کے زور شمشیر سے ۱۴۵۶ء مین فتح ہوا۔ مگر چند سال کے بعد سلطنت وینس کا پھر ان مفتوحہ ممالک پر تصرف ہو گیا۔ مگر سلطان محمد ثانی کا ایسا خوف اہل وینس پر غالب تھا کہ بنظر خطرات آیندہ وینشیا والون نے مصالحت کر لینا مناسب سمجھا۔ ۱۴۷۰ء مین کل یونان ترکی قبضہ مین آگیا۔ اسوقت سے یونانیون نے بعہد سلاطین عیسویہ ۱۸۲۱ء تک تین مرتبہ خود مختاری کی کوشش کی جنہین ہمیشہ بہت کچھ خونریزیون کے بعد انکو اپنے خود مختارانہ دعاوی سے دست بردار ہونا پڑا۔ ۱۸۲۱ء مین بہت سے پچھلے تجربون سے سبق سیکھ کر یونان نے سلاطین اعظم سے بری اور بحری امداد چاہی۔ چنانچہ انکو بہت فیاضی سے امداد دیگئی۔ اور بالآخر آٹھ سال کی مسلسل اور سخت خونریز جنگون کے بعد ۱۸۲۹ء مین یونان کو خود مختاری حاصل ہوئی۔ اس اثنا میں ابراہیم پاشا اور رشید پاشا نے اندرون ملک یونان نہایت قیمتی فتوحات حاصل کی تھین۔ مگر نوارینو مین ترکی بیڑہ جہازات کی تباہی بمقابلہ متفقہ جہازات روس و فرانس و انگلستان کی ۱۸۲۷ء مین آزادی کی بنیاد بہت مضبوط ہو گئی تھی۔ جو دو ہی برس مین بعد خلوص ممالک موریا وغیرہ تکمیل کو پہنچی۔ اس آزادی کے بعد یونان کو مستقل بادشاہ کی ضرورت ہوئی۔ چنانچہ بویریا واقع ملک جرمنی کے بادشاہ کے فرزند اوتھو نامی کو تخت سلطنت کی دعوت دیگئی جو ۱۸۳۲ء مین باضابطہ اورنگ زیب سلطنت یونان ہوا۔ مگر آب وہوا سے ملک نے استقلال کیا اور تقریباً ۳۲ سالہ حکومت کے بعد ناحق شناس یونانیون نے اسے ملک وداع کرنے پر مجبور کیا۔ بعدہٗ ڈنمارک کے بادشاہ کے نام قرعہ ڈالا گیا اور اسکا بیٹا جارج ۱۸۶۳ء تخت یونان کا ملک حکمراہ ہوا۔ جو تقریباً اسی میعاد کے گزرنے پر بوجہ شدت انتشار و بغاوت انگیز بنیاد استقلال سے ملک ۱۸۹۷ء مین فرار ہونے کی تیاری کر لی تھی۔

ایک جانب پچھلے سلاطین ترک کی کمزوریون اور دوسرے جانب شاہان اعظم کی خفیہ تائیدون سے یونان کو توسیع ملک کا خیال تھا۔ اور ایسی حالت مین اس قسم کی خیالی تگ ودو کرنا مقتضیات

انسانی سے ضرور رہے۔ پچھلی جنگ روم و روس کے بعد برلن کانگرس نے اُسکے دعاوی توسیع مملکت مین نئی روح پھونک دی تھی۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء مین سلاطین عظام نے صوبہ تھسلی اور جزو ایپرس زبردستی دلوا دیا۔ مگر یونان کو اس وسعت پر اکتفا نہ تھا اور باوجود ذاتی ضعف قوت محض بزور فرنگی امداد پر اُسکا کاسۂ آز سلاطین یورپ کے روبرو جو صرف ٹرکی کے لقمہ ہی سے اُسکا پیٹ بھرنا جانتے تھے بھرتا رہا۔ ۱۸۸۶ء مین زوردار قوت سے چھیڑ چھاڑ کی۔ مگر یہ زمانہ موجودہ خلیفۃ المسلمین کی اصلاح قوت و تقویت مملکت کا تھا جنکی پولیٹکل قوتون کے اہل نظر ابتدا ہی سے قائل تھے۔ یونان کو اُس گستاخی کی ایسی سزا ملی جو ایک قرن تک گوشۂ دماغ سے خارج نہوئی۔

اِس اثنا مین سلاطین یوروپ کی خفیہ مالی امداد یونان کی اس آخری تقدیر آزمائی کیلیے بہت کچھ ہوئی۔ جس سے یونان نے صرف اپنے جنگی سامان کی بہم رسانی نہین کی بلکہ قلعہ جات اور دوسرے جنگی تعمیرات کے علاوہ نہایت ضروری ریلوے لائن بندرگاہ وولو سے لیسیا اور ترخالہ تک تعمیر کرائی جو مجوزہ فتح ٹرکی کے لیے نہایت ضروری تھی۔ کیونکہ یہ سرحدی اسٹیشن الاسونا وغیرہ سے بہت قریب ہوجاتے ہین اور ظاہر ہے کہ زمانہ حال مین جنگی عمل کے لیے ریلوے بڑھکر کوئی دوسری شئے معاون و مددگار نہین ہوسکتی حضرت سلطان المعظم نے بھی ازراہ دوراندیشی یونان کی جانب ریلوے وسعت کی منظوری دی جو صرف کرویریا تک بالفعل جاری ہے۔ اگرچہ اِس جنگ مین اس ریلوے لائن نے نہایت عمدہ و قابل شکریہ خدمت اداکی ہے تاہم کرویریا سے درہ ملونا تک جو خرابی راہ ہے اور اُسکی وجہ سے افواج اور سامان حرب کی نقل و حرکت مین جو دقت ہوئی ہے اُسکا ایک شمہ ہمارے مصنف کی چشم دید اور آپ بیتی پڑھنے سے ظاہر ہوگی۔ اگر ترک ایسی صابر اور جفاکش نہ ہوتے جو اُنکے دوسرے جنگی اوصاف مین بیش قیمت اضافہ ہے تو ایسی دشوار گزار راہ سے اِسقدر فوج کا گزرنا ممکن نہ تھا۔

یونان کی حمایت اور ٹرکی کو دقت مین ڈالنے کیلیے جو مخالفانہ تدابیر زمانہ سابق سے ہورہی تھین ان مین قبل شیوع جنگ اعلان کے ساتھ بہت کچھ اضافہ ہوگیا۔ آرامنہ کی بغاوت اور محسن کشی اس جنگ کا پہلا اور قریبی پیش خیمہ تھا۔ آرمنی ایسی ناچیز اور قلیل التعداد و انتہا درجہ کی

بزدل قوم ہے کہ بدون قوی اور دل خوش کن وعدون کے اُسکی کسی فرد سے کوئی حرکت جو اُسکی
جان و مال کو معرض خطر مین ڈال دے ظہور پذیر نہین ہوسکتی - مگر تاہم زمانہ کی فسون سازیون نے
ارمنی ایسی بیبا قوم کو عثمانی پولیس پر بم کے گولے برسانے پر آمادہ کیا - حلب مین ارامنہ کے
لباس مین ۲۵ یوروپین کا گرفتار ہونا اور جلوس سلطانی کے دن علما اور پولیس کے بھیس مین پھرنا
ظاہر کرتا ہے کہ سازش کا کیسا وسیع دائرہ تھا اور کس چیرہ دستی اور اطمینان سے معاندانہ
کارروائی ہورہی تھی لطف یہ ہے کہ صرف فوجی اور پولس کے آدمیون پر آرمنیون اور یوروپین
سازشون کا اثر نہ تھا بلکہ بیچارے مسجد کے نمازی حالتِ نماز مین بم کے گولون سے پریشان
کیے گئے - ارمنیون کا بنک عثمانیہ پر حملہ بظاہر اُنکے لیے مفید ہوا بلکہ سلاطین کے نفرت کی مستحق
قرار دیے گئے مگر باوجود اسکے ان باغیون اور امن کے دشمنون کی رعایت کی گئی جس سے
اصلاح انتظام اور قیام امن و امان مین کوئی صورت پیدا نہ ہونے پائی لیکن مستقل المزاج حضرت
سلطان عبد الحمید غازی نہایت مدبرانہ نظر سے ان بدعنوانیونکو دیکھ رہے تھے اور اپنی
فوجی تیاریون مین جسکی کارگزاری کا وقت آرہا تھا سر توڑ کوششین کر رہے تھے - اور ساتھ
ہی ساتھ ان مختلف فسادات کے رفع اور فیصلہ کرنے کی طرف بالطبع مائل اور عملی تجویزین
کر رہے تھے - اگر مفروضہ مظالم آرمینیا کی کمیشن مین حضرت جلالت مآب کی دور اندیش
پالیسی سے اور سلاطین کے وکلا شریک نہ کر لیے جاتے تو معاندین کی مقتضیات ہمدردی سے
بعید نہ تھا کہ کمیشن ارمنیون کو دامن عاطفت مین لے لیتی -

جب ارمنیون کی مخالفت سے کام نہ نکلا اور جملہ تدابیر نقض امن سلطنت علیہ کے حکام نے
بر وقت بیکار کر دین تو عنان توجہ کریٹ کی طرف منعطف ہوئی - یہ بڑا جزیرہ ۳۲۰۰ میل مربع
یونان کے قریب آماجگاہ حوادث زمانہ رہ چکا ہے - مسلمانون نے ۲۷ھ ہجری مین بزمانہ خلیفہ
ہارون الرشید جزیرہ سیپرس کے ساتھ بحری جنگ مین فتح کیا تھا - اُسوقت سے اس
جزیرہ نے بہت سے مالکون اور فاتحون کی خدمت گزاری کی - ۱۶۴۵ع مین سلطان ابراہیم نے
۲۴۸ جہازون کے بیڑہ سے اس جزیرہ کی تسخیر کی جو اُس وقت وینس کے قبضہ مین تھا -
اور نامسعود مگر نہایت مستقل پالسی سے اس جزیرہ کی کامل فتح کے لیے ۲۴ سال تک محاصرہ کیا

جسمین فرانس کی خفیہ مخالفانہ شرکت سے کئی مرتبہ سلطانی افواج کو ہزیمت بھی ہوئی اور باوجودیکہ دو لاکھ سے زیادہ آدمیون کا نقصان ہوا مگر محاصرہ نہ اُٹھایا۔ بعدہ سلطانی قبضہ عرصہ دراز تک مسلسل قائم رہا۔ پھر اہل جزیرہ کی قسمتون کی طرح اُسکے مالک کا ردوبدل ہونے لگا سنہ ۱۸۳۰ع مین مصر کے حوالہ کر دیا گیا تھا۔ مگر پھر براہ راست قلمرو عثمانیہ مین داخل کیا گیا اور مسلسل قبضہ قائم رہا فسادات متواتر ہوتے رہتے اور کبھی کبھی رفع فساد کیلیے ترکون کو ایسی غیر معمولی سختی کرنی پڑتی۔ کہ سلاطین یورپ کا دریائے رحم وکرم اُمنڈنے لگتا۔ چنانچہ کئی مرتبہ متفقہ یادداشتین سلاطین ترک کے روبرو صرف کریٹ کی بدولت پیش ہو چکی ہین۔ پس جسطرح اہل جزیرہ نے مختلف اوقات مین جان توڑ کر اپنی آزادی کی کوششین کین اُسیطرح افواج ترکیہ نے اُنکی باغیانہ کوششون کا ترکی بہ ترکی جواب دیکر ابتک نہایت نقصان کے ساتھ قبضہ قائم رکھا ہے۔ شروع سنہ ۱۸۹۵ع مین بعد چند سال ماقبل کی ناکامیاب کوشش کے اہل کریٹ نے مسلمانان جزیرہ پر سخت تشدد کرنے شروع کیے۔ بدقسمتی سے اس جزیرہ کی آبادی تیرہ چودہ لاکھ سے زیادہ نہین جسمین مسلمانون کی تعداد چہارم حصہ سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ عیسائی تشددات سے تمام ترک نہایت متاثر اور جنگ کے لیے آمادہ تھے۔ سلاطین عظام یورپ نے حضرت سلطان المعظم کو براہ راست رفع فساد کے لیے موقع نہ دیکر خود تصفیہ کرا دینے کی تحریک کی۔ چنانچہ بہ منظوری حضرت جلالت مآب انگلستان۔ فرانس۔ روس۔ اٹلی اور اسٹریا کے جہازات جنگی بغرض محاصرہ جزیرہ پہنچے اور مسلمانون سے بہ فہمایش ہتیار رکھوانے مین پیشقدمی کی اور عیسائی باشندون کو الگ سمجھا دیا جس سے رفتہ رفتہ مسلمانون پر اور بھی مظالم کی زیادتیان ہوئین۔ مسلمانون کی پُر درد کہانیان سخت سے سخت دلون کو ہلا دینے والی تھین۔ اُدھر عیسائیون کو روز بروز ایسی تقویت ہوتی جارہی تھی جو سلاطین یورپ کے کسی دوستانہ صلاح کو بجز اسکے کہ جزیرہ یونان سے ملحق کر دیا جائے اور کچھ سُنتے ہی نہ تھے۔ ان مفید وقت مواقع سے شاہ جارج بادشاہ یونان کو خاص دلچسپی تھی۔ دارالسلطنت اتھنز مین ترکون سے جنگ کرنیکا جوش بلند ہو رہا تھا ترکی افواج کی وقعت اُنکی نظرون مین اتنی بھی نہ تھی جو جاپانیون کے خیال مین چینیون کی تھی۔

ارمینیا کے فسادات نے سلطان المعظم کو پہلے ہی سے مضطرب الحال کر رکھا تھا۔ اب

کریٹ نے اُسمین اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔ یونان نے حدود موقوعہ تھسلی مین زیادتیان شروع
کر دی تھین جس سے ترکون کے صبر و تحمل کی حد گزر چکی تھی۔ روزمرہ باقاعدہ انقطاع
سلسلۂ سفارت و اعلان جنگ کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ بالآخر ۷ اپریل ۱۸۹۷ء کو اعلان
جنگ شائع ہو گیا جسکے قبل ہی تمام سرحدی موقعون پر کثیر التعداد افواج اور سامان
حرب اور کارسپانڈنٹ وغیرہ پہنچ چکے تھے۔

کریٹ اور آرمینیا کے پولٹیکل جھگڑے جو یورپ کے بالعموم و یونان اور بلگیریا وغیرہ کے
بالخصوص اشتعالک سے ظہور پذیر ہوے تھے اُس سے ۱۸۹۷ء کے واقعات سرحدی کی جو قبل
جنگ عظیمۂ روم و روس واقع ہوے تھے تردد انگیز صورت پیدا کرنی مقصود تھی تاکہ جسطرح اُن
سرحدی جنگون مین سلطانی افواج ضرورت سے زیادہ محسن کُش افواج کے کُشتون کے پُشتے
لگا کر خود عظیم القوت روس کے آنیوالے سخت حملون کی مدافعت کے لیے نسبتاً درماندہ ہو گئی تھین
اسی طرح اِن متفرق جنگون مین رہی سہی قوت اسلامیہ صرف ہو جائے اور اسکے بعد یونانی مہذب
تربیت یافتہ اور یورپ کے شائستہ و علمی آلات آتشین سے آراستہ فوج کے مقابلہ مین تاب
مقاومت نہ لا سکے اور اس جولانی طبع کی بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت سلطان المعظم کی دوراندیشی
مستقل اور مسلسل فوجی اصلاحات و ترقیات سے جو بڑی سرگرمی سے بعد تخت نشینی حضرت خلیفۃ المومنین
جاری تھین عموماً تمام یورپ بالکل بے خبر تھا اُنکے فوجی نقائص اور جنگی معائب کا نقشہ بڑی
رنگ آمیزی سے معاندین کے دل خوش کن طریقون مین کھینچا جاتا تھا جو تعریفی کلمات سرویا
اور مانٹی نگرو کے بے حقیقت افواج اور انتظامات کے لیے وقف تھے اُنکا کوئی حصہ کبھی
سلطانی افواج کے لیے جائز نہ سمجھا جاتا کپتان نارمن کے فوجی نقشے جو تمام سلاطین یورپ کی
قوت کے متعلق علحدہ علحدہ مرتب ہوے تھے بجز نقشۂ متعلقہ ٹرکی سب مقبول و صحیح سمجھے گئے
اور نقشۂ متعلقہ افواج سلطانی محض کاغذی سمجھا گیا۔ علیٰ ہذا جب کبھی کسی جرمن افسر نے جو سلطانی
افواج کی ترتیب و تہذیب کے لیے برسون مامور رہا ترقیات افواج عثمانیہ کے متعلق کچھ بحث
کی تو ہمیشہ مضحکہ انگیز نظر سے دیکھی اور طرفدارانہ سمجھی گئی۔ غرض سلطان المعظم کی مسلسل سپہ داری
اور معاندین کی بیباکانہ نکتہ چینیون سے یونانی اولوالعزمی خود فراموشی کے درجہ تک پہنچ گئی تھی

اور یورپی مالی و فوجی امداد اور قومی و مذہبی دلچسپیون اور قرابت قریبہ سے جسمین روس و جرمنی
و انگلستان وغیرہ ہی عظیم الشان سلطنتین شامل ہین۔ اور جنھون نے بالاعلان ماقبل کی کاروائیون
مین یونانیون کی آزادی و قیام سلطنت مین بری و بحری اعانتین پہنچائی تھین شاہ جارج
کو سلطان المعظم سے ایک اور تقد اراضی سلطنت حاصل کرنیکا بہترین موقع تھا۔ مگر

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

دوران جنگ مین سب سے زیادہ تمام مسلمانون کو بالعموم اور ترکون کو بالخصوص شہنشاہ جرمنی کا
دلی شکریہ ادا کرنا لازم ہوا ہے جستے بلالحاظ دین و ملت و قرابت قریبہ کہ فرزند شاہ یونان
شہنشاہ جرمنی کا حقیقی بہنوئی ہونیکا فخر رکھتا ہے۔ سلطان المعظم کو شروع سے آخر تک شاہانہ
استقلال و مردانہ قوت سے اخلاقی اعانت پہنچائی۔ درحقیقت جرمنی افسرون کی تربیت فوجی
اور شہنشاہ جرمنی کی اعانت اخلاقی افواج سلطانی کی عالمگیر عزت و فتح و نصرت کا اصل الاصول ہی
جسنے افتخار عثمانیہ کے قائم رکھنے اور تمام مسلمانون کو فی الجملہ مسرور الوقت کرنے مین مدد دی ہی۔
اگر بعد جنگ ڈومو کو جبکہ یونانی مصنوعی فوج کا آخری پناہ گاہ مارشل ادہم پاشا کا ہیڈ کوارٹر
قرار پایا۔ اور دار السلطنت اتھنز علی الرغم بلوہ و فساد کا منظر ہوگیا اور شاہ جارج وداع تخت و
تاج کے لیے آمادہ ہوگیا اور جتنی اولعزمیان تھین سب پامال ہوگئین۔ شہنشاہ روس
اہالی خاندان شاہ یونان کی منت و سماجت پر اپنی غیر متبدل دوستی اور دوامی مخلصانہ ارتباط کا
یقین دلاکر اعلیحضرت سلطان المعظم سے التواے جنگ کی درخواست نکرتے تو سیلاب فتوحات
باوجود ادہم پاشا کی سست رفتاری و عدم تعاقب کے اتھنز ہی مین تھمتا۔

پہلا باب

دریاے وردر سے آگے

سرویہ (۱) کی سرحد سے ترکی حدود مین عبور کرنا طبعی تفریحات کا حاصل کرنا ہے بجاے سرویہ والون کے جنکا چپٹا اور چکلا منہ ہے ترکون کا سامنا ہوتا ہے جنکے لمبے اعضا اور شاندار چہرہ ہوتا ہے۔ نوکیلی ناک۔ شوخ آنکھین۔ گنجان ابرو۔ پرگوشت چہرہ اور چلنے مین کسیقدر خمیدگی اور آہستہ خرامی خاصہ ترک ہے۔ ان کے اعضا نہایت قوی اور ہمیشہ چہرہ سے متانت اور وجاہت ٹپکتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس مادہ سے ترکون کی تخلیق ہوئی ہے وہ مادہ یا تو بہادرون کو ملا ہوگا یا دیؤون کو۔ بہرحال اون کے ہر حالت مین مرد کامل ہونے مین کوئی کلام نہین۔

سرحدی چھوٹے اسٹیشن کا نام زبیفجی ہے جو شاید بنظر سہولت تلفظ ان حروف مین لکھا گیا ہے ورنہ اوسکا اصل نام تو اور بھی عجیب ہوگا۔ زبیفجی چھوڑتے ہی آپ مشرق مین پہونچ جائینگے اور فی الفور مختلف اقسام کے ملے جلے رنگ دکھلائی دینگے ترکی ٹوپی ہر درجہ کی سرخی لیے ہوئے شوخ قرمزی رنگ سے لیکر سیاہی مائل دھندلے کتھے کے رنگ تک کی ہر شخص کے سر پر اس طرح دکھلائی دیتی ہے گویا ایک سرخ خط یہان سے وہانتک کھینچدیا گیا ہے

(۱) سردیہ ترکی کے شمال مین ایک چھوٹی سلطنت ہے جو [illegible] تک تحت حضرت سلطان المعظم تھی بعد جنگ روم و روس وہ خود مختار کر دیگئی۔ اس سے مسٹر اسٹیونس مصنف کتاب ہذا کا براہ ریل اسٹریا ہو کر سردیہ اور ترکی مین آنا ظاہر ہوتا ہے

یہی ایک نشان قومی یکرنگی کا ہے ورنہ ترک اور رعایاے ترک مین نوق البھڑک رنگ کی کوئی حد ہی ہنین ہے ۔

چنانچہ لشوق تمام گربلا خیال واظہار ونمایش اونکی پوشاکون مین بوقلمونی وقوس قزحی انتزرہتا ہے مثلاً نیلی قمیص ۔ سرخ جاکٹ ۔ چرمی کشادہ رو ووسٹ کوٹ ۔ یا سبز سموری حاشیہ دار جبا یا سفید وسیاہ بھیڑکے بالونکی ٹوپی ۔ طلائی قرمزی پٹکا خواہ چہہ انچہ کا ہو یا زیادہ جسنے زیادہ دو فٹ کا چوڑا جو تمام جسم کو سپیٹے ہوئے ہو ۔ اس قسم کے لباسون ہین سے کسی ایک لباس مین لفنف درجن تک سب کے سب دکھلائی دیتے ہین ۔ البانیون کے تپلون دیکھنے سے مغربی ممالک کے سائیسون کی یاد پڑجاتی ہے اور اون کے تھیلے مثل بائیسکل پر کے اُڑھانے کے کپڑے کے ہوتے ہین ۔ اون کے نیلے یا سفید وضع کے جسم سے چپان ادبچے کرتے اور پلیٹ کیے ہوئے تپلون ہوتے ہین ۔ زرین کام پائتابو نپر کیا جاتا ہے اور زیادہ شوقین آدمی زرین پائتابون کے دمانون کو تپلون پر بھی نمایان رکھتے ہین ۔ باقی اور لوگ جو ایسی نمایش کے شائق نہین تپلون کے اندر رکھتے ہین ۔ بہت سے ایسے ہین کہ وہ پائتابے نہین پہنتے ۔ اور بلا تکلف اور بغیر کسر شان سمجھے ہوئے پھرتے رہتے ہین ۔

یہ سب منظر اور اس طرحکی بہت سی اور باتین آپ کو جبکہ آپ دریاے وردر سے باہستگی اور سیر و تفریح کرتے ہوئے عبور کرین دکھلائی دینگے اور یہ منظر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کیونکہ یہ قلعہ زمین مقدونیہ ہی جسکی بنسبت ہر سیاح کو بالعموم معلوم ہے کہ ہر امتیازی پوشاک کسی ایک فرقہ سے مخصوص ہے جنکے مطالبات اور خواہشات ملکی نے جو ایک دوسرے سے متضاد اور متبائن ہین مقدونیہ کو نمونہ دوزخ بنا رکھا ہی البانیون کا تپلون اور سرویہ والون کا گھٹنون تک کا بوٹ اور والشینون[1] کا نیلا چھوٹا کوٹ اور لمبے پرانے اونی کپڑے جو یونانی بہت سلیے سلیے پہنتے ہین اور بلگیریا والے بھیڑون کے چمڑے کی ٹوپیان دیتے ہین اور ترک جو لال ٹوپی پہنا کرتے ہین یہہ سب لوگ از سرتا پا صرف اپنی اپنی پوشاکون سے مقدونیہ کے

(۱) دریاے ڈینوب کے شمال مین والشیا صوبہ رومانیا کا ایک حصہ ہے جو ۱۸۵۹ء مین خود مختار کیا گیا ۱۸۷۸ء مین رومانیا کی بادشاہت باضابطہ تسلیم کی گئی ۔

متعلق مختلف فیہ مسئلہ کی زندہ تصویرین ہین مسٹر گلیڈسٹون نے اپنے جوش مین لاعلمی سے
بیا ضانہ بارہا کہا کہ مقدونیہ مقدونیہ والون کے واسطے ہی مگر سوال یہ ہے کہ کون لوگ مقدونیہ والے
کہے جا سکتے ہین کم سے کم بالفعل مقدونیہ والون کے چھہ گروہ ہین۔ اور ہر فرقہ مدعی اس بات کا ہی
کہ وہی سچا دعویدار اور وارث ملک ہے اور کل ملک اوسیکو ملنا چاہیئے پس اسیقدر ابتدا، اور انتہا اونکے
دعاوی کی ہے اور اسیلیے دوامًا مسئلہ مقدونیہ خطرناک اور زیر بحث رہا کرتا ہے۔ ہر فرقہ اپنے دعاوی
کی رو سے کانسلون کا تقرر کراتا اور اپنی ہی بشپ کے تقرر کیلئے کچھہ جائدادین وقف کرتا ہے
اور بلوہ وفساد بھی کر دیا کرتا ہے اور ہر فریق اپنے دعاوی کی بناء پر جنگ کے لیے تیار رہتا ہے
اور تن تنہا بلا شرکت احدے کل ملک ہڑپ کر لینا چاہتا ہی۔ مقدونیہ کے اس مرض لاحقہ کے
ازالہ کے لیے مختلف ادویہ تجویز ہوا کین مگر اب تک کوئی بھی ایسی دوا نہین ملی جو تمام متخاصمین کو
مفید پڑتی اور جبتک تسدیس فی التوحید نہ ہو جائیگی اوسوقت تک یہی جھگڑے رہین گے۔

ان مختلف قومون اور مختلف لباسونین ترکی وردیان دکھلائی دین جو رفتہ رفتہ
تعداد مین بڑہتی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ یہ سولجر پہلے ہکو سرحد اور نیز چھوٹے چھوٹے سرحدی
ناکون پر دکھلائی دینے شروع ہوے۔ ابتدا مین تو چند ہی تھے۔ اون کے سوا اور جا بجا لبادے
زرد کے متعین تھے کاندہے پر تلوار اور کمر مین کارتوس حائل کیے ہوئے سرحدی خط یا ناکہ پر بے تکلف
بیٹھے ہوے سگرٹ پیتے تھے مگر اوسقدر بے پروائی نہین معلوم ہوتی تھی جیسا کہ اونکا معمول ہے جب کبھی
جگہ پر چند سولجر جمع ہو جاتے تو اوس وقت زیادہ ہوشیار اور آمادہ وتیار معلوم ہوتے اونکی آپس مین
ہنسی دلگی کبھی کبھی شتر غمزہ سے کچھہ ہی کم ہوتی۔ ریل گاڑیون مین اونکا طور وطریقہ بالکل ویسا ہی
پایا گیا جیسا کہ دوسرے سولجرون کا ریل مین ہوا کرتا ہے وہ قہقہہ لگاتے اور شور وغل کرتے اور
ایک لمحہ بھی اطمینان سے چپ چاپ نہ بیٹھتے جب کبھی ایک منٹ بھی ریل ٹھہرتی (جو اول تا آخر اسٹیشن
پر بہت دیر تک ٹہری تھی) تو یہ سولجر فورًا اتر پڑتے اور طبعی جوش اور پھرتیلی کارروائی ایسے
ایسے کامون مین بھی دکھلاتے جو چندان اہم نہوتے اسیطرح ہر اسٹیشن پر وہی لیت ولعل اور مارٹینی بندوقون
اور کارتوسون کی کھڑکھڑاہٹ دیکھنے اور سننے مین آتی اور وہی غیر معمولی زندہ دلیان دکھلائی دیتین
مگر ان تفریحات مین کبھی انتہائے جوش وخروش کا اظہار نہ ہوتا تھا اور نہ کوئی ایسے کلمے منہ سے نکلتے

جو اکثر برٹش افواج مین کہین کہین دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ایک اسٹیشن پر جہان سے تقریباً چالیس آدمی چڑھے تھے اون لوگون نے ایک چیز زردی مگر یہ چیز بھی نہ تو جوشیلی تھی اور نہ غایت بشاشت کا اوس سے پتہ لگتا تھا۔ بلکہ آواز گہری اور پھٹی ہوئی ایسی مہیب تھی جیطرح کوئی درندہ کسی شکار کی بو پا کر غراتا ہے۔ یہ ایسی مہیب آواز تھی کہ اگر کوئی رات کو سنکر جاگ اُٹھے تو اوسے پھر عمر بھر نیند نہ پڑے۔

ان سولجرونکی وردیان عجیب وغریب تھین مگر بالتکمیل نہ تھین۔ درحقیقت اون کے لباس پر لفظ وردی کا اطلاق کسیطرح ہو ہی نہین سکتا تھا۔ وردی کی حیثیت سے صرف اون کے سر پر ترکی ٹوپی تھی ایک سپاہی نے تو اپنی ترکی ٹوپی کے اوپر سے قرمزی رنگ کا کپڑا لگا کر ٹھوڑی کے نیچے گرہ دے لی تہی جسکے دیکھنے سے اوس بوڑھی عورت کے جو درد دندان مین مبتلا ہو شبیہ یاد پڑ جاتی تھی۔ تاہم تمام سپاہی کم سے کم ایک قسم کی فوجی لباس یعنی کوٹ ضرور رکھتے تھے یہ حقیقہ کوٹ علی العموم سیاہ یا نیلے رنگ کے ہوتے ہین جنمین سے بعضون مین نیلے یا سرخ حاشیئے بھی ہوتے ہین۔ لیکن پوشاک کی ایسی ردی حالت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ترک کسی اہم اور عظیم جنگ کے قابل نہین ہین اس زمانہ مین بھی لغو ہے۔ جس شخص کے سر مین آنکھین ہون اوسکو ترکی مین قدم رکھتے ہی ایک گھنٹہ کے عرصہ مین اس دعوی کا قائل ہوجانا پڑیگا۔ ترکی افواج کے نسبت چیتھڑا یا برہنہ پا کہنا جیسا کہ یورپ کے اخبارون مین بڑے شد ومد سے بیان کیا جارہا ہے محض فضول گوئی اور ابلہ فریبی ہے۔ اگر درحقیقت چیتھڑے ہی لگے ہون تو اسمین کیا برائی ہے۔ ہمت اور جرأت دوسری شئے ہے۔ ترکی کاشتکار چیتھڑون سے لپٹا رہتا ہے مگر کوہستانی ٹھنڈی ہوا اوسپر کچھ بھی اثر نہین کرتی۔ ترکی سپاہی کے وردی کا کرتہ گو پرانا ہو مگر یہ یاد رہے کہ اس کرتے کے سوا ایک دوسری لباس حسب دستور تہیا رہتی ہے اسیلیے وہ ہر حال مین اچھا ہی رہتا ہے۔

برہنہ پائی تو ضرور ہے درحقیقت اوسکو بوٹ نہین دیے جاتے لیکن نہ اوسنے کبھی بوٹ پہنے اور نہ اوسکو ضرورت ہے اگر اوسکو بوٹ دیا جاے اور پہننے پر مجبور کیا جاسے تو اوسکو سخت بے آرامی ہوگی۔ اس ملک مین صرف افواج گیریسن (محافظ قلعہ وغیرہ) ہمیشہ بوٹ پہنتے ہین ان برہنہ پا سولجرون مین سے ہر ایک کے لیے دو دو جوڑے تسمہ یا کنوس کے جوتے محفوظ رکھے رہتے ہین۔ ایک جنٹلمین نے جو جنگ کریمیا مین تھا مجھ سے بیان کیا کہ ان جوتون کو ترک پہنے ہوئے

ایسے مقامات مین منزلون چلے جاتے ہین جہان ہمارے سولجر درجن کے درجن از پا افتادہ بیکار ہو جاتے ہین۔ کیونکہ اونکا بوٹ اون کے پاؤن کو سخت زخمی کر دیتا ہے۔ لستہ دار جوتہ ترکونکو جس طرح قلبہ رانی مین کام آتا ہے اوسیطرح مویشی چرانے مین اور بالیقین اوسی طرح میدان جنگ یونانیونکو کام آئے گا۔

جب ہم دریاے وردر سے اور آگے بڑہکر سلونیکا دمنڈر وسرحد کی طرف بڑھے تو ہمارا اور سولجرون کا ساتھ چھوٹ گیا۔ جو کچھ تھے بھی وہ دور دراز کوہستانی ملکون سے آئے ہوئے تھے جنکا گروہ صرف دو دو چار چار آدمیون کا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جنکو میدان جنگ مین جانیکے لیے دیر کو حکم ملا اور ریل تک پہونچنے مین وقت گذر گیا۔ تیسرے فوج کے مین فورسس یعنی حصہ کلان کو جو مقدونیہ مین جنگی کارروائی کے لیے تعینات تھا۔ سرحد پر جانیکے سبب لیے سلونیکا پہونچے ہوئے عرصہ گذر چکا تھا۔ پس ہم جیسے جیسے اور جنوبی حصون مین چلے جاتے تھے ویسے ویسے خاموش اور سنسان ملک کا سامنا ہوتا جاتا تھا راستہ ایسا تنگ اور بہت سے گھاٹیون مین ایسا پیچ در پیچ تھا کہ ٹرین گویا پہاڑیون کے پایہ سے لگتی ہوئی جاتی تھی گانون اور اسٹیشن بہت کم اور دور دور تھے۔ مرفہ الحالی کم تھی اگرچہ مقدار اسباب و ذرائع تجارت و زراعت پیش نظر تھی چنانچہ دریا کے ہر دو جانب گیہون اور خشخاش کے کھیت لہلہاتے تھے اس وقت ٹرین بہت آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اور ترکی سپاہی مثل دوسرے اچھے ترکون کے شام ہوتے ہی سونے لگے۔ مین بھی خوب خراٹے لگا کر سو رہا تھا کہ ایکبارگی میرے کانون کے پاس ایسا شور و غوغا ہوا کہ مین جاگ پڑا۔ اوٹھکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ قلیون کا گروہ میرے سامان کے اوپر باہم لڑ رہا ہے مین فوراً پلیٹ فارم پر جو مختلف بیلون سے آراستہ تھا اُترا اور پروانہ راہداری (پاسپورٹ) نکالکر ایک خلیق جنٹلمین کے حوالہ کیا جو ترکی ٹوپی دیے ہوئے بظاہر پاسپورٹ کا متلاشی و متقاضی تھا وہان سے مین لینڈو پر سوار ہوا جو اونچے اونچے دیوارون کے درمیان مین ایسی ناہموار زمین پر چل رہی تھی کہ مین گھبرا گھبرا کر گاڑی کے ایک بازو سے اسیلیے چمٹا جاتا تھا کہ کہین دوسری جانب سے گر نہ پڑون۔ بعدہ مین ہوٹل مین پہونچا جو مجھ سے درجہ اول کا تبلایا گیا۔ اوسکا ہال تاریک اور غلیظ تھا اور ناریل کے چھلکون کا فرش جسپر کوئی دوسرا فرش

نہ تھا کھانیکے کمرہ مین بچھایا ہوا تھا۔ ایک مختصر کمرہ کافی پینے کا تھا اور متصل کی گلی مین گاڑی ہانکنے والوں کا وہ شور و غل تھا کہ مُردہ بھی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے مگر مین سوتا رہا۔

دوسرا باب

یہودیون کا شہر

اس درجہ اول کے ہوٹل مین دو آدمی ڈائننگ روم مین جو آرایش سے معرا تھا بیٹھے ہوئے خراب اسپینی زبان مین گفتگو کر رہے تھے یہ عجیب بات تھی مگر چونکہ یہ ملک لوانٹ[1] ہی جہان ہر خراب شئے جسکا وجود دنیا مین ہے یہان اوسکا موجود ہونا ضرور ہے اس لیے چندان تعجب نہین مگر اس سے زیادہ مجھے اوس وقت تعجب ہوا جبکہ مین بازار گیا اور دو یہودیون کو اوسیطرح خراب اسپینی زبان بولتے ہوئے سُنا یہ یہودی بہت پورانے عمر رسیدہ سفید ریش خمیدہ بینی شوخ چشم اور بہت بھولے بھالے تھے۔ مین نے خیال کیا کہ شاید یہ لوگ اس شہر مین بہت کثرت سے آباد ہین۔ بعدہ مین تار گھر گیا یہان بھی ایک یہودی تار کے کام پر دکھلائی دیا جو چندان تعجب خیز امر نہ تھا گر اوسکی اسپینی زبان بھی خراب تھی۔ لیکن تعجب پر تعجب تو یہ تھا کہ ایک سنجیدہ مزاج ترک جو پیامات تار لکھ رہا تھا وہ بھی خراب اسپینی زبان مین اوسکو جواب دے رہا تھا۔ مین یہ حالت دیکھکر حیران و ششدر رہ گیا اور سوچتا تھا کہ کہین مین غلط فہمی سے دوسری ٹرین پر سوار ہو کر بجاے مقدونیہ جانے کے اسپین تو نہین پہونچگیا۔ دریافت کرنے سے اطمینان ہوا کہ یہ شہر سلونیکا ہی ہے مگر سلونیکا مین زیادہ آبادی اسپینی یہودیونکی ہے اور اوسی زبان کا زیادہ تر رواج ہی۔ اس شہر مین یہودی تقریبًا چار سو برس سے آباد ہین یعنی اسپین سے بزمانہ فرڈینڈ اور آیزابلا اونکا اخراج ہوا اور سلونیکا مین آکر آباد ہوئے اور ترک اپنی قدیم عادت کے بموجب ان مخرج یہودیون کے ساتھ مراعات پیش آئے۔ چنانچہ اوس وقت سے آجتک وہ لوگ آباد اور اپنے رسم و رواج کے پابند اور آبائی زبان کے مروج ہین جو اندنون وہان رائج ہے۔ یہودی ایسے کوہ وقار اور مستقل مزاج ہوتے ہین کہ رفتار زمانہ کا اثر اونپر بہت کم ہوتا ہے وہ اس وقت اوسیطرح گفتگو کرتے ہین جیسا کہ اوسی زمانہ مین کرتے تھے جبکہ اونہون نے اسپین چھوڑا تھا۔ علی ہذا پوشاک مین ایک نہایت

---

(۱) بحر کارو کم کل مشرقی ممالک کو بلوانٹ کہتے ہین جسمین شام و روم و یونان داخل ہین۔ مترجم

خفیف تغیر ہوا ہے۔ وہ اپنی پرانی وضع مین قائم رہتے ہین اور اسپینی کہلانا فخر سمجھتے ہین۔ جو کم
تعلیم یافتہ یہودی ہین وہ تو سمجھتے ہین کہ تمام دنیا مین ہمین اسپینی ہین۔ یہانتک کہ انہین جو اسپین کے
بندرگاہون سے زیادہ واقف ہین وہ کبھی اون کے وہ معنی نہین لگاتے جو اہل اسپین لگاتے ہین اون کے
علم مین اسپینی کے معنی یہودی کے ہین۔ اسیطرح بقیہ حصہ سلونیکا کو اپنے طرف منسوب کرتے ہین منجملہ
ایک لاکھ بیس ہزار آدمیون کے جو اس شہر مین آباد ہین نصف سے زیادہ یہودی ہونگے نو ہزار
یونانی اور اس سے کچھ کم ترک تمام دنیا مین شاید اتنا بڑا شہر کوئی اور نہ ہوگا جہانکی آبادی کا
غالب حصہ یہودی ہو یروسلم مین بھی جابجا یہودی ہین مگر سلونیکا مین اونکی تعداد بہت بڑہی ہوئی ہے
اور یہ شہر درحقیقت تمام دنیا مین عجیب وغریب ہے۔

گر مقدونیہ کے اس بڑے شہر کی بدقسمتی دیکھنی چاہیئے۔ جار کا ہر بادشاہ اس صوبہ کا
خواہان ہے اور اپنے فریقی اغراض اور قومی خصوصیات کو مضبوط اور مستحکم کرنیکے لیے ہر جانب سے
مسلسل کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ شہر ہے جسپر بلگیریا۔ سرویہ و الیشیا کے بادشاہون کے
دانت ہین یہ وہ شہر ہے جسکی تسخیر کے لیے اسٹریا اور روس باہم لڑتے لڑتے مرجائینگے
یہ وہ شہر ہے جسکی غالب آبادی یہودیون کی ہے اور زبان مروجہ اسپینی ہے باوجود ان
سر توڑ کوششون کے سلطان کا قبضہ مسلم ہے۔ پس اب کیا یہ فقرہ کہ مقدونیہ مقدونیہ والون
کے واسطے ہی درست ہوسکتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو شہر جیوڑی[۱] (مناسبت لفظ کے اعتبار)
جیوز یعنی یہودیون کے واسطے ہونا چاہیئے۔

یہ باتین تو تعجب انگیز ہی ہین مگر سب سے بڑھکر یہ ہے کہ سلونیکا مین ایک بڑی آبادی
مسلمان یہودیون کی ہے کبھی کبھی ہم لوگون کے کانون یہ بات پڑی ہے کہ کوئی یہودی کہین
عیسائی ہوگیا ہے مگر یہ تو کبھی نہین سنا گیا ہے کہ کوئی یہودی ترک ہوگیا ہو۔ مگر یہان تو کل گروہ
کا گروہ موجود ہے۔ ابتداءً وہ لوگ ایک جھوٹے مسیح کے پیرو ہوئے تھے جنکے بعثت کو کئی صدیان
گذرین۔ چند روز کے بعد یہودیون نے اونکی نبوت سے انکار کیا جسپر وہ خود مسلمان ہوگیا اور
اپنے ساتھ کل اپنے پیرون کو مشرف باسلام کرایا۔ ترکون نے پہلے او [illegible] دائرہ اسلام مین

(۱) انگلستان کا ایک شہر ہے۔ مترجم

قبول کیا بعدہ قطع تعلق کیا - اونہون نے بھی ترکون سے علیحدگی اختیار کی چنانچہ ابتک کوئی تعلق تاہل فیما بین نہین ہے اور اسیلیے وہ ہنوز اوسی حالت مین ہین اور اپنے قومی خصائص لہ مستقل جدید مذہب کے ساتھ اوسی قوت کے ساتھ قائم کیے ہوئے ہین وہ آپس ہی مین شادیان کرتے رہتے ہین یہانتک کہ بعض اونمین سے مرتاض اور فوق العادت عمل کرنے والے یا معرفت کی نظر رکھنے والے یا پیشین گوئی کرنے والے سمجھے جاتے ہین - بہرحال مجھے تو بالذات اوس سے تعلق نہین کہ یہی یہودی ترک ہین جو دنیا کی اسلامی آبادی مین جا بجا دو چار عرب بھی دکھلائی دیتے ہین یہ یہودی مسلمان ہمیشہ تجارت کرتے رہتے ہین اور اون کے طریق تجارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ گو مذہبی و قومی حیثیت سے کچھ اونکو نفع یا نقصان ہوا ہو مگر ابتک وہ پکے یہودی ہین -

سلونیکا کے یہود پولینڈ کے کالے یہودیون کے ذات کے نہین ہین جو بہت سے انگریزونکی نظرون مین نمونہ یہود سمجھے جاتے ہین - یہ لوگ اسپین سے آئے اور اسپین مسلمانون کے زمانہ مین یہودیون کا چمن پُر بہار تھا - اون کے چہرہ زیادہ پُر گوشت نہین ہین مگر ایشیائی یہودیون سے زیادہ صبیح ہین - اونکی پیشانیان اور کن پٹیان بلند ہوتی ہین اونکی ریشمی داڑھی خوبصورت اور ناک پتلی اور ہموار ہوتی ہے اونکی نقل و حرکت سے وجاہت اور تعزز ثابت ہے اون کے چہرے قدیم تاریخی اوراق کا نشان دیتے ہین جو لوگ اونمین زیادہ ممتاز ہین اون کے چہرون سے عظمت و فراست ٹپکتی ہے -

سوا ے لال ٹوپی کے سلونیکا کے یہودیونکی پوشاک مین بمقابلہ اونکے ابا و اجداد کے پوشاکون کے جبکہ وہ وادی الکبیر (اسپین) سے خارج کیے گئے تھے بہت کم ردوبدل ہوا ہے اونکی پوشاک ایک سیاہ یا نیلی یا سبز سموری حاشیہ دار بارانی اوسکے نیچے ایک قسم کا گون پیرون تک جسکے ساتھ ایک مختصر کرتی کمر تک رہتی ہے پاون مین پائجامہ جو یہودی وضع کا نہین ہوتا مگر یہودی اپنے قدیم عادات کے اسقدر پابند ہین کہ دہوپ کی شدت مین بھی سمور اون سے جدا نہین ہوتا -

یہودنین تمام سلونیکا کی عورتون سے زیادہ باشوکت و شان ہوتی ہین - اونکا دامن دار لباس نہایت عجیب ریشمی کامون سے بھرا رہتا ہے - کوئی پھول ایسا نہین جو اوسپر نہ کشیدہ ہوتا ہو

اون کے اندرونی لباس مین ایک کشادہ رومحرم (چولی) اور لیس دار کرتی کے سوا اور بہت کم کوئی کپڑا ہوتا ہے۔ مگر سر پر بہت کچھ بناؤ سنگھار ہوتا ہے۔ چونکہ اون کے یہان بالون کا کھلا رہنا نادرست ہے اس لیے ایک ریشمی ٹوپی سر کو ڈھانکے رہتی ہے اور ٹوپی مین ایک زرد فیتہ لگا رہتا ہے جو تھوڑی کے نیچے گرہ دیا جاتا ہے ٹوپی کا رنگ سبز و سفید یا نیلا اور زرد ہوا کرتا ہے جسپر عمدہ زرین کام کیا جاتا ہے ٹوپی کے نیچے ایک ریشمی ستر بھبلا بالون کا جوڑہ رکھنے کیلیے ہوتا ہے جسکے آخری حصہ مین جو آویزان رہتا ہے نہایت خوبصورتی سے کارچوبی کا کام کرتے اور موتی پروتے ہین۔ یہ عمل اگرچہ شاندار ہے مگر اس سے چہرہ کی خوبصورتی اور سر کے بالونکا حسن جاتا رہتا ہے۔ سر کو ایسا کستے اور پیشانی کو ایسا کھینچکر باندھتے ہین کہ دونون ابرو کھینچکر قریب قریب دائرہ کی شکل بنجاتی ہین کہتے ہین کہ سلونیکا مین یہ عورتین سب سے زیادہ تعلیم اور تربیت یافتہ ہین۔ انمین سے بعض جوانی مین بہت حسین بھی سمجھی جاتی ہین مگر پوشاک تو ایسی ہے کہ مین اپنی دادی کو بھی نہ پہناؤنگا۔

سلونیکا مین دوسرے نوادر بھی ہین اور درحقیقت کوئی ایسی شئے نہین جو لوانٹ کے قدیم تہذیب نے یہان اپنے آثار نہ چھوڑے ہون۔ ایک عمارت جو زمانہ گذشتہ مین وینس (سکر) کا مندر تھا ایک دوسری سال خوردہ ٹوٹی پھوٹی عمارت ہے جو کسی زمانہ مین رومیون کی بنائی ہوئی کمان تھی اوسکے بازو مین ایک جھونپڑا ہے جسمین ایک شخص زمین پر بیٹھے ہوئے روٹی پکا رہا ہے اور اوسکا چولھا بالکل بر سر سڑک واقع ہے آگے بڑھکر ایک دوسری دوکان ملتی ہے جو کسیقدر اچھی ہے کچھ چوبی اور کچھ ٹین سے ظروف جابجا زمین پر اور دیوار مین خوبصورتی سے لگا رکھے ہین اور خود بدولت چار تار کے زمین پر بیٹھے ہوئے ہتوڑے چلا رہے ہین ایک مقام کسیقدر مرتفع ہے وہان سے تھوڑے سے فاصلہ پر ٹرامو ی ملتی ہے جسکی چھوٹی چھوٹی گاڑیان اور ٹٹو نہایت حقیر اور مبتذل ہین۔ سلونیکا مین بھی ایک مرتفع مقام ہے مگر یہ ایسا قلیل الرقبہ ہے کہ اوس کے جانب کوئی توجہ ہی نہین کرتا باقی تمام شہر مسطح ہے اور شاید اس سے زیادہ مسطح کوئی دوسرا شہر ترکی مین نہ ہوگا یہ پہاڑی گلی ایسی تنگ اور ڈھالو ہے کہ اوسکے جانبین کے بلند مکان بمشکل آسمان تک نظر پہونچنے دیتے ہین اوس کے بعد بنران ٹاؤن کی مسجد سنٹ صوفیا ملیگی جو بالکل شکستہ اور حوادث دیدہ ہے یہ اگرچہ کسیقدر چھوٹی معلوم دیتی ہے مگر قسطنطنیہ کی مسجد

ایاصوفیا کے بالکل نمونہ کے موافق ہے اگرچہ بادی النظر مین اسکا فیصلہ مشکل معلوم ہوتا ہے یہہ چرچ بھی مسجد ہو گئی۔ ترکون نے ایک نیلی سی خوبصورت مینار۔ پیش امام کے لیے جگہہ اور ایک وسیع صحن اضافہ کر دیا ہے اور یہہ ترمیم شدہ حالت اوسوقت تک رہی جبتک سلونیکا کی عظیم الشان آتش زنی نے جسکو آٹھ سال کا عرصہ ہوا منجملہ اور بہت سے مکانات کے اسکا بھی خاتمہ نہین کر دیا یہہ ویران سوختہ جسے بہت سے خاک سیاہ مکانون اور راکھ کے تودون کے درمیان اپنے رحم انگیز حالت کا سمان دکھلا رہی ہے۔

یہہ تو بیزنطیم[1] عہد کا خاکہ تھا۔ جب یہان وینس کا اثر اور دور دورہ تھا تو اوس کے آثار مین سے وہ مربع جنگی فصیل ہے جو سوائے سمندر کی جانب کے باقی ہر سہ جانب شہر کو احاطہ کیے ہے جو ساحل سے پہاڑی جانب جانے مین جہان **سلونیکا** آباد ہے بہت سے ویران قلعے ملتے ہین۔ اون مکانون کے نیچے جو ہنوز اپنے قدیم عظمت کے شاہد ہین اس زمانہ مین مسلخ بنا ہوا ہے جہان ترکی ٹوپی دیے ہوئے بوچڑ تشنہ خون چکان مذبوحہ گوسفندون کو لادے ہوئے دکھلائی دیتے ہین ساحل پر ایک سفید منارہ (وائٹ ٹاور) بنا ہوا ہے جو اوسی عہد شبین کا پتہ دیتا ہے۔ پہلے یہہ ٹاور سرخ اینٹون کا بنا ہوا تھا اسیلیے اوسکا نام **بلڈی** یعنی خونی ٹاور تھا۔ سلطان الوقت نے اپنے ابتدائی زمانہ حکومت مین اس منحوس نام سے بیزاری ظاہر فرما کر سفیدی پھرا دی تب سے سفید ٹاور نامزد ہوا۔ اب اوسکی سرخی پھر نمودار ہو رہی ہے۔

ترکی کے عمارات مین سے سربرآوردہ وہ مینارین ہین جو ہر مسجد مقبوضہ مین مثل سنتری کے کھڑی ہین مگر تاہم بحیثیت مجموعی اس شہر کو ترکی شہر نہین کہہ سکتے۔ اور نہ یونانی۔ اور نہ یہودی بلکہ **لونٹائن** شہر کہنا بجا ہے کیونکہ یہان **اسٹریا** کا پوسٹ آفس **فرانس** کی لائبریری **اٹالی** کا ہوٹل اور بحیرۂ روم مین جتنے جنگی **اسکوائڈرن** سلاطین یورپ کے جانب سے ہین سب کیطرف سے شراب کی دوکانین علیحدہ علیحدہ قائم ہین۔ یہان ایک **کلب** ہے جسکے تحت مین ایک قہوہ خانہ ہے

(۱) بیزنطیم پای تخت سلطنت رومتہ الکبری قسطنطنیہ کے متصل واقع ہے۔ بلکہ قسطنطنیہ کو بیزنطیم کہنا بیجا نہین۔ ان ممالک کو رومیون نے حضرت مسیح سے دو صدی پہلے فتح کر لیا تھا۔ ۳۳۰ء مین روم پای تخت اٹلی سے دار السلطنت تبدیل ہو کر بیزنطیم مین قائم ہوئی۔ مترجم

(۲) وینس اٹلی کا مشہور شہر ہے جو بظاہر پانی پر مگر درحقیقت چھوٹے چھوٹے جزیرون پر تعمیر کیا گیا ہے۔ زمانہ وسطی مین بڑا قوی پاے تخت تھا جسکے آثار حکومت مغربی دنیا کے بہت سے ممالک مین ابتک موجود ہین۔ مترجم

جسپر ایک بیش قیمت کتبہ ہے۔ اوسکا بالائی حصہ تو مٹ گیا ہے مگر زیرین حصہ مین لکھا ہے (انگریزی بحری ملاحونکا یہان کما حقہ انگریزی مذاق کے موافق بندوبست ہے انگریزی زبان بولی جاتی ہے) اس مجمع الاضداد کے سوا یہان کا ایک سر آوردہ باشندہ یہودی مذہب۔ پوپ کا آبرن اور سلطنت انگریزی کا رعایا ہے ایسی امیل اور بےجوڑ باتین سوائے لوانٹ کے دوسری جگہہ نہین پائی جاینگی۔ یہہ شہر ایک مجموعہ مختلف الاقوام آبادی کا ہو اور بحیرۂ روم کے مشرقی حصہ کا مابہ الامتیاز اثر تمام شہرون پر علی التساوی نہ پڑنا خارج از امکان ہے۔ چنانچہ پوشاک۔ خیالات اور چال وچلن کے باہمی بےترتیبی اور تباین سے ظاہر ہے۔ لوانٹ کے رہنے والے انگریزی ہمدردی کے مستحق نہین سمجھے گئے کیونکہ اونمین عدل و دیانت۔ حیا۔ پرہیزگاری۔ محنت۔ وجرائت کا مادہ بالکل نہین ہے۔ اونمین صرف ایک صفت سخن چینی کی ہے۔ لوانٹ کا ایسا زبردست اثر ہے کہ بڑے پابند وضع یہودی بھی ہمرنگی پیدا کر لیتے ہین۔

تیسرا باب

ہسپتال کی مہمانداری

سوائے انتہائی گوشہ جنوب ومغرب کے جہان بر وبحر کا اتصال ہو باقی اور اطراف مین ایک ہلالی شکل کی پہاڑی جو مناسب ارتفاع کے ساتھہ ڈھال ہوتی چلی گئی ہے۔ سلونیکا کا تعلق اندرونی ملک سے منقطع کر دیتی ہے جسکے سبب سے نسیم بری کا بھی موسم گرما مین وہانتک گذر نہین ہوتا۔ اس پہاڑی کی ابتدائی ڈہلوان حصہ مین بہت سے معمولی اور خاک آلودہ مکانونکی درمیان جو کچھہ منہدم اور کچھہ تیار ہین اور جسکا دور ربع میل تک ہوگا ایک بہت وسیع استرکاری کیا ہوا دو منزلہ ہسپتال جا بجا سبز بیلون سے گھرا ہوا دکھائی دیگا۔ اس مکان کے روبرو ایک باغ ہے جو سایہ دار درختون اور عطر بیز پہولون سے بھرا ہوا ہے۔ اس خلیج مین جو حرارت آفتابی سے بہت کچھہ مامون اور مصئون ہے موسم کی رفتار بمقابلہ دوسرے مقامات کے تیز قدمی سے ہوتی ہے چنانچہ ماہ مارچ کے اواخر مین یہان وہ پھول پھولتے دیکھے گئے جو دوسری جگہہ ہنوز دلی دور کی مصداق ہین۔ جب تم اس خانہ باغ مین سیر کرتے ہوئے جاؤگے تو تمکو مسطح راستہ طے کرنیکے بعد مختلف رنگ کے منتخب پتہر خوبصورتی سے جا بجا چنے ہوئے دکھلائی دینگے۔ بعدہ ایک وسیع سنگی زینہ طے کرنیکے بعد آپ کے روبرو ایک بڑی گھڑی مع ایک انگریزی کتبہ کے دکھلائی دیگی جو بصلہ اوس کمال ہنرمندی اور غایت سلوک کے جو بعض انگریزی عہدہ دارون

اور سپاہیوں کے علاج چیچک میں ملحوظ رکھا گیا تھا۔ محکمہ بحری سلطنت برطانیہ کی طرف سے بشکر گذاری نذر دیگئی ہے اس سے ترکون پر اور ایک نئی روشنی پڑتی ہے کہ اونکو انگریزون کے علاج چیچک مین ایسی پر امتیاز کامیابی ہوئی۔

یہان کا پاشا جو افسر اعلی ہے نہ دورہ پر بغرض تنقیح جنگی ہسپتالون کے گیا ہوا تھا۔ مقامات سرفجی۔ کروبیریا۔ الاسونا۔ اور جینیا مین انبار خانہ ہسپتال قرار دیے گئے تھے جو تمام سرحدی لائن کے لیے کافی تھے۔ اس کے سوائے نو اور چھوٹے جنگی ہسپتال جابجا لائن پر قائم تھے افسر اعلی کی عدم موجودگی مین افسر دوم نے ہم لوگون سے ملاقات کی جسکی چمکدار سرخ ٹوپی۔ درخشان آنکھین۔ خوبصورت مونچھے۔ متبسم چہرہ اور پر اخلاق مزاج کے ساتھ چہرہ اور آنکھ سے کسیقدر اضمحلال پایا جاتا تھا۔ جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے۔ ترک علی العموم ہشاش بشاش نہین ہوتے اور یہہ تو قیاس مین نہین آتا کہ کوئی تعلیم یافتہ اور ہوشیار آدمی ہسپتال مین سخت کام کرنے سے زیادہ مضمحل ہوگیا ہو۔

ہم لوگ اس جنٹلمین کے کمرہ مین گئے جو خود بھی درجہ کے حساب سے پاشا تھا۔ مین نے تو امید کی تھی کہ اسکا پرایویٹ روم بہت شان وشوکت کے ساتھ آراستہ ہوگا مگر نہین دوسرے جنٹلمین کے کمرہ کی طرح اسکی بھی آراستگی تھی۔ جب ہم لوگ کھانیکے لیے پاشا کے کمرہ مین کرسیون پر بیٹھ گئے تو پاشا بھی اپنی جگہہ پر سلام کرکے بیٹھ گئے ہم لوگون نے سلام کا جواب دیا۔ سلام کے اصولی معنی یہ ہین کہ تم زمین پر سے ایک مٹھی خاک لیے ہوئے کھلے ہاتھون سینہ تک بلند کرو اور پھر اوسے اپنے سرون پر ڈال لو۔ مگر عملاً یہہ طریقہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنے سر یا ٹوپی کو جیسا کہ موقع ہو چھو لو۔ اور اگر فوجی آدمی ہو تو صرف اپنے مُنہ کے سامنے اپنے ہاتہہ کو ایک لمحہ کے لیے آڑا کرلو۔ دوسرے میڈیکل افسر موجودہ وقت ہمارے پہلو بہ پہلو کرسیون پر بیٹھ گئے اور باہم سلام ہوا کیے بعدہ سگاریٹ تقسیم ہوئے جسکو ہم لوگ پیتے رہے۔ پھر ایک ملازم ایک ظرف لیے ہوئے حاضر ہوا جسمین نقرئی وطلائی ظروف چک دمک رہے تھے۔ ایک ظرف جام (مربہ) کا تھا درمیان مین ایک پیالہ اور اوس کے اطراف مین چمچے خوبصورتی سے چنے ہوئے تھے۔ اور ایک قطار پانی کے چھوٹے پیالون کی تھی۔ ایک چمچہ جام جو اسٹرابیری کا تھا میرے مذاق مین دُنیا مین بہترین جام تھا

اوسمین مشغول ہونے سے مجبوراً مجھے سگارٹ ملتوی کرنا پڑا۔ جام کے بعد چمچون کو وسطی ظرف مین رکھکر ایک
گھونٹ پانی پیا۔ اس کے بعد کافی (قہوہ) کا دور چلا۔ کافی چھوٹی چھوٹی مدور پیالیوںمین جنمین دستہ
نہین ہوتے دیجاتی ہے مگر بنظر احتیاط کہ شاید انگلیان جلجاوین ایک دوسرے طلائی ونقرئی پیالہ مین رکھکر
دیجاتی ہے اس کے ساتھ پانی پینے کے گلاس پیش ہوتے ہین۔ ترکی کافی مین ایسی غلظت ہوتی ہے کہ
بجاے پینے کے اگر اوسکے نسبت کھانیکا لفظ استعمال کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا اور سچ تو یہ ہے کہ جس نے
ترکی کافی نہین پی اوسنے کافی کا مزہ ہی نہین چکھا۔ کافی پی لینے کے بعد کافی کے پیالے اور اوسکے ظرف کو
علیحدہ علیحدہ رکہنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد ہیر پاشا نے سلام کیا جسکا جواب ہم لوگون نے دیا
پھر ڈاکٹرون نے سلام کیا جسکا جواب دیا گیا اور بعدہ سب لوگ وارڈون (ہسپتال) کے ملاحظہ کیلئے
روانہ ہوئے۔

جب ہملوگ داخل ہسپتال ہوئے تو مریض تعظیماً اپنے بستروں پر بیٹھ گئے اون کے چہرہ مضمحل
اور سرون پر سفید پگڑیان تھین۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک مین جب سے بیمار ہوئے ہین اون کے
بدلونپر تقریباً وہی لباس ہے اور اونکا عادتی طریقہ اکڑو بیٹھنے کا نہین گیا بعض مریضون نے ہمارے
ہو پہنچنے پر اس وضع سے بیٹھنے مین بڑی عجلت ظاہر کی ایک تو ازراہ اخلاق وتعظیم اپنے بستر پر کھڑا ہی
ہوگیا۔ بعض مریضون کے چہرہ پر سنجیدگی کے ساتھ تسلیم ورضا کی کیفیت طاری تہی اور بعض مجسانہ نظر سے
ہم کافرون کو دیکھ رہے تھے کہ کون اور کیسے ہین۔ یہان کافرونکا بھی علاج کیا جاتا ہے چنانچہ یونانی
یہودی اور لوانٹ کے مختلف باشندے ہسپتال کے سول وارڈ مین داخل کیے جاتے ہین اور اونکا
علاج اوسیطرح ہوتا ہے جس طرح کہ علاج ہونا چاہیئے بلکہ کچھ اوس سے بھی بہتر۔

ہسپتالون کے نسبت میرے جانب سے کوئی راے ہونی اپنے حدود سے متجاوز ہونا ہے
لیکن اگر میری بات سنی جائے تو مین کہہ سکتا ہون کہ جب تک معقول ذرائع سے تحقیق حالات نہ ہو
کسی شخص کو راے زنی نہ کرنی چاہیئے۔ مین کہہ سکتا ہون کہ تقریباً ہر انگریز جسنے سلطنت ترک کے حالات
ادہر ادہر سُن لیے ہین اگر اونکو جو مین نے بچشم خود دیکھا ہے دیکھے تو نہایت متعجب اور اپنے دلمین
سخت پریشان ہو۔ ہسپتال کی زمین۔ چھت گیری۔ فرش اور تو اور سب کے سب ایسے شفاف تھے
کہ کہین ایک داغ نہ تھا۔ ہر مریض کے سرھانے مرض کے متعلق حسب دستور باقاعدہ ایک تختہ آویزان تھا

جسمین تشخیص مرض اور ادسکے متعلق ادویہ مجوزہ کی پوری کیفیت درج تھی۔ دواسازی کا کمرہ ہر قسم کے ادویہ سے معمور تھا اور ہر دراز پر فرنچ اور ترکی زبانون مین نام لکھا ہوا تھا آیڈو فارم[1] کے بوئین یورپ کے کسی نہایت تعلیم یافتہ ملک مین بھی ایسا قابل امتیاز فرق نہین پایا گیا جیسی کہ یہان دیکھا گیا عمل جراحی (آپریشن) کا میز بالکل بے داغ دیکھا گیا۔ مواد نافض مناسب طور سے کپڑے اور آلات سے جدا کرکے فوراً جلا دیے جاتے تھے۔ صحن کے بعد دو کمرے صحت پذیر بیمارون کیواسطے ہین۔ اوس کے بعد وبائیہ بیمارون کے واسطے چند کمرے ایک قطار مین علحدہ ہین۔ خود صحن مین ایکہزار چوبی ڈھانچون کی قطار جو خوبصورت منظر ہے جنگ کے زخمیون کے واسطے تیار ہوئی ہین۔ اسیطرح سیر کرتے کرتے رفتہ رفتہ سلونیکا کے اوس مقام مین پہونچے جہان سرحدی پہاڑون سے خوشگوار ہوا پہونچتی تھی اور تمازت آفتاب کی سے بہت لطف انگیز مقام تھا اوس زمانہ مین اور اوس کے بعد بھی طوفانی ہواکا کوئی زور و شور نہ تھا اور اگر مارچ کے مہینہ مین وہان شراب کی ایک بوتل کی قیمت بادشاہ کی رقم فدیہ کے برابر ہوتی تو سلونیکا اوس وقت جتنے یونانی بادشاہ بکنے کو آتے سبکے خریداری کے لیے آمادہ تھا دروازہ پر ہمنے پاشا سے رخصتی ملاقات کی۔ اور فرنچ مین جسکو وہ بخوبی بول سکتے تھے شکریہ ادا کیا اور سلام کرکے رخصت ہوئے۔ ہملوگ پھر باغ مین رخصت ہوئے اور پھر پھاٹک کے اوپر۔ اور ہر جگہ سلام ہوتا رہا۔

یہ ہسپتال جہان بہت سے ایسے آپریشن کیے جاتے اور ایسے سخت مرضونکا علاج کیا جاتا ہے جو مغربی ملکومین بھی بہت خطرناک ہین، کلیتاً ترکون کے ہاتھ مین ہے۔ یہہ ایک چھوٹا سا نمونہ ان لوگون کے لیے ہے جنکا مقولہ ہے کہ ترکی مین بجز قتل اور خون کے ترکون کے ہاتھ سے اور کچھہ نہین ہوتا۔ اگرچہ یہہ ظاہر ہے کہ کوئی نامور ڈاکٹر ملک مین تہذیب اور شایستگی نہین پھیلا سکتا اور نہ کوئی عمدہ ہسپتال سلطنت پر فائدہ رسان اثر ڈال سکتا ہے۔ بہر حال میری راے مین یہ ہسپتال تمام سلطنت کی ہسپتالون سے افضل ہے شاید ہی کوئی ہسپتال اس سے بڑھکر ہوگا اگر اس ہسپتال مین اور زیادہ ترقی نہین ہوئی تو اسقدر تو بخوبی ظاہر ہے کہ ترک جیسا کہ انگریز نہایت خوشی سے کہا کرتے ہین کوئی ناکارہ وحشی نہین ہے گو ممکن ہے کہ اس وقت تک ترکون مین کمال نہ حاصل ہوا ہو لیکن یہہ تو ظاہر ہو گیا کہ وہ کمال حاصل کرنیکے لیے

---

(۱) آیڈوفارم زرد رنگ کا سفوف نہایت بودار ہوتا ہے ایڈوائن۔ پوٹاس اور الکوہل ملانے سے بنتا ہے پانی مین نہین گھلتا رفع بدبو کے لیے مستعمل ہوتا ہے اوسکی ذاتی بو کم کرنا بہت مشکل بلکہ محال ہے۔

نا قابل نہین ہے لیکن ایسی باتون کو کون جانتا ہے یا جاننا چاہتا ہے کیونکہ تمنے ضرور سُنا ہوگا کہ
مقدونیہ مین بہت خراب سڑکین ہین لیکن کبھی نہ سنا ہوگا کہ سلونیکا مین عمدہ ہسپتال ہے بیشک تم نے
کبھی نہ سنا ہوگا کیونکہ ترکونکی اچھائی بیان کرنے مین کسی قوم کو کچھ دلچسپی نہین ہوتی اگر ہو تو شاید کچھ
ترکون کو ہو مگر اونکی سنتا کون ہے۔

چوتھا باب

ایک ہفتہ کا انتظار

سلونیکا خوشگوار مقام ہے خاصکر ایسے آدمی کیلیے جو دنکو کافی اور سگریٹ اور رات کو شراب پینے کا
عادی ہو۔ آفتاب دنمین ہر وقت درخشان رہتا ہے اور نشستگاہین بیحد بنی ہوئی ہین۔ سامنے سمندر ہے
اور جب سیر دریا سے تھک جاؤ تو درختون کے نیچے آنکھین ٹھنڈی کرسکتے ہو۔ غالباً سلونیکا مین
تمام شہرون سے زیادہ شور وغل ہوتا ہے اور یہ اعزاز ایک طرح سے زیادہ قابل اعتنا نہین ہے۔ اگر اس
شہر مین امریکہ کے شہرونکی طرح کل وغیرہ سے زیادہ کام لیا جاے تو اسکا شہرہ لندن اور اکناف
عالم مین پھیل جائے۔ سلونیکا مین لوگ اسقدر دیر کو سوتے اور ایسا سویرے اوٹھتے ہین کہ تمکو کبھی امید ہی
نہ ہوگی۔ اگرچہ اسکی کسر دن کو سو کر نکال لیتے ہین۔ ہملوگون کا وقت بیکاری مین صرف ہوتا اور ذرائع
تفریح نہایت محدود تھے۔ قہوہ خانہ مین جو ہین قہوہ خانہ کی لڑکیان فڈل بجانا ختم کرتی ہین سولجرونکا
سامان اسٹیشن پر جانا شروع ہو جاتا ہے۔ جبتک تم فڈل سنتے رہو یا سولجرون کو دیکھتے رہو اور سوختہ ایک
تم چپکے بیٹھے ہوئے چرٹ اور کافی و شراب پیتے رہو گے۔ اور بعض تمہارے ساتھ کچھ ایسے آدمی
ہونگے جو بالکل چپ چاپ بیٹھے ہونگے۔ لیکن مین جنگی نامہ نگار ہو کر کے سلونیکا آیا تھا پس جنگی نامہ نگار
کے لیے دو چیزین لابدی تھین لڑائی اور اوس کے متعلق خط وکتابت مگر سلونیکا مین کچھ بھی نہین تھا
کیونکہ ایسے بڑے اور ایسے تہذیب یافتہ ہونے پر بھی میری دانست مین سلونیکا سے بڑھ کر دنیا مین
کوئی شہر الگ تھلگ نہ ہوگا۔ ترکی کے اخبارونمین تو گورمنٹ کی مرضی کے موافق مضامین ہوا کرتے ہین
سلونیکا مین صرف ایک فرنچ اخبار ہفتہ وار چھپتا ہے جو صرف اہل سلونیکا کے متعلق بحث کرتا ہی قسطنطنیہ مین
کم سے کم اتنی بات تو ہے کہ کلب سے تار روانہ ہوا کرتے ہین۔ مگر سلونیکا مین تو یہ بھی نہین۔ ایسے
کسی مقام سے خواہ وہ کتنا ہی دور ہو خبر کا آنا یا کسی خاص مقام پر جا کر تار دینا فاصلہ کے لحاظ سے برابر تھا

اگر ریل پر جاؤ تو واُنا سے قریب پہونچو اور اگر براہ تری جاؤ تو اتھنز پہونچو۔ اور اگر سلونیکا ہی مین ٹھہرے رہو تو یونو فری پرس سے ۲۴ گھنٹہ بعد خبر ملے۔ لڑائی کا شروع ہوجانا تو ہر وقت ممکن تھا اور سب سے آخر آدمی جو یورپ کے کسی شہر مین رہکر جنگ کے خبرون کو بھیج سکتا تھا وہی ہوتا جو سلونیکا مین رہتا تھا

اس لیے سلونیکا مین قیام کی کچھہ ضرورت ہنین سمجھی الاسونا مین فوجی ہیڈ کوارٹر (صدر مقام) تھا وہین لڑائیون کے خبرون کا ملنا بہت آسان تھا مگر الاسونا تک جانا محالات سے تھا۔ ترکون مین بہت سے اوصاف ہوتے ہین اور مین نے اونمین سے بعض کو محک امتحان پر رکھنا چاہا تھا مگر مشکل یہ ہے کہ ترک اتفاقیہ یوروبین نووارد پر زیادہ اعتبار ہنین کرتے۔ اور نہ اونکو اخبار کے کارسپانڈنٹون سے کچھہ دلچسپی ہوتی ہے۔ بلکہ شاید اونکو التفات کی کوئی وجہ ہی ہنین ہے۔ کیونکہ تین سال سے اہنین ترکونکو مظالم آرمینیا کے سخت ترین ظلمون سے نسبت دیجا رہی ہے اسیلیے اگر تم کسی ترک کے پاس جاؤ اور کہو کہ مین اخبار کا کارسپانڈنٹ ہون اور اس حیثیت سے سرحد پر جانا چاہتا ہون تو وہ جھک کر کے تسلیم کریگا اور کہیگا کہ اس اجازت کے لیے محکمۂ مجاز مین درخواست کرنی چاہیے اور اسیکے ساتھہ خفیہ طور سے ایک جاسوس متعین کر دیگا کہ آیندہ تمہارے نقل و حرکت کی نگرانی کرتا رہے چنانچہ مینے پہلے کانسل جنرل کے پاس درخواست دی کانسل جنرل نے والی کو لکھا اور والی نے وزیر صیغہ خارجہ کو اس کے بعد اس خیال کرنیکی چندان ضرورت باقی ہنین رہی کہ اوس وزیر نے اور کسی بڑے رتبہ والے شخص سے اجازت چاہی ہو گی۔ تھوڑے دنون کے بعد معلوم ہوا کہ سررشتے اس معاملہ مین ایک خفیف سی بیضابطگی ہوگئی تھی۔ ضابطہ کے لحاظ سے کانسل جنرل کو انگریزی سفیر متعینہ قسطنطنیہ سے درخواست کرنی چاہیئے تھی اور وہ وزیر خارجہ سے اور وزیر موصوف اعلیٰ ترین شخص سے۔ اس لیے جو کارروائی ہوچکی تھی پھر از سر نو کرنی پڑی۔ اگرچہ محکمہ وزارت مین اپنا ذاتی تذکرہ ہونا ذاتی امتیاز اور افتخار کے لیے کم نہین ہے لیکن مجھہ ایسے نوجوان آدمی کے لیے مگر اس کارروائی مین ایسا عرصہ ہو رہا تھا جس سے بیفائدہ بیٹھے بیٹھے اوکتا گیا۔ جوانی مین پیری کے آثار پیدا ہوگئے تھے مگر مجبوراً ٹھہرنا پڑا۔

ایکدن مرے دلمین آیا کہ کرویریا جانا چاہیئے جو سلونیکا سے مناستر جانے والی ریل کی سڑک کا ایک اسٹیشن ہے۔ یہ مقام سرحدی افواج کا اجتماع گاہ قرار دیا گیا تھا۔ افواج و سامان حرب اور سامان رسد اوس مقام پر الاسونا بھیجنے کے لیے جمع ہو رہے تھے اور وہان سے خشکی

روانہ کیے جانے کو تھے۔

مین بہت سویرے اوٹھا اور ہمراہ اپنے ایک رقیب یعنی لندن کے ایک اخبار کے کارسپانڈنٹ
کے ریلوی اسٹیشن پر پہونچا اور فوراً ٹکٹ آفس مین پہونچکر دو فرسٹ کلاس کے واپسی کے ٹکٹ مانگے مگر
میرا سوال ختم ہوا تھا کہ ایک طویل القامت افسر جو بہت خلیق تھا ہمارے روبرو آیا اور بہت شائستگی سے کہا
ناممکن ہے ہم نے جواباً کہا کہ ہمکو صرف کرویریا جانا ہے اور آج ہی شام کو لوٹ آنا ہے چنانچہ کھانے کا ہمراہ
ٹوکرہ شاہد حال ہے اوس نے پھر کہا کہ بغیر خاص اجازت نامہ کے جانا ناممکن ہے پھر ہمنے کہا کہ ہمکو صرف
کرویریا جانا ہے اوس کے جواب مین اوسنے بہت نرمی سے کہا کہ سلونیکا کے ضلع کے باہر تک ہنین جاسکتے
اوس خلیق کپتان نے جو ہمیشہ نرمی کے ساتھ گفتگو کرتا تھا کہا کہ تم لوگ ہنین جاسکتے اور مجھے افسوس ہے
کہ مجھے کوئی موقع اپنی رائے زنی کا ہنین ہے۔ کوئی شخص بغیر خاص اجازت نامہ کے ایک ضلع سے دوسرے
ضلع تک سفر کرنے کا مجاز ہنین ہے ہم نے بار بار اصرار کے ساتھ کہا اور قسم کھائی جس سے کپتان کو بہت ہی
استعجاب ہوا۔ بعدہ ہم لوگ اپنے قیام گاہ مین واپس آئے اور خیال کیا کہ خیر کچھ پرواہنین ہم لوگ
کل جائینگے اور کانسل جنرل کے اردلی کو پولیس کے پاس بھیجدینگے وہان سے ہمکو اس امر کا تیقیہ
ملجائیگا کہ ہم لوگ جاسوس ہنین ہین۔ مکان پر کافی اور سگریٹ کا دور شروع ہو گیا اوس کے بعد سہ پہر کا
کھانا کھایا اور کھانے کے وقت اردلی واپس آگیا اور بیان کیا کہ پولیس نے جواب دیا ہے کہ ہمکو
اس قسم کے اجازت نامہ دینے کا اختیار ہنین ہے اور ہدایت کی کہ درخواست بذریعہ کانسل جنرل والی کی خدمت مین
بھیجنی چاہیئے۔ یہ تذکرہ جس کو اجازت نامہ یا پاسپورٹ کہنا چاہیئے ایک ضلع سے دوسرے ضلع مین
جانیکے لیے پروانہ راہداری ہوتا ہے اور اوسکا حاصل کرنا ضروری ہے۔ ہم لوگون نے کہا کہ جنرل
کانسل جنرل بہت خلیق آدمی ہین اون سے تذکرہ منگانیکے لیے کہا جائیگا جو چند گھنٹون کا کام ہے
ہم پرسون چلینگے۔ اس اثنا مین کچھ کافی اور سگریٹ پیے بعدہ اسٹیمر مین سمندر کی سیر کرین جسکی اجرت
صرف چار آنہ ہوگی۔ فرانسیسی پھریرہ ریل کے اوپر اوڑ رہا تھا اس طرح سے ہمارے دو گھنٹہ صرف ہوے
اس کے بعد کانسل کے دفتر مین گئے جہان پروانہ راہداری سے صاف انکار کیا گیا کیونکہ کرویریا
اصل مقام ہے جہان سے فوجین سرحد کو روانہ ہوا کرتی ہین بالفعل والی مقتدر عطاے پروانہ
راہداری ہنین ہے۔ دوسرے کسی مقام پر جیسا کہ مناستر یا اسکوب ہو جہان کوئی جنگی

کارروائی ہنین ہو رہی ہر شخص جانے کا مجاز ہے مگر کروید یا مین بالفعل جانا ہنین ہوسکتا - مین نے کہا کہ
اگر وزیر خارجہ کے پاس بذریعہ سفیر انگریزی درخواست دیجائے اور دوسرے مقامون پر پوری طور سے
سفارش کیجائے تو شاید کاربراری ہوسکے - جسکے جواب مین معلوم ہوا کہ ہنین بالفعل تو ممکن ہی ہنین -

پھر ایسی حالت مین نامہ نگار خاموش بیٹھے ہوئے کیا کرین - مین مقامی افسر یا پولیس یا والی یا
حضرت سلطان کو کسی طرح ملزم ہنین قرار دیسکتا - کیونکہ اپنے طریقہ کے موافق اونکو اسطرحکی کارروائی کا
پورا اختیار تھا اور اگر مین اونکی جگہ پر ہوتا تو مین بھی وہی کرتا جو اونہون نے کیا تھا - کروید یا
فوجی نقل وحرکت کی جگہ تھی اور ہم لوگ کوئی تماشہ دیکھنے کے لیے جانیوالے نہ تھے - گورنمنٹ کا منشا
تھا کہ اوس کے بہرتی کرنیکے طریقہ سے کوئی واقف نہ ہو اور اونکو اوس کے خفیہ رکھنے کا پورے
طور سے حق تھا - اب رہا یہ امر کہ اونکی یہ کارروائی عقلمندانہ تھی یا ہنین یہ دوسری بات ہے ترکی
گورنمنٹ نے اپنا عندیہ جنگ سے محترز رہنے کا ظاہر کیا تھا جسکے اس بیان مین کچھ شک وشبہ
کرنے کی گنجایش ہنین ہے اور درحقیقت اس لڑائی سے اوسے کچھ فائدہ ہنین ہوا اور نہ اوس کے
جان ومال کے نقصانات کا معاوضہ ہوسکا ہے - اگر ترک ابتداءً اسقدر نامہ نگارون کے ساتھ سختی
نہ کرتے تو ممکن تھا کہ جنگ ٹل جاتی - برخلاف اس کے تھسلی مین کارسپانڈنٹون کے جانیکی اجازت تھی
جنکو یورپ اور یونان مین اپنے اس اعلان کے وقت کہ بھیجینگے - بھیجسکے - بیمار اور بدتمیز ترک
تہذیب اور تربیت یافتہ یونانی افواجکا مقابلہ ہنین کرسکتے احتیاط کرنی چاہیے تھی مگر ہنین کیا
یہ بیان گو اب ماننے کے قابل نہ ہو مگر اسمین تو شک ہنین کہ ہزارون یورپین بڑے مسرت کیساتھ
اس مقابلہ کو چین وجاپان کے جنگ سے تشبیہ دیتے تھے اور یقین کرتے تھے کہ ترکون کے
مقابلہ مین یونانیون کی فتح ہوگی اور یونانی ایسی رایون کو سنکر بہت خوش ہوتے تھے - ترک
صرف یہی کہتے تھے کہ ہم فوجی تیاری کررہے ہین وہ ہر روز قسطنطنیہ سے فوجی نقل وحرکت کی
کیفیت شائع کرتے تھے مگر چونکہ اونہون نے برسر موقع جانے کی اجازت نہ دی تھی اسلیے لوگون کو
کامل یقین تھا کہ فوج کا مبینہ اجتماع نفس الامر سے دور اور محض کاغذی ہے -

لیکن نفس الامر مین قسطنطنیہ کے تحریرات متعلق روانگی افواج نہایت صحیح تھے اور سرحد پر
فوجی نگہداشت ہر طرح سے بخوبی ہوتی تھی - گو روانگی افواج کا کام سستی سے جاری تھا - لیکن

شک نہین کہ جرمنی مین یہ کارروائی احسن طریقہ سے ہوتی لیکن اگر ترکی نے اوس کے پہلے ایسا عمل کیا تو اوس کے اعزاز مین اضافہ ہی متصور ہوگا - اس کارروائی مین بہت کچھہ قابل شکر گذاری تکمیل بوجہ اوس ریلوی لائن کے ہوئی ہے جو حال مین قسطنطنیہ سے سلونیکا تک جاری کیگئی ہے اگر سلطان کے جہازات عمدہ حالت مین ہوتے تو اس لائن کی کچھہ ضرورت نہ ہوتی مگر چونکہ یونانی بیڑہ جہازات جو حقیقت مین محض نمایشی ہی تھے اس وقت مجمع الجزائر مین نگرانی کر رہے تھے اس لیے سپاہ یا سامان کا براہ تری بھیجنا ممکن نہ تہا اگر یہ لائن نہ ہوتی تو سرحد پر ایشیائی فوج کا پہونچنا ہفتون مین بھی ممکن نہ ہوتا - ایسا حالت مین سلونیکا جانیکے لیے اوس لائن سے جو وائنا سے قسطنطنیہ کو جاتی ہے ضرورت پڑتی - جس حالت مین راستہ مین بھی خورد و نوش کا سامان تہیا کرنا پڑتا اور کسی معتدبہ فوج کا سرحد پر پہونچنا دشوار ہوتا بلکہ جب تک مقدونیہ - البانیا اور کسووا سے فوجین روانہ ہوتین اوس وقت تک یونانی فوج کو عمدہ مقامات کے لینے کا موقع ملجاتا -

یہ سیدھی لائن اڈریانوپل کے جنوب سے ودیاکاج ہوتی ہوئی سلونیکا گئی ہے فوجین مقام رودسٹو واقع مارمورہ سے چڑہتی ہین جہان سے اڈریانوپل تک ایک شاخ ہے اس امر کے اظہار کرنے مین مطلق تکلف نہین ہے کہ جب تک مین سلونیکا نہین آیا تھا اوس وقت تک مجکو اس لائن کے وجود کا علم ہی نہین تھا کیونکہ مین نے جتنے انگریزی نقشہ دیکھے اونمین سے کسی مین اس لائن کا ذکر ہی نہین تھا حالانکہ باقاعدہ ٹرینون کا اس لائن پر سے گذرنا زاید از یکسال تہا چونکہ یہ لائن زیادہ تر جنگی ضرورتون کے لیے بنائی گئی ہے اس لیے ساحل سمندر سے ہٹی ہوئی سمجھی جاتی ہے اگرچہ دو مقامات ایسے ہین جہان بحری فوج کے ذریعہ سے آسانی سے اوس کے لائنون کو توڑ دیسکتے ہین اور اگر یونانی عزم یا حوصلہ کرتے تو اوسکو بیشک توڑ ڈالتے - بلکہ اگر اونکو کچھہ بھی خبر ہوتی تو بھرتی شروع ہونیکے پہلے ہی یعنے لڑائی سے دو مہینے قبل اس لائن کو توڑ دیتے - اگر اس لائن کو ودیاکاج یا کوالا یا سلونیکا مین شکست کرتے تو ترکی فوج کی نقل و حرکت اور اوسکی تیاریون کو ہفتون ناممکن بنا کر دیتے اور جنگ شروع کردینے پر بیحد فایدہ مین رہتے - مگر جیسے اونکی سست حالت تری مین تھی جہان اونکو ہر طرح کے موقع حاصل تھے وہی اضمحلال خشکی مین لاحق حال تھا - جو کچھہ کارروائی اونھون نے ۲۲ تاریخ تک کی جبکہ مین سلونیکا پہونچ چکا تھا وہ صرف یہہ تھی کہ اونھون نے یہہ جھوٹی خبر شایع کردی کہ دریائے ورد رکا

کلان پل جو سلونیکا سے مناستر کی لائن پر ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر تھا اُڑا دیا گیا ہے اس خبر کی اشاعت تمام یورپ مین بڑی مسرت اور جوش و خروش کے ساتھ شائع ہوئی کیونکہ اس سے ترکی افواج کی نقل وحرکت مین اختلال کُلی لازم آتا تھا مگر معلوم نہین کہ کسی شخص نے یہ سمجھا بھی کہ وردر کا پل کیا اور کہان ہے جب مین پہونچا اور دیکھا تو معلوم ہُوا کہ وردر کے پل سے کوئی تعلق ہی نہین ہے وہ جہان تھا ویسا ہی اب بھی ہے اوس وقت سے اگرچہ بالکل ابتدائی حالت تھی مجھے یقین ہوگیا کہ ایسے کام مین جبتک کوئی شخص اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے کبھی یقین نہ کرے۔ علاوہ اس بناوٹی واقعہ کی اشاعت کے جس کا مفاد میرے ذہن مین بالکل نہین آیا۔ یونانیون نے کوئی کارروائی وسط اپریل تک ترکون کے مقابلہ مین نہین کی۔ اوسوقت اونہون نے ایک ہتوڑ لیسے بحری آدمیونکی مدد سے اس لائن کو بمقام کوالا توڑ دینے کی کوشش کی مگر اوسکو بھی اونہون نے ایسے ہی برے طریقہ سے کیا جس طرح کہ وہ اور سب کام کرتے تھے۔

چونکہ یہ ریلوے لائن سامان جنگ سے وابستہ اور بالفعل کوئی دوسری چیز توجہ طلب نہ تھی اور اوسپر کارسپانڈنٹ کافی طور سے غور کرنیکے مجاز تھے اس لیے میرا جتنا وقت کافی اور سگرٹ پینے کے بعد بچتا اوسکے دیکھنے بھالنے مین گذارتا۔ یہ ریلوے بہت اکہری ہے جو اچھی طرح بچھائی نہین گئی اور شروع مین جب فوج کی روانگی تھی بہت سی رکاوٹین دیکھنے مین آئین جس سے بہت کچھ ہرج کار ہُوا۔ سائڈنگ مین اکثر ۳۶-۳۷ گھنٹہ تک ریل ٹھہری رہی جو بالخصوص اون گھوڑون کے لیے سخت مصیبت تھی جو باربرداری اور توپخانون کے واسطے بھیجے جارہے تھے اومین سے بہت سے جانور اسی وجہ سے ایسے بیکار ہوگئے کہ انکو سلونیکا ہی مین چھوڑ دینا پڑا تاہم بارہ ہزار گھوڑے سلونیکا سے مارچ کی آخر تک سرحد پر پہونچ چکے تھے جو فوج اور توپ خانہ کے استعمال کے لیے کافی ہوکر باربرداری کے لیے ہزارون مین بچ سکتے تھے اور اسی لین پر سے فوج ردیف کی (۸۸) بٹلین ایشیاء کوچک سے پہونچ چکی تھین جنکے علاوہ یورپی صوبجات سے فوج ردیف کی سو بٹلین جنکا مجموعہ ۶۵ ہزار سے ۷۰ ہزار پیدل فوج کا ہوتا ہے سلونیکا اور سرحد کے درمیان پھیلی ہوئی تھین۔ اس مجموعہ مین سوار اور توپخانہ کی تعداد ملائی جاوے تو آسی ہزار آدمی مع دو سو توپون کے ہو جاتی ہے۔ بظاہر ہر شخص کو سرحد پہونچانا مشکل تھا لیکن ہیڈرن کا

موسم تھا اور سلونیکا سے ٹھیکہ دار آٹا اور بسکٹ ہزار ہا من بھیج چکے تھے۔ سرحد پر موسم تو ایسا نہ تھا جو سب سے بڑی مصیبت تھی مگر سڑک اور البتہ موسمی شداید کا ویسا ہی مقابلہ کر سکتے تھے جسطرح یونانی۔ غرض ہم اسی طرح پلٹنون اور توپخانون کو گنا کرتے اور اون کے متعلق گفتگو کیا کرتے لیکن ان سب باتون کا نتیجہ ہی کیا تھا اور سلونیکا کو ان باتون سے کیا نسبت تھی۔ دیہاتون مین البتہ اسکا اثر تھا کیونکہ کاشتکارون کے گھوڑے اور گاڑیان بار برداری کے واسطے کام مین آگئی تھین۔

جب مین مقدونیہ پہونچا تو مجھے یہ دیکھکر نہایت تعجب ہوا کہ یہان صرف دو دو اور ایک ایک سال کے گھوڑے اور نوزائیدہ بچے اور گدھے گاڑیان رہ گئی ہین باقی سب مع گاڑیون کے جنگ پر بھیج جا چکے تھے مقامی گاڑیان اسیطرح بھدی اور بد وضع تھین جسطرح ہمارے انگریزی کسان پرانے قسم کی گاڑیان رکھتے ہین گاڑیون کے پہیے چلنے مین ایسے لچکتے کہ دھری سے نکل جاتے اور پھر لگ جاتے باوجود ان سب باتون کے دیہی گاڑیان ہین جو اون سڑکون پر چل سکتی ہین چنانچہ جب مین پہلی مرتبہ گھوڑے پر سوار ہو کر سڑک پر نکلا تو مجھکو اوسکی حقیقت معلوم ہوگئی۔ میرا گھوڑا کبھی تو چٹان سے ٹکراتا اور کبھی ندی کے پیٹے مین اوتر جاتا اور کبھی کسی تودہ خاک پر چڑھ جاتا غرض اسطرح نشیب و فراز مین چلنا پڑتا کہ مجھکو بار بار اپنی صحت اور سلامتی کے لیے دعا کرنی پڑتی اسمین شک نہین کہ ٹرکی مین سڑکون کی عمدہ حالت نہین ہے اس لیے سلطان المعظم کو ریل کی سڑک بنوانے پر مبارکباد دینی چاہیے۔

جب یہ حالت ہو تو گاڑیون کا سڑکون پر پاش پاش ہو جانا تعجبات سے نہین ہے اور گاڑی والون کو اس نقصان کے معاوضہ مین کچھہ مادی تسلی نہ دیجاتی بلکہ وہ یونہی چھوڑ دیے جاتے لیکن اگر کوئی گاڑی والا مسلمان ہوتا تو وہ چھوڑا بھی نہ جاتا بلکہ اوس سے فوجی خدمت لیجاتی ایسی عظیم الشان افواج اور سامان کی روانگی کا وقت عجیب و غریب منظر ہوتا ہے اوسوقت معلوم ہوتا ہے کہ فوجی روانگی کسکو کہتے ہین اور جنگ کے زمانہ مین جبکہ رزرو افواج بر سر موقع بلائی گئی ہون اوس کے ساز و سامان کے متعلق کیا کیا کرنا ہوتا ہے افراد فوج ردیف دیکھنے مین بڑی خوشنما جوان تھے مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ ان بیچارون نے کتنے کھیت اور مویشی کسقدر زمانہ سے خدا کے بھروسہ چھوڑ رکھے ہین اونکی تربیت بہت اچھی طرحسے ہوسکتی تھی مگر چونکہ تین سال سے

اپنے کہیت اور مویشی کی طرف توجہ نہین کی اسیلیے اونکی حالت خراب ہو رہی ہے دو سال گذرے
جبکہ وہ مقدونیہ کی بغاوت فرو کرنیکے لیے لڑائی پر بُلائے گئے تھے اور سال گذشتہ مین وہ
دروسیون(۱) کے مقابلہ کے لیے براہ تری گئے تھے اور اب اس سال یہ جنگ موجود ہے لوگ
ارمینون کے مظالم اور یونانیون کے مصایب کو رد دیا کرتے ہین مگر ترکون کے تکلیفات کو
کوئی نہین کہتا حالانکہ قضیہ بالعکس ہے آرمنی اور یونانی سرکاری تعدادت لیکر متمول ہو جاتے ہین برخلاف
اس کے ترک اپنی بندوق لیے ہوئے مصروف خدمات فوجی رہتے ہین جس سے وہ روز بروز مفلس
ہوتے جاتے ہین -

مگر ان سب باتون سے سلونیکا کو کچھ واسطہ نہین تھا - تجارت ابتر حالت مین ہو رہی تھی
تجارتی سیاحون کو مصنوعات کیلئے بہت کم فرمایشین ملتی تہین اگرچہ فوجی ضروریات کی فرمایشین بکثرت
تہین - اسوجہ سے سلونیکا سمندر کے کنارے آرام سے ٹھنڈی نیند سو رہا تھا جہان ہفتہ مین تین
اتوار (تعطیلین) ہوتے ہین - یعنی جمعہ مسلمانون کا اور شنبہ یہودیون کا اور اتوار عیسائیون کا -
اس طرح نصف ہفتہ ہر ایک اہل مذہب تعطیل مانتا ہے اور کاروبار سے محترز رہتا ہے ہر شخص کو کسی
نہ کسی فرقہ کی وجہ سے یک گونہ اندنون تعطل رہتا ہے ہفتہ مین تین دن تعطیل بہت ہے مگر شاید
سلونیکا کے لیے بہت نہین ہے - شہر مین ہر طرح امن وامان تھا - لڑائی کے خطرات روز بروز نزدیک
پہنچتے جاتے تھے مگر یہان کے لوگون کو کچھ دلچسپی نہ تھی - اولمپس پہاڑ کے دامن مین جو ہماری کلب کی
کھڑکی سے برابر دکھلائی دیتا تھا جنگ کا آغاز ہو جانا ہر وقت ممکن معلوم ہوتا تھا مگر اہل سلونیکا بیخبر تھے
اور نہ اونکو کچھ اسکی پرواہ تھی - ہم لوگ لڑائی کے دروازہ تک پہونچگئے تھے مگر اوسکو دیکھ نہین سکتے تھے

پانچوان باب

کارسپانڈنٹونکا ساز وسامان

ایک ترجمان - ایک خاص ملازم - دو زین کے گھوڑے - دو باربرداری کے گھوڑے - انگریزی زین

(۱) دروسی ایک عجیب فرقہ ہے جو کوہ لبنان اور اطراف مین آباد ہین یہ لوگ کچھ عیسائی یونیٹرین فرقہ اور کچھ اسلامی
فرائی عقائد کے پابند ہین خلیفہ الحکم بامر اللہ کو پیغمبر بلکہ خدا کا اوتار سمجھتے ہین - بڑے شورہ پشت اور مفسد ہین اون کے
بلوہ و فساد و رفع کرنیکے لیے سلطنت علیہ کو بارہا تکلیفین اوٹھانی پڑی ہین - مترجم

دلگام ۔ ترکی زین دلگام ۔ دو زین باندھنے کے بنڈل ۔ برش کنگھیاں ۔ توبڑا ۔ ڈوری ۔ دو کھانے کے برتنوں کے تھیلے ۔ ایک کرسی ۔ ایک میز ۔ اور ایک ٹیبل ۔ ایک ترکی ٹوپی ۔ ایک واٹر پروف کپڑا تولیا ۔ چھُری ۔ کانٹے ۔ چمچے ۔ چند گز واٹر پروف ۔ کنوس ۔ ایک بستر ۔ ایک تکیہ ۔ ایک توشک ۔ کارتوس کمربند ۔ پانی کی بوتل ۔ کوناتن ۔ ٹپاسیم ۔ کباب بھوننے کا برتن ۔ چائے دانی ۔ جاپانی رکابی و پیالی ۔ جاپانی پلیٹ ۔ دو لالٹین ۔ ایک ارزان جیبی گھڑی ۔ ایکہزار سگریٹ ۔ شامپین ۔ وسکی ۔ پورٹ وائن ۔ دیسی سؤر کا گوشت ۔ دیسی زبان ۔ چار شکر ۔ کوکو ۔ ٹین میں بند کیا ہوا گوشت ۔ ولایتی مچھلی ۔ سارڈن نمک ۔ بسکٹ ۔ چٹنی ۔ پنیر ۔ فروٹ سالٹ ۔ گائے کے گوشت کا شوربا غلہ کے ساتھ پکا ہوا ۔ صابون ٹین میں بند کیے ہوئے مٹر ۔ بکس میں بند کی ہوئی مچھلیاں ۔ گھونگھے ۔ جام ۔ ایک بکس میں انڈے کا سفوف ۔ ایک بکس سفوف ادرک مشترکہ شراب ۔ ایک بکس مسکہ اور ۱۰۰ پونڈ اوٹ ۔

یہ جنگی کارسپانڈنٹ سرحد پر جانیکے لیے سامان بہم پہونچا رہا تھا ۔ جنگی کارسپانڈنٹ ہونا آسان ہے اور اگر کوئی کارسپانڈنٹ بنانے والا ملجائے تو اور بھی آسان ہے اور کسی ملک میں خاصکر ٹرکی میں کارسپانڈنٹ کی حیثیت سے قبول کیا جانا اور بھی آسان ہے اور یہ سب باتیں اسوقت تک طے ہو گئی تھیں حضرت سلطان نے بعد غور کے میرے نیک نیتی کا اطمینان کرلیا تھا اور قسطنطنیہ سے میرے واسطے پروانہ (تذکرہ) آرہا تھا مجکو کامیابی ہوگئی مگر اب سخت سوال یہ ہے کہ میں ایک جنگل کو جارہا ہوں معلوم نہیں کہ مجکو وہاں کن کن چیزوں کی ضرورت ہوگی ۔

میرے دل میں مذکورۂ بالا چیزیں نام بنام گذر رہی تھیں کیونکہ میں اونمیں سے ہر ایک چیز کو نہایت ضروری سمجھتا تھا بعدہ میں نے دوسری چیزیں اوسی تعداد میں اور جنکو وہ بھی میری دانست میں بہت ضروری تھیں ۔ مگر ان چیزوں کے خریدنے کا وقت باقی نہ رہا تھا اس سیلیے بغیر ان چیزوں کے کام چلا لینے پر آمادہ ہوا ۔ میرے اوپر ایک ایسا زمانہ تھا کہ میں ادرک کے سفوف کو معاوضہ ایکہزار سگریٹ کے دیدیا بہت خوشی سے پسند کرتا تھا کیونکہ یہ سفوف بغیر ایک گیلن گرم پانی ۔ ایک اچھے عمدہ خمیرہ اور سرد مقام کے بیکار مطلق تھا ۔ اور اونمیں سے کوئی بھی چیز تھسلی میں نہیں مل سکتی تھی اس لیے میں اوسکو قریب بیکار سمجھکر کپڑے مکوڑوں کے سیلیے تجویز کیا تھا ۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ مجکو اوسکی ضرورت ہوگی ۔ اور اوس کے سوا دوسری سب چیزیں در کار نہ تھی اسلئے صرف

تین دن باقی رہ گئے تھے اور تین دنمین ہر چیز لعاب بجز تھیلی کے خالی ہو جانیکے آسان تھا۔ ان چیزونکی خریداری کے واسطے سلونیکا ہی بہتر مقام تھا۔

مین نے برقونی قسطنطنیہ سے یہان پہونچتے ہی ایک یہودی کو اپنا ترجمان مقرر کرلیا تھا اوسکا نام مارٹینز تھا۔ اگرچہ اوس کے بہت سے جاننے والون نے اوسکا نام لیوی تبلایا تھا۔ چند دنون تک تو وہ میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتا رہا اور مین بہت تیزی سے اوسکی جرمن گفتگو کا طریقہ سیکھ رہا تھا مگر جبکہ مجکو یہ خوشخبری پہونچی کہ مین الاسونا جانے والا ہون تو میرے یہودی نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اوسنے کہا کہ میرے لئے پروانہ راہداری کا ملنا دشوار ہوگا۔ ترکی کارروائی دیر طلب ہوا کرتی ہے۔ اور میرا ایک بھائی سلونیکا ہی مین ہے جس سے مین کسیطرح جدا نہین ہوسکتا۔ مین اوس ظالم کے پنجے سے رہائی پانے سے خوش تو تھا لیکن سوچتا تھا کہ اوسکو چھوڑ کر دوسرا کہان پاونگا۔ روانگی کا وقت قریب آرہا تھا سلونیکا کے کل ترجمان کہین نہ کہین نوکر ہوچکے تھے مگر آخری وقت مین ایک شخص آہی گیا۔

ایک دراز قد خاکی لباس تیس سالہ آدمی اوس دوکان مین آیا جہان مین کھڑا ہوا یہ سوچ رہا تھا کہ اگر اندیشے کا سنسنی خیز انجام آگیا تو کیا کیا جائیگا اوسکی ابھری ہوئی ماہی نما آنکھین میری طرف جبکہ مین نے ایسا چہرہ کبھی اتفاق ہی سے دیکھا تھا۔ جس کے چہرہ سے جوش محبت ظاہر ہوتا تھا اوس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کوئی مترجم درکار ہے؟ اوسکی زبان نہایت خراب اور کوئی تلفظ صحیح نہین ادا ہوتا تھا۔ مین نے کہا کہ ہان۔ اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے۔ اوس نے اپنا نام ناقابل بیان فخر سے چارلی تبلایا۔ اور جب مین نے مکرر پوچھا تب بھی اوسنے نہایت خندہ دہنی سے مکرر چارلی بیان کیا اور اوسی ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین یہ بھی کہا کہ مین انگریزی جہاز موسومہ رلینرو ٹرافلگر پر مختلف مقامون مین اور بار تور جہاز پر جبرالٹر۔ مالٹا۔ گریک لینڈ اور افریقہ گیا ہون اور دو برس تک سرکس کے ساتھ پھرا ہون۔ مین نے پوچھا کہ تم جہاز پر کیا کام کرتے تھے اوس نے جواب دیا کہ مین خط لیا کرتا تھا۔ پھر مین نے پوچھا کہ سرکس مین کون کام تمہارے سپرد تھا تو جواب دیا کہ باہر کھڑا رہتا تھا۔

اوسکی یہ کارگزاری تو بالفعل کافی تھی۔ چنانچہ مین نے چارلی کو اوسیوقت مقرر کرلیا۔ بعد

اوس نے اپنے سندات دکھلائے جو انگریزی جہازون کے افسرون نے وقتاً فوقتاً عطا کیے تھے
اور سمجھون نے اوسکو اچھا لکھا تھا وہ صحیح تلفظ کرنے سے عاری تھا۔ زبان مین لکنت اور فطرتاً کمزور تھا
اور تمام یورپ کی مروجہ زبانون کو خاص لہجہ اور عام غلطی کے ساتھ بول سکتا تھا اوسکو وقت کی شناخت
اور پیچیدہ حسابات کے سمجھنے مین تکلف تہا اور جہانتک مجھے معلوم ہے اخلاقی طریقہ مین بہی ناکارہ تھا
مگر مین اوس کے دل لبھانیوالی گفتگو سے ایسا فریفتہ ہو گیا تھا کہ مین سمجہا تہا کہ لڑائی کے سخت
دنون مین یہہ میرے بہت کام آویگا اور مین نے اوسکی خریداری خاص اسی غرض سے کی۔ اوسکے
اور خصائل جو بعد کو منکشف ہوئے برسر موقع بیان کیے جائینگے۔

خاص ملازمون کے تلاش کی چندان دقت نہ تہی۔ دو روز تک البانیونکا بڑا گروہ ہوٹل کا
چکر لگا رہا تھا سب کے سب دیانت داری مین شہرۂ آفاق تھے اور سیکے ساتھ اونکی سخت دلی بہی
مشہور عام تہی۔ سبھون کے پاس ایک ایک ریوالور اپنے جان سے زیادہ عزیز تہی جو چرمی
کمربند مین شکم کی جانب رہتی ہے۔ ہر شخص مقامی مروجہ زبانون مین فصاحت کے ساتھ گفتگو کرتا تھا
جنمین اونکا کوئی مہذب آدمی امتحان نہین لے سکتا تھا اور سب کے سب صرف چار تک کی پونڈ پر
قانع تھے۔ منجملہ اس گروہ کے ایک شخص تھا کہ جسکے چہرہ سے بزرگ قساوت ظاہر ہوتی تہی اوس کے
برہم مزاجی کی کیفیت جو کسی خانگی جہگڑے سے بہت طول ہو گئی تہی اوسکے چہرہ سے عیان تہی
اوسکی عمر پچاس سال کی تہی۔ اوسکا مزاج درشت اور اوسکا نام اسلن تہا جسکے معنی شیر کے ہوتے ہین
جو اسم بامسمی تہا۔ مین نے اوسکو بہی مقرر کر لیا۔ گو یہ مضحکہ سمجہا جائے مگر اسلن ضرورت کے وقت
میرے واسطے جان لڑا دینے والا تھا۔ اوس نے کہا کہ میری بات دم کے ساتھ ہے۔ مین اوسکے ساتھ
مثل جنٹلمین کے پیش آتا تہا اگر مین اوسے مارتا یا ذلیل کرتا تو مجھے کتے کیطرح گولی مار دیتا۔ میری
رائے مین تمام یورپ مین ایک البانیہ ایسا مقام ہے جہان کے منچلال آدمی صرف چار پونڈ کا ہونگا
پر جان دینے کے لیے آمادہ ہو جائینگے۔

منجملہ دوسرے ضروریات کے اب مجھے چار گہوڑون کے خریدنے کی ضرورت ہوئی جسکا
سخت مرحلہ اب پیش آیا ہے۔ انگلستان مین گہوڑے کا خریدنا ایک ذلیل اور بتکلیف دہ کام ضرور
لیکن بہرحال اگر عزم بالجزم ہو تو کبہی نہ کبہی اس کام سے فرصت ہو ہی جاتی ہے سلونیکا مین

اوسکی خریداری مین تین دن لگے۔ گھوڑون کی تو کوئی کمی تہی ہنین۔ مین نے ایک بوڑہے سفید ریش پگڑی باندہے ہوئے شخص سے ملاقات کی جو ایک خان یعنی اصطبل کا مالک تھا۔ اوس نے بہت سے گہوڑے پیش کیے جو سخت دہن۔ زخمی پشت اور دُبلے پتلے اور پیمایش کے لحاظ سے بارہ ہینڈ سے زیادہ نہ تھے۔ اور جو شہ قدم۔ دُلکی۔ پوئین اور سرپٹ کے سوا باقی اور سب کام کے قابل تھے۔ دوسرے اصطبل والون نے سُنا کہ کوئی بڑا مالدار انگریز سلونیکا کے کل گہوڑے خریدنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مین جن گلیون مین جاتا میرے پیچھے پیچھے چند زشت رو لال ٹوپی دیئے ہوئے اور ڈھیلا پاجامہ پہنے ہوئے ٹٹوؤن کو گھسیٹتے ہوئے چلے آتے۔ مین نے سبھونکی تنقیح کی اور تقریباً چالیس چالیس گھوڑون کو ایک ایک دن مین دیکھا اور سب مین کچھہ نہ کچھہ نقص پایا۔

بہرحال وہ دن آگیا جبکہ خریداری ضروری اور لازمی تہی۔ مین نے چارلی سے کہا کہ اس امر کا اعلان کر دیا جائے کہ کل قابل فروخت گہوڑے ایکجا جمع ہون۔ بعدہ مین بر سر موقع ملاحظہ کرونگا گو یہہ مین نہین کہہ سکتا کہ سب گہوڑے اکٹھے ہوگئے تھے مگر یہ بات تو ضرور تہی کہ سب حیلہ جو بدمعاش جمع ہوگئے تھے اور مین ایک بڑی بہیڑ کے ساتہہ جسمین آدمی کے سوا گہوڑے اور کتے ہی تھے چہلے سب سے قریب کے اصطبل مین گیا اور کارروائی شروع کی۔ سب سے پہلے ایک رلشیائیل یہودی نے اپنا جانور پیش کیا جس کے اوسنے دس پونڈ مانگے۔ مین نے گھوڑا ملاحظہ کیا جو دنیا مین سب سے حقیر اور کمزور تہا۔ مگر اوسمین ہنوز چلنے کی طاقت تہی۔ اگرچہ مین ایشیائی معاملات سے تجربہ نہ رکہتا تہا مگر ایسا نادان بہی نہ تہا جیسا کہ اوہنون نے سمجہا تہا۔ مین نے نفرت اور حقارت کی نظر سے یہودی کو کہا کہ اپنا جانور واپس لیجاؤ۔ اسیطرح تمام اصطبل کے گہوڑون کو دیکہہ ڈالا جنکی قیمت واجبی دام سے دو چند سے لیکر چار چند تک تہی۔ مین نے کہا کہ مجھے اونمین سے ایک بھی درکار نہین ہے اور اس لیے مالکان ایک کے بعد دیگرے رخصت ہوتے گئے۔ مگر اونہین بخوبی معلوم تہا کہ مجھے گہوڑے لینے ضرور ہین اور مین بہی جانتا تھا کہ گہوڑے والے اس اصطبل سے رخصت ہوکر دوسرے اصطبل مین میرا انتظار کرتے ہونگے چنانچہ تقریباً نصف گھنٹہ کے بعد مین دوسرے اصطبل مین پہونچا جہان بہت سے گہوڑے والے موجود تھے اونہون نے قسمیہ بیان کیا کہ اونہون نے مجھے اپنی زندگی مین کبہی دیکھا ہی نہین تھا مین ایک چھوٹے گھوڑے کو ملاحظہ کر رہا تھا جبکہ ایک ترکی جنٹلمین ایک گہوڑے پر دُلکی دوڑاتے ہوئے پہونچا

احمد افندی - احمد افندی - یہی نام تھا جو ہزارون زبان سے ادا ہو رہا تھا - احمد افندی آیا اور کھڑا ہو گیا - گھوڑے سے اُترا جسکو وہ میرے ہاتھ اٹھارہ پونڈ پر فروخت کرنا چاہتا - اوس نے زین اوٹھائی اور کہا کہ اگرچہ یہہ گھوڑا کسیقدر عمر رسیدہ ضرور ہے مگر تمام سلونیکا مین اس سے بہتر کوئی دوسرا جانور نہین ہے - چونکہ اوسکی بازاری قیمت پانچ پونڈ سے زیادہ نہ تھی اس لیے یہہ معاملہ ہی نہ پٹا - مگر بالآخر مین مقابلہ مین ہمت بڑھانے کے بڑا تے ایک گھوڑا جو درحقیقت چھہ پونڈ کا تھا گیارہ پونڈ کو خریدا -

یہان خرید و فروخت بڑے موثر طریقہ سے ہوتی ہے بائع اور خریدار کو رسماً نہین بلکہ قانوناً آپس مین ہاتھ مارنا ضرور ہے چنانچہ ایک ترکی عہدہ دار ہر موقع پر موجود رہتا ہے - جس قیمت پر تم نے ابتدا کی ہے اور جسپر تمنے ہاتھ مارا ہے اوس قیمت پر تمکو قائم رہنا ضرور ہوگا - خریدار کو عہدہ دار مذکور کی طرف سے ایک سند خریداری مباوضہ محصول چار پنس کے ملتی ہے - لیکن جب تک کہ قیمت کا تصفیہ ہو اوس وقت تک کا پرجوش ہتھا مارنا قابل دید ہوتا ہے - مثلاً ایک شخص گیارہ پونڈ کی ہانک لگا رہا ہے دوسرا اوسی مجمع مین اپنے خیال کے بموجب دس دس پونڈ کہتا رہتا ہے - عہدہ دار بڑی بے چینی سے دیکھتا رہتا ہے جونہی ہاتھ مارنیکے لیے جانبین سے ہاتھ بڑھے اوسنے جھٹ پٹ پہونچکر اور کوشش کرکے ایک پونڈ کا تفرقہ مٹا دیا اور ایک گرج کے آواز سے کہدیا گیارہ پونڈ - پھر گیارہ ہی پونڈ پر معاملہ طے ہوگا -

احمد افندی بغیر رخصتی ملاقات کیے ہوئے سوار ہوا اور چلدیا اوس کے جاتے ہی پھر وہی رلیتائیل یہودی پہونچا اور ابتک اپنے جانور کی قیمت دس پونڈ کہتا رہا - مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ مجھے اور گھوڑا خریدنا ہے تو اوسنے خیال کیا کہ اوسکی ضرورت رفع ہوگئی ہے اور اس خیال کے ساتھ قیمت مین اکبارگی ایسا گھٹاؤ ہوا کہ مینے اوس گھوڑے کو ساڑھے سات پونڈ پر خرید لیا بعدہ مین بہت بے پروا ہو کر دوسرے اصطبل مین گیا اور دو اچھے گھوڑے خریدے - مگر چونکہ یہ لوگ انگریزون کو بہت ہی بے پروا اور ناتراشیدہ سمجھتے ہین اس سبلیے کم سے کم ہر جگہہ دوچند قیمت دینی پڑی ہے

بقیہ دوسرے دو تین چیزین جو ایک جنگی نامہ نگار کے لیے ضروری تھین ایک ہی وقت مین خرید لین - اسقدر چیزونکی نگرانی رکھنا جو میرے قبضہ اقتدار مین کبھی بھی نہین بہت مشکل تھا مگر ان

رفتہ رفتہ بہت جلد انحطاط ہوتا گیا۔ بعض ان میں سے مثلاً کرسیاں اور منگلنٹ کا پوٹاش ضروری سمجھکر
مزید لو لیا تھا مگر پھر کبھی دیکھنے مین نہین آئے۔ علی ہذا کھانے پینے کی چیزین خرچ ہوتی گئین
جو باقی رہ گئین وہ بہت تیزی سے گھٹتی جاتی تھین۔ چارلی سے لیکر دوسرے سٹرپیٹی تک ہر چیز وقتاً
فوقتاً معدوم اور پھر مہیا ہو جاتی تھی۔ اسلیے جنگ کے آخر زمانہ تک میرے ضروری ساز وسامان مین
سوائے بعض اوقات اتفاقیہ نقصان کے کبھی کمی نہین ہوئی۔ لیکن کیا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے
کہ جنگی کارسپانڈنٹ کو ایک قسم کا ہوٹل یا واٹلی کی دوکان ساتھ لیے رہنا ضرور ہوگا مجھکو تو کبھی
اسکا خیال بھی نہ گذرا تھا اور درحقیقت یہ سب ساز وسامان میرے لیے ایک ناگوار بوجھ تھا اور مین بھی
سوچا کیا کرتا تھا کہ ان جھگڑون سے نجات پاکر اور اس کاروان سے چھوٹ کر مجھے اپنے فرض منصبی
یعنی کارسپانڈنٹی کرنے کی کیونکر مہلت ملا کریگی۔

چھٹا باب

روانگی

سب کام اچھی طرح چل رہے تھے۔ سامان صندوقون اور تھیلون مین بھرے گئے۔ گھوڑون کو
نعلبندی کی گئی چارلی نے دو پونڈ بغرض خرید پوشاک مخملی اور بوٹ اور اسٹن نے البانیون کے
قاعدہ کے موافق نصف پونڈ راستہ مین تمباکو کے واسطے لیے مین نے کرویریا جانیکے لیے
سپشل ٹرین کا سوم حصہ کرایہ کرلیا۔ یہ اسپشل ٹرین باوجود میرے ہمراہی ساز وسامان کے ایسی ارزان
ملی جیسے کہ معمولی ٹرین ہوا کرتی ہے اور جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جنگ کے زمانہ مین بے ترتیبی
ہو جانا ناممکنات سے نہین ہے تو اس ٹرین کا روز روانگی منزل مقصود تک پہنچ جانا غیر معمولی
فائدہ بخش تھا۔

جب مین پہلے اسٹیشن پر آیا تھا تو مین ٹکٹ گھر مین نہین گر تک گھسنے نہ پایا تھا۔ کیونکہ
اوس وقت جاسوس سمجھا گیا تھا۔ اب چونکہ قسطنطنیہ سے مجھے اجازت ہو گئی تو سب لوگ بجائے نفرت
اور محبت سے دیکھنے لگے۔ ٹکٹ کے کمرہ مین جو حضرات میز کے گرد جمع رہتے ہین وہ کچھ ذکر و دیگری
کے کام کے سوا خفیہ پولیس کا بھی کام دیتے ہین۔ چنانچہ میرے ساتھ تو ایسا ہی برتاؤ تھا اب
وہ لوگ ایسے خلیق ہو گئے تھے کہ سلام مین پیشقدمی کرتے ہین بجائے اسکے کہ اب مین اسٹیشن پر

رد کا جاؤں اب مین تمام پلیٹ فارم اور لائن پر اور اسٹیشن ماسٹر کے کمرہ مین بے تکلف جانے لگا
گویا یہہ سب مقامات میرے زرخرید ہو گئے ۔ ترکی کے صوبجات مین متمول آدمی زیادہ نہین ہین اور جو
ہین بھی وہ اظہار اپنے تمول کا نہین کرتے ۔ اس لیے ہم تین آدمیون نے ۴۲ پونڈ دیکر باجازت خاص
حضرت سلطان المعظم جو اسپشل ٹرین طلب کیا تو یہہ منظر کچھہ ایسا نہ تھا جو روزمرہ وہان آنکھون سے گذرتا ہو
اسلیے ہم امتیازی نظر سے دیکھے جاتے تھے اور اسی خیال سے اسپشل ٹرین بھی بالکل مقررہ وقت پر پہونچی
قلیون کا ایک گروہ میرے سامان کے اوٹھانیکے واسطے جھپٹا ۔ گھوڑے پہلے ہی سوار کرادیے
گئے تھے اور اسکن گھوڑون کے ساتھہ فرش پر بیٹھا ہوا تھا ۔ جب مین اوسکی طرف سے گذرا تو مجھے
دیکھکر مسکرایا اور اپنے ردآکور کو تھپکیان دے رہا تھا ۔ مین اپنے دوسرے ہمراہیون کے ساتھ
جو دو انگریز کارسپانڈنٹ تھے گاڑی مین بیٹھ گیا ۔ اور سلونیکا ۔ مناسٹر ریلوی کے کل عہدہ دار
پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے رخصت کرنیکے لیے موجود تھے ۔ اور ٹرین **کرویریا** کو روانہ ہوئی
رات کا وقت تھا چلتے چلتے مجھے نیند معلوم ہوئی یہانتک کہ ایکبارگی ٹرین ٹھہر گئی اور کسی نے
دروازہ کھولا جب مجھے معلوم ہوا کہ اب منزل مقصود پر پہونچ گئے ۔ میرے پاس ایک سفارشی
خط تھا جو ترکی زبان مین لکھا ہوا تھا ۔ مین نے سمجھا تھا کہ اس کے ذریعہ سے کسی شخص سے ملاقات
کیجائیگی ۔ لیکن جب ریل پہونچی اور مین نے اسٹیشن کے باہر قدم رکھا تو ایسی تاریکی تھی کہ کسی
شخص کا پتہ نہین لگتا تھا ۔ مین نے کسی مترجم کا پتہ لگانا شروع کیا دیکھا تو تقریباً بیس گز کے فاصلہ پر
کچھہ آگ روشن تھی جسکی روشنی مین ایک چھوٹا مکان اور کچھہ سولجر معلوم ہوتے تھے ۔ ہملوگ اوس
روشنی کی طرف بڑھے راستہ مین ایک گڑھے مین گر پڑے ۔ اس مقام پر دو تین عہدہ دار بھی تھے اونہون نے
ترجمان کے ذریعہ سے ہمارا استقبال کیا اور ہم لوگ ایک میز کے گرد بیٹھ گئے اور آگ دھیمی دھیمی روشن
تھی ۔ ایک آدمی ایک جھوپڑے سے کافی لیکر نکلا ہم لوگون نے سگریٹ پینا شروع کیا ۔ ہملوگون نے
بذریعہ ترجمان کے بات چیت شروع کی ۔ لیکن ترک ہمین کو تکتے رہے اور بات چیت ختم ہو گئی
ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ اور کافی اور سگار پیش کیے گئے لیکن اسوقت ہم لوگون کے دلمین یہہ
خیال پیدا ہوا کہ ہم لوگ سستی سے اوقات ضائع کر رہے ہین ۔ نہ تو ہمارے قریب کوئی معزز
آدمی ہے اور نہ رات کے سونیکو کوئی قریب مکان ہے ۔ اور نہ کل کے کوچ کی تیاری کیگئی ہے

مین نے اپنا خط پیش کیا اور وہ لوگ خاموشی سے میرے خط کو دیکھتے رہے اور باہم کچھ گفتگو بھی کرتے رہے۔ اسکے بعد میرا خط واپس کر دیا۔ یہہ میرے بیوقوف بننے کا آغاز تھا۔ پھر مین نے اپنے مترجم کے ذریعہ سے پوچھا کہ ہم کس شخص کے انتظار مین ہین۔ مترجم نے بیان کیا کہ وہ بہت جلد آنیوالے ہین۔ مین نے پوچھا کہ کون آنے والا ہے۔ جواباً معلوم ہوا کہ ایک آدمی۔ پھر مین نے پوچھا کہ کون آدمی۔ تو اوس نے جوابدیا کہ مین نہین جانتا۔ اوس آنیوالے آدمی کے نسبت یہ خیال ظاہر کرنا کہ ذرا وہ تیز قدمی سے چلکر آئے سخت بدتہذیبی سمجھی جایگی۔ اس لیے مجبوراً بیٹھے سگرٹ پیتے رہے اور ترکون کو ہم دیکھتے رہے اور ترک ہمکو تکتے رہے۔

بالآخر ایک عہدہ دار آیا۔ یہ عہدہ دار تقریباً ۲۵ سالہ اور اسطرخانی سیاہ اور نقرئی لیس لگی ہوئی ٹوپی دیے ہوئے تھا جسکو ہمنے سوارون کے فوج کا کوئی افسر قرار دیا تھا۔ اوس کے چہرہ سے شان افسریت پیدا تھی۔ اوس نے ہمارے دیے ہوئے سگریٹ کو خوشی سے قبول کر لیا مین نے پھر خط پیش کیا اوسنے اوسکو پڑھا اور اپنے پاکٹ مین رکھہ لیا۔ وہ ہمزے کے گردا علی درجہ کی جگہہ پر بیٹھ گیا اور ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان مین گفتگو شروع کی۔ اوسنے اپنا نام سعدالدین اور عہدہ سوارون کے فوج کا لفٹنٹ تبلایا۔ مین نے اوسکو کم سے کم لفٹنٹ کرنل سمجہا تھا اوسنے پوچھا کہ ہم سلونیکا سے آتے ہین کہ کہین اور سے۔ اور جب اوسکو معلوم ہوا کہ ہملوگ درحقیقت سلونیکا ہی سے آرہے ہین تو اوس کے چہرہ سے ایک قسم کی فراست اور ذہانت ظاہر ہونے لگی۔ اوس نے اپنی خوشی سے بیان کیا کہ ترکی فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ الاسونا مین ہے اور یہ کہ ادہم پاشا کل فوج کا سردار ہے۔ پس اسیطرح سے وہ آدھے گھنٹہ تک باتین کرتا رہا۔ بالآخر ہم زیادہ عرصہ تک نہ ٹہر سکے اور کہا کہ ہملوگون کو بہت سویرے کوچ کرنا ہے۔ اوسنے کہا کہ اچھا اور یہہ کہکر کے جانیکے لیے اوٹھا۔ ایک آدمی لالٹین لیے ہوئے آیا اور چند اشخاص ایک آدھے درجن گھوڑے لیے ہوئے آئے اور ہم لوگ شہر کی جانب روانہ ہوئے چلنے مین ہملوگ سمجھتے تھے کہ کسی جتے ہوئے کھیت مین چل رہے ہین مگر بعد کو معلوم ہوا کہ وہ سڑک تھی پتھرون سے ٹکراتے چٹانون پر گرتے اور کانٹون مین گھستے اور غارون مین گرتے اور گھوڑون سے دھکے کھاتے ہوئے ہم نہایت آہستہ آہستہ تاریکی مین چلتے رہے۔

ہم لوگوں نے بہت کچھ سعدالدینؔ سے ترکی فوج کے متعلق سوال وجواب کرکے دل بہلانا چاہا۔ مگر وہ صرف ہان یا نہین کہکر چپ ہو رہتا۔ مگر ہمیشہ مستعدی اور اخلاق کے ساتھ۔ یہہ سعدالدینؔ نہایت مہربان اور ہوشیار آدمی تھا اور جب اونہون نے چاہا کہ ہم لوگ قائم مقام سے کہکر اونکو ہم اپنے ہمراہ الاسونا تک لیجا یئن تو ہملوگ نہایت ہی شکرگذار ہوئے۔ اور اب صرف اتنا ہی دیکھنا تھا کہ قایم مقام بھی اونہین چھوڑتا ہے یا نہین۔

اس وقت تک ہملوگ کرویریا کی پیچیدہ گلیون مین چلے جا رہے تھے۔ اونچی اونچی دیوارین اور کالے سائے اور پیچیدہ راہین کچھہ ایسی تہین کہ قایم مقام کے مکان تک سخت گران و دشوار ہو گیا تھا۔ خدا خدا کرکے ایک مقام پر لفٹنٹ موصوف ایک دروازہ کے روبرو جو ایک پرانی دیوار مین تھا کہڑے ہو گئے۔ دروازہ کھلا۔ اور وہ اوس کے اندر گئے اور ہملوگ بھی اون کے پیچھے پیچھے اوسی مکان کے اندر گئے۔

ہمراہی لالٹین دخان آلود ہو کر اصطبل کے تودۂ بول وبراز پر نیم خواب گھوڑون سے ٹھوکر کھا کر گر گئی اسکے بعد ہم وہان سے ایک نہایت ڈہلوان چوبی زینہ سے گذر کر ایک بڑے چوبی برآمدہ مین پہونچے جو صحن کے محاذی تھا اور پہر ایک گلی ہوتے ہوئے ایک کمرہ مین پہونچے جسکی دیوار برہنہ اور زمین غیر مفروش تہی۔ یہان ایک لمپ جل رہا تھا اور یہین ہم لوگ قائم مقام کے انتظار مین بیٹھہ گئے مگر خدا کا شکر کہ وہ بہت جلد آموجود ہوئے جو پستہ قد اور خوبصورت تھے۔ وہ صرف بغیر بٹن دیئے ہوئے جاکٹ اور سلیپر پہنے ہوئے تھے سگریٹ اونکے ساتھہ ساتھہ اور قہوہ اون کے پیچھے آرہی تہی۔ چونکہ وہ پہلے قائم مقام تھے جن سے ملاقات ہوئی مین نے چاہا کہ اونپر کوئی اپنا اثر ڈالون مگر مین نے دیکھا کہ وہ بہت دیر آشنا اور کم ملنسار آدمی ہین۔ بہر حال اونہون نے کہا کہ سعدالدینؔ ہملوگون کو پہونچا آوینگے اور یہی ایک بڑی غرض تہی جو حاصل ہوئی اور ساتھی اوسنے ہملوگون کو اوس افسر کے حوالہ کرکے رخصت کیا اور اب ہم وہان سے سرا سے روانہ ہوئے۔

پہلے سے بھی زیادہ اب اس راستہ مین خوفناک لمبے لمبے سائے اور سنسان دیوارون اور شور افزا اندیون سے دوچار ہوئے بہر حال سرا کے دروازہ تک پہونچ گئے۔ بہت

عرصہ تک دروازہ کھلا نیکے لیے لاتون اور بندوق کے کندون سے کام لینا پڑا۔ کیونکہ اوس وقت گیارہ کے قریب تھے۔ جس کمرہ مین ہملوگ سو لنے والے تھے اوسکے متعلق نہایت صاف کافی پینے کا کمرہ تھا اور فرش بھی بہت صاف وشفاف تہا۔ مگر سامان خورد ونوش وغیرہ چہوٹ گیا تھا۔ ہمارے پاس کھانے پینے اور سونیکے لیے کوئی شئے نہ تھی اور اسٹیشن سے جو ہمارے آدمی اور گھوڑے اور سامان روانہ ہوئے تھے اُن کا کچھہ پتہ ہی نہ تھا۔ اب ہمکو تو صبح کے چار بجے اوٹھنا تھا لیکن جبکہ ہمکو اپنے کارروان کے آدمیون وغیرہ کا مطلق پتہ معلوم نہ تھا تو ہم کس امید پر جاکے سو رہتے بغیر اون لوگون کا کافی پتہ لگائے ہوئے سویرے اوٹھنے کی امید سے سو رہنا دلیل حماقت ہتی۔ انگلستان مین تو ایسی حالت مین پہر پتہ لگنے کی امید فضول تھی۔ مگر ترکی مین مجھے بعد کو معلوم ہوا کہ ایسی کارروائی معمولی ہتی۔ ایسی حالت مین دیسی طریقہ انتظار کرنیکا ہے کبھی کبھی اس انتظار مین کئی دن بسر ہو جاتے ہین۔ لہذا ہملوگون کو بھی انتظار کرنا ضرور ہوا۔

اس طرح جب مین بانتظار صبح بسر اوقات کر رہا تھا اور ہر لمحہ مجھے اپنے کارروان کا خیال لگا ہوتا تھا اکبارگی گلی مین آدمیون اور گھوڑونکی اطمینان بخش آواز سنی۔ چارلی سامنے آیا۔ مین نے پوچھا کہ سب سامان لائے یا نہین۔ معلوم ہوا کہ دریا کی تنگ سڑک صرف ایک گاڑی کی وسعت رکھتی ہے اور ایکمرتبہ مین کل گاڑیون کو یکے بعد دیگرے آنا دشوار ہے اس لیے نصف گاڑیون کا لانا قرار پایا بقیہ نصف پہر جاکر لائین گے۔ چنانچہ اسیواسطے ایک آدمی وہان نگرانی کے لیے چہوڑا گیا ہے۔ بجز اس انتظام کے اور کچھہ چارہ نہ تھا۔ مین بحیثیت ایک جنگی کارسپانڈنٹ کے زیادہ متحمل تھا۔ ان واقعات کی صورت نوعیہ میرے ذہن نشین ہو رہی تھی اور مین الانتظار اشد الموت کا مزہ چکھہ رہا تھا۔

بارے دوسرا نصف حصہ بھی پہونچا اوس وقت ساڑہے بارہ ہو گئے تھے۔ گو مین قسم کھا کر کہہ سکتا ہون کہ اوسوقت صبح کے ساڑہے چہہ بجے[1] تھے۔ ہمارا کل سامان دروازہ کے روبرو ایک چبوترہ پر انبار کیا گیا۔ بستر کھولکر فرش زمین پر بچھا دیا گیا اور صندوق سے کچھہ کھانے کی

(۱) یعنی انگریزی قاعدہ سے جبکہ حسابی دن کا اختتام رات کو بارہ بجے ہوتا ہے صبح کو ساڑہے چہہ بجے تھے مگر ترکی حساب سے اوسوقت ساڑھے بارہ بجے تھے کیونکہ رات دن کی تقسیم بارہ بارہ گھنٹو مین برابر رکھی گئی ہے اور حسابی دنکا شمار غروب آفتاب سے ہوتا ہے۔

چیزین نکالی گئین ہملوگ نیم خواب حالت مین کچھ بسکٹ اور مچھلی کا باکس نکال لائے - چارلی نجو
ابتدا مین بڑے کام کا نکلا اور بعد کو بھی بہت مفید ثابت ہوا - خدا جانے کہان سے ایک بوتل
شراب کی بہم پہونچایا - ان تمام اوقات مین سعدالدین نلے ایک قسم کے دربار لیوی مین جو بیرون
دروازہ منعقد تہا مشغول تھے - کیونکہ کردیریا کے تمام ترکی افسرون کا ہمسے تعارف کرانا ضرور تھا
تعارف کے بعد عام قاعدہ کے بموجب گپ شپ کیطرف اونکی توجہ مائل نہین ہوئی - بلکہ کمرہ کے باہر
چپ چاپ تمباکو پیتے اور ہم لوگون کو تکتے رہے - جب ہملوگ کہانے پینے مین مشغول ہوے تو
سعدالدین نلے کو شرکت کی تکلیف دی مگر چونکہ وہ قبل اس کے فراغت پا چکے تھے اس لیے شرکت
طعام سے بہت تہذیب کے ساتھہ انکار کیا - خیر کھانے کی تو اور بات ہتی ہم اونکو پینے کی خلاف
تہذیب کیسے دعوت دیسکتے تھے - یہ جنٹلمین بظاہر بہت محتاط اور اصول کا پابند معلوم ہوتا تھا -
درحقیقت ہملوگ بڑے خوش قسمت تھے - لیکن اب ایک بج گیا تھا اگر سوتے تو خیر ورنہ پہر سونا
ممکن نہوتا - اس سبلیے مین جھٹ پٹ سو گیا - تھوڑی دیر کے بعد مجھے گلی مین حرکت معلوم ہوئی جس سے
معلوم ہوا کہ اب صبح ہورہی ہے اور اوس کے بعد یہ خبر ہوئی کہ سعدالدین نلے ہمارے منتظر باہر
بیٹھے ہوے ہین - اسوقت چار بج گئے تھے ہمکو اوٹھنا غسل کرنا اور اگر ممکن ہو تو کھانا کھانا اور
بعدہ سامان گھوڑون پر لادنا تھا - مین اوٹھا اور اصطبل کے باٹلی مین غسل کیا اور سارڈین مچھلی
کا ایک باکس نوش جان کر گیا باقی اور کام چارلی کے سپرد تھا جسکو اوسنے انجام دیا - میرا بستر
تمام فرش کو گھیرے ہوئے تھا اور جب چارلی ادہر ادہر سے بستر لپیٹ کر میرے پاؤن کے نیچے
ڈہیر کر جاتا - اور مجھے ایک کونہ سے دوسرے کونہ دوڑاتا رہتا تو مجھے یہہ خیال گذرتا کہ اس
قسم کی تکلیف ہر روز جسکو ابھی مہینون ہونی ہے لیکن جو کچھہ ہو بالاخانہ کی جہان ہملوگون کا
قیام تھا سامان بندی کی تکلیف بمقابلہ نیچے گھوڑونپر سامان لادنے کے کچھہ بھی نہ تھی - میرے
دو آدمی اور میرے ساتھیون مین سے ہرایک کے پاس تین تین آدمی تھے اور ہر شخص کو بالتفصیل
کام کرنے کا حکم تھا - جب مین نیچے گیا تو دیکھا کہ تیرہ گھوڑے ادہر ادہر صحن مین کھڑے ہین اور
آٹھہ گھوڑون کو آٹھہ آدمی تھامے ہوے ہین - بعضونپر زین ملگام لگا دیا تھا اور بہت سے
ہنوز باقی تھے - بمجھے تو صرف ایک لفظ مناسب موقع یاد تھا یعنی "ہیڈ" جو تمام ملقانی رینونمین

جلدی جلدی کرو کے معنی مین مستعمل ہے - مین انہین سے ہر شخص کے پاس جاتا اور جلدی کراتا
اور انگریزی زبان مین اون سے وعدہ وعید کرتا یہہ سمجھکر کہ اگر زبان نہ سمجھین گے تو مطالب تو البتہ
ذہن نشین ہوجائینگے - ہر شخص اپنے جانب سے عجلت کرتا معلوم ہوتا - اور دوسرون کی سستی پر
دانت پیستا - جب کوئی گھوڑا والا زیادہ ڈانٹا جاتا تو وہ ایک گھوڑے کو چھوڑ کر دوسرے گھوڑے کو
تھام لیتا - وقت گذر رہا تھا - آفتاب کے بلند ہونے کو صرف منٹون کا دقیقہ تھا - اور ابتک ہم ویسے
ہی نا تیار تھے جیسے کہ شب کو - سعدالدین کن انکھیون سے دیکھ رہے تھے اور مجھے معلوم تھا کہ وہ
ہماری سست کارروائی کو کہ مغربی لوگ کیسے سست ہوتے ہین حقارت و نفرت کی نگاہ سے
دیکھ رہے تھے - لطف یہہ ہے کہ قائم مقام صاحب بھی تشریف لائے اور ہمکو دیکھ کر چلے گئے
اور مین شرم سے عرق عرق ہوگیا - اور چاہتا تہا کہ اوسکے ذہن مین یہ خیال متمکن رہے کہ انگریز
بیچارگی کی حالت مین بہی مستقل مزاج رہتے ہین - مین نے تو اپنے دلمین یہہ کہکر [illegible]
کچھہ تسلی کرلی تھی —

بہرحال چارلی نے کام نکال لیا - مین اسی فکر مین تھا کہ قایم مقام کے کہے ہوئے
خیال کو پہر حاصل کرلون چارلی اپنے ہمراہ ایک ایسے آدمی کو لیتا آیا جس سے زیادہ زشت رو اور
غلیظ مین نے ساری عمر نہین دیکھا تھا - مین نے چارلی سے غصہ ہوکر کہا کہ اے بدمعاش کیون
جلدی نہین کرتا اوسنے جوابدیا کہ دوسرے صاحبون کے پاس تین تین آدمی ہین اور آپ کے پاس صرف
دو آدمی آپ ہی انصاف کیجے اصلن تو گھوڑون کے کام کا نہین ہے آپ اوس کے معاوضہ
مین اس شخص کو رکھ لیجے - مین نے پوچھا کہ یہہ کون ہے اور کہان کا رہنے والا ہے جوابدیا کہ
نام تو جارجیا ہے اور یہین کا رہنے والا ہے گھوڑونکی نگرانی وغیرہ اچھی طرح کرسکتا ہے"
جیسا کہ مین نے بیان کیا - جارجیا کی طرح مین نے کسی شخص کو کریہ المنظر نہین دیکھا تھا - اوسکی عمر
تیس برس کی رہی ہو یا ساٹھ برس کی - کیونکہ اوس کے چہرہ سے اوسکی عمر وغیرہ کا پتہ نہین لگتا تھا
اوس کے سر اور مونچھ اور ابرو کے بال سیاہ اور گندے تھے - بہت بڑی ناک اور چمکیلی دھنسی ہوئی
آنکھین سفید چربی آلود ٹوپی اور باقی جسم کا لباس جس سے کچھہ بھی آنکھو پر اثر نہ ہوتا تو میت کے

(۱) انگریزی مذاق مین یکم اپریل کو یوم الحماقتہ کہتے ہین اور یہ دن ہنسی دل لگی ابلہ فریبی اور مختلف دوستانہ مذاق کیلئے مخصوص کیا گیا ہے

لحاظ سے یونانی تھا۔ اوسکا سراپا محکوم قوم کا فوٹو تھا۔ مگر مین اوسکے مقرر کر لینے پر آمادہ ہوا۔ اور پانچ منٹ غور کرنیکے لیے دیکر چار پونڈ ماہوار پر مقرر کر لیا۔ مگر اوسکو یہہ علم نہ ہوا کہ کہان جانا ہے اور کتنے عرصہ تک کی ملازمت ہے۔ مین نے اوسکو لیلور سائیس کے مقرر کر لیا۔ جو بہت ہی اچھا بیوپار تھا اوسکا ابتدائی جوش بیرسے آیندہ معاملات مین مفید ثابت ہوا۔ مین نے اوسسے اپنا سب سامان کھلا دیا اور گہوڑے سے شناخت کرادینے اور درحقیقت اوس نے بہت عمدگی سے اپنے فرائض انجام دیئے اور سینے ادھر بقچے اور صندوق اور رسیان وغیرہ بہت عجلت سے گہوڑے پر لادکر ہوٹل کے باہر نکادیا۔ اوس کے دیکھا دیکھی دوسرے لوگون نے بھی کام مین عجلت کی جو سستی سے نہین بلکہ محض سوچ مین بیکار بیٹھے ہوتے تھے۔ جو ایک عام قاعدہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہان کام شروع کرنیکے قبل چپ چاپ دفع الوقتی کرنا ضروریات سے ہے۔ اور یہہ دفع الوقتی اسوجہ سے نہین ہوتی کہ اونکو کسی شخص کے آنیکا انتظار ہو۔ جو بجاے اون کے کام کرے بلکہ محض سوچ بچار ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ مغربی ممالک کے لوگون کا دستور بالکل اسکے خلاف ہے وہ تضیع اوقات کی طرف بالکل مائل نہین ہوتے اس لیے اگر کل صبحکو کوچ ہے تو آج شام ہی کو کیل کانٹے درست ہو جاینگے۔ نہ کہ آٹھ بجے تک انتظار کرنیکے بعد تیاری کرینگے۔ ایشیائی نظرون مین ایسی کارروائی اون لوگون کے لیے شایان ہی جو اپنی آپ عزت کرنیکے عادی ہین۔

بہرحال اب سب سامان تیار ہو گیا۔ جسکو دو گھنٹہ سے تکتے رہے وہ دس منٹ مین مکمل ہو گیا۔ ایک جانب سامان کی گاڑیون وغیرہ سے سراے کے سامنے راستہ بند ہو گیا اور دوسرے جانب شہر کے باشندون سے جو تماشا دیکھنے کیلئے اکٹھے ہو رہے تھے راستہ چلنا دشوار ہو گیا۔ قائم مقام سے رخصت ہوکر ہملوگ نہایت خوشی سے گھوڑے پر سوار ہوے اور روانہ ہوئے۔ انگوری بیل چڑہے ہوے مکانون سے گذرتے ہوئے ہم ایک میدان مین پہونچے جہان ایک مسجد تھی۔ میدان کی تین پیدل کمپنیون نے جو لمبی قطار مین کھڑی تھین ہمکو سلامی دی۔ یہ ابتدائی اعزاز تھے بہرحال اب پہاڑیون بلکہ میدان جنگ مین جانیکے لیے روانہ ہو گئے۔ ہوا سخت چل رہی تھی۔ میوہ دار درختون مین عنقریب پہل پھول آنے والے تھے۔ اس مقام سے سڑک چڑہاؤ پر جاتی ہے۔

ساتوان باب

سڑک پر

کرو یریا سے گوشہ جنوب ومغرب کی جانب ایک سڑک بہت بڑے درہ سے گذرتی ہے اگرچہ
اوسکی رفعت پانچہزار فیٹ تک نہین ہے مگر پہاڑ کے ایک جانب سے دوسرے جانب تک ۵۰ میل کا
فاصلہ ضرور ہوگا۔ جو کم سے کم ۵ گھنٹو نمین طے ہوا۔ یہی شاہ راہ ہے جسپر سے پیدل فوج اور سامان
رسد سرحد پر پہونچائی گئی ہے۔ توپ اور دوسرے وزنی سامان پہونچ چکے تھے جو مناستر کے کوہ
سے ۵۰ میل اور آگے تھا۔ اوس مقام سے ایک عمدہ گاڑی کے قابل سڑک کوزانی اور سرفج
ہوتی ہوئی الاسونا کو گئی ہے جس سڑک پر ہملوگ چل رہے تھے وہ گاڑی کے قابل نہین تھی۔
اگرچہ لڑائی کے ختم تک یہہ سڑک ایسی ہموار اور درست کردیگئی تھی کہ ہلکی گاڑیون اور دیسی مضبوط
بنڈیون کے لیے کافی ہوگئی تھی۔ کرویریا اور سرفج کے درمیان مین جسکا فاصلہ آٹھہ دن کا
گھنٹہ مین طے ہوتا ہے تین پلٹنین سرحد پر جاتے ہوئے راستہ پر ملین۔ اگرچہ مین سنے خود نہین دیکھا تھا
لیکن جبکہ ہم تاریکی مین پتھرون سے ٹھوکرین کھاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ہملوگون کو دو تین ٹٹو
جاتے ہوئے ملے۔ ان ٹٹوؤن پر سامان لادنے کی خالی زین تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ لوگ اور سامان لانیکے واسطے جا رہے تھے۔ آدھی دور چلکر ہم لوگون کو بیل گاڑیون کی
ٹرین ملی جو سڑک پر آرام لے رہی تھی۔ یہ اوس قسم کی گاڑیان تہین جو انسان کے ابتدائی
زمانہ مین بنی تھین۔ بیل گاڑیون کے بالکل مناسب تھے جو عظیم الجثہ اور نیند مین بھرے ہوئے
تھے اور جنکی گردنین جوئے سے دبی ہوئی اور ناک قریب قریب زمین دوز تہی۔ اور جنکی بڑی
بڑی سینگین اور بدرنگ ڈھیلا چمڑا تھا۔ بیل کیا تھے ہاتھی کے بچے تھے چار پانچ کارتوس
کے صندوق اور تھوڑا سا چارہ ہر گاڑی کے پیچھے کے حصہ مین رکھا ہوا تھا۔ لیکن کارتوس کے
صندوق انکی قد و قامت کے لحاظ سے بہت وزنی تھے۔ اس لیے ملک کے قاعدہ کے موجب
بیل سستاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ہملوگ کوہستانی راہ طے کرتے ہوئے رفتہ رفتہ بلند ہوتے گئے
ہمارے ٹٹو راستہ سے علحدہ ہو کر بڑے چڑہاؤ پر جو مثل دیوار کے بلند تھا پتھرون سے ٹھوکرین
کھاتے ہوئے جا رہے تھے۔ اس طرح گھنٹون چلتے رہے مگر چونکہ یہ پہلا دن تھا کوئی شخص یہ

نہ کہتا کہ اب ہمارے جانور بہت چل چکے ہین ٹھر جانا چاہیئے۔ اس وقت ہم لوگ ایسے بلند ہو گئے تھے کہ گویا بادلون مین پہونچ گئے تھے۔ اور جو آدمی ہمارے سامنے گھوڑے پر سوار دکھائی دیتا ہم اوسکو ایک روح مجسم خیال کرتے۔ مگر جیون جیون ہم پہاڑ کی چوٹی کیطرف جارہے تھے ہمکو معلوم ہوتا جاتا تھا کہ اس کوہی سلسلہ کا ناپیدا کنار خاتمہ قریب ہے اوپر سے نظر کرنے سے نیچے چوٹیون پر چوٹیان دکھائی دیتی تھین اور اوپر کی چوٹیان برف مین ڈھکی ہوئی دھوپ مین جگمگا رہی تھین۔ یہی ایک موقع تھا جبکہ مین نے مقدونیہ کی برف دیکھی تھی جسکی نسبت انگلستان مین بڑے معتبر ذرائع سے بیان کیا گیا تھا کہ برف نگھلنے کے بعد ہی اس صوبہ مقدونیہ مین یونانیون بلغاریون اور سرویون اور عام مقدونیون کی جانب سے بغاوت پھیل جاویگی۔
اب ہم برفستانی چوٹیون سے متجاوز ہو کر نشیب مین اترنے لگے اور منزل مقصود قریب اور زمین نشیب ہونے سے گھوڑون مین تازہ جان آگئی اور گھوڑ دوڑ شروع ہو گئی۔ سعدالدین بے اور تین پولیس کے سپاہی (ضابطیہ) جو پھٹی ہوئی وردی پہنے تھے اور جنکے گھوڑے کا رکاب صرف ایک رسی تھا وہ بھی ہمارے گھوڑ دوڑ مین بخوشی شریک ہوئے۔ ترکون کا ایسے موقعون مین بشرط گنجایش شرکت کرنا اون کے خاصۂ طبعی مین سے ہے۔ صرف ایک آدمی تھا جسنے اس نشیب مین دوڑانا پسند نہین کیا۔ جب ہم لوگ نیچے پہونچگئے جسین بمقابلہ چڑھنے کے صرف بیسوان حصہ وقت کا صرف ہوا تھا اور یہان ایک گاؤن بھی ہمکو ملا جہان ایک سراے بھی موجود تھی تو سب لوگونکی راے یہین قیام اور ناشتہ کرنے کی ہو گئی کھانے مین زیادہ تر سارڈن مچھلی اور اُبلے ہوے انڈے تھے۔ اور اتفاقات سے بعض باتین ایسی ہوئین جس سے سعدالدین بے کی قلعی کھل گئی۔ جب ہم لوگ روانہ ہوے تھے تو سعدالدین بے بہت چست و چالاک تھے اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے اب تک وہ اپنے ساری گفتگو مین صرف ہان جناب اور نہین جناب کا استعمال کرتے رہے بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصہ ہوا کہ اب تک ہم لوگون کو اونکی پوری کیفیت معلوم نہ ہو سکی (اس وقفہ مین پانچ گھنٹے سونے کا شامل کرنا چاہیئے) مگر جبکہ ہم لوگ پھر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو مجھکو سعدالدین بے کے ہان اور نہین پر کچھ شک گذرنے لگا۔ مین نے ایک سوال کیا کہ تمہارے ایک پلٹن مین کتنے سپاہی ہوتے ہین اونہون نے جواب دیا کہ ہان۔ پھر مین نے تصریح کے

ساتھہ کہا کہ نہین مین پوچھتا ہون کہ تمہارے فوج کی ایک پلٹن مین کتنے آدمی ہوتے ہین جسکے جواب مین اونہون نے اس مرتبہ کہا نہین۔ علاوہ اس نقص کے حضرت ہر لفظ کا تلفظ اس لہجہ سے کرتے جیسے کہ کوئی شخص کسی بچے کو تعلیم دیتا ہے جس سے بالآخر طبیعت متنفر ہوگئی۔ اب کھانے کا وقت آیا۔ جسمین اون کے قبائح اور بھی منکشف ہوئے اونکا ارادہ یہہ معلوم ہوتا تھا کہ سارڈن کا ایک بکس تو بہ نفس نفیس خود اُٹھا جائین اور دوسرے بکس کو ہم تین آدمیون کے لیے چھوڑدین مگر انکو اس چال مین کامیابی نہین ہوئی ہمارے ساتھہ انگوری شراب کے دو قرابے اور وسکی کا ایک قرابہ تھا جسمین سے بہت کچھہ سعدالدین بے کے تصرف مین آیا۔ جب کچھہ کھانے پینے کو نہ رہگیا تو اونپر نیند کا غلبہ مستولی ہوا ہمنے اون سے کہا کہ آپ نے الاسونا ۲۴ گھنٹہ مین پہونچانے کا وعدہ کیا تھا اور اب ہملوگ وہان جانیکے لیے تیار ہین اسپر پہلے تو کچھہ دیر تک آنکھین پھاڑکر دیکھتے رہے اور بعدہ کہا کہ ابتو ناممکن ہے۔ مین نے کہا کہ آپ نے تو ممکن تبلایا تھا۔ اونہون نے کہا کہ پہلے خیال تو تھا مگر ابتو ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اب یہہ بھی معلوم ہُوا کہ حضرت کو پورے طور سے راستہ بھی معلوم نہین ہے جسکی واقفیت تامہ کا اونکو بڑا دعوی تھا اسلیے اب اونہون نے اوسکی واقفیت کا بہانہ بھی چھوڑدیا۔ اور کلیتًا ضابطیون کے رہبری رہگئی۔ ضابطیون سے معلوم ہُوا کہ شب کو سرفج پہنچنا ہوگا اور وہان سے ایکدن کا راستہ الاسونا کو ہے۔ اوسوقت ہملوگون نے بعد غور کے یہ رائے قائم کی کہ ایک سوار (ضابطیہ) کو سرفج بھیجدیا جائے اور وہان سے ایک گاڑی اور چار گھوڑے منگوانے چاہیئے کیونکہ ۲۴ گھنٹہ کی محنت کے بعد اب ہمارے گھوڑون کا چلنا محال تہا۔ ہم اونکو سرفج مین چھوڑدینگے تاکہ اسباب کے ہمراہ چلے آوین۔ اس کے بعد سعدالدین بے کو جگایا اور روانہ ہوئے۔ گڑبڑ مین اونہون نے بجائے اپنے گھوڑے کے ایک دوسرے ترجمان کا گھوڑا بغیر اونکی اجازت کے لیکر دوڑانا شروع کیا اور جب اون سے دوڑانیکے لیے منع کیا گیا تو اونہون نے ایک اور تدبیر ہمارے تکلیف دہی کی سوچی یعنی اب اونہون نے ہر تالاب پر جو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ملتا نصف نصف گھنٹہ ٹہرنا شروع کیا غرض وہ مجسم بلا سے بنے ہوئے ساتھ ہورہے تھے۔ اب بقیہ سفر مین اونہون نے فرانسیسی زبان مین گفتگو کرنی بھی موقوف کردی اور صرف چارلی سے بات چیت کرتے رہے۔ ہمتو ایک ہی دن مین اس عجیب الخلقت شخص سے گھبرا گئے۔

ضابطئے اون سے کچہہ کم نہ تھے اوہون نے ایک مختصر راہ اختیار کی لیکن بعد کو سفری تجربہ
سے معلوم ہُوا کہ وہ مختصر راہ معمولی راہ سے بہی آدہا یا پاؤ حصہ زیادہ طول ہتی۔ یہ کوہی راستہ
بہ نسبت اوس راستہ کے جو اب تک طے ہُوا تہا بہت دشوار گذار تہا۔ راستہ پیچیدہ تہا جا بجا پتہرون کے
ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جس سے ٹٹوؤن کے پاون زخمی ہوگئے۔ ایک فٹ زمین مسطح نہ ہتی یا
نشیب یا فراز اور پیچیدہ راہ اور پتہرا ایسے مزاحم ہو رہے تھے کہ نہ راستہ سے ہٹ کر اُتر سکتے تھے
اور نہ اوپر جا سکتے تھے۔ ایسی ناہموار زمین جو بے انتہا دلشکن اور پاؤن توڑ ہو تمام زندگی
دیکہنے مین نہین آئی اور ایسی سڑک سے ایک لاکہ فوج کا گذر جانے کا خیال بہی دلمین لانا محال
سے تھا۔ مگر واقعہ کے رو سے درحقیقت ایسا ہی ہُوا تہا۔ چنانچہ شام کے قریب ہمنے ایک حصہ
پہاڑ پر جو بالتخصیص نہایت دشوار گذار تہا ایک پلٹن دیکہی جو گولہ بارود وغیرہ اور رسد لیجا رہی تہی
ٹٹوؤن کی قطار جہانتک میری نظر پہونچی پہاڑ کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک میلون نظر
آتی ہتی۔ ہر ٹٹو پر دو دو صندوق کارتوس یا دو دو تہیلہ بسکٹ کے لدے ہوئے تھے اسطرح
تین تین چار چار ٹٹوؤن کو ایک دوسرے کے سر و دم سے باندہکر ایک ایک سولجر کے حوالہ کیا تہا
اگر بیچ کا کوئی ٹٹو کسی پتہر سے ٹھوکر کہا کر لڑکھڑاتا تو آگے والا جانور اپنے جانب اور پیچہے والا
اپنی طرف گھسیٹتا اور بیچ والا جانور گر جاتا اوسکا بوجہ اُتر جاتا اوسکی ٹانگین اوپر ہو جاتین اور
کارتوس کا صندوق دہم دہاتا ہُوا پہاڑی کے نیچے گر جاتا پیچہے کے کل جانورون کی حرکت مین
توقف ہو جاتا۔ پہر اس افتادہ جانور کو اُٹہاتے باندہتے اور بوجہ لادتے اور دوسرے جانورون سے
حسب سابق منسلک کر دیتے۔ اور اسطرح یہہ ٹرین آہستہ آہستہ اوس وقت تک چلی جاتی جب تک
پہر کوئی واقعہ اس قسم کا نہ پیدا ہوتا۔

یہہ پہلی مرتبہ تھا کہ مین نے ترکی سپاہیون کو مشغولیت کی حالت مین دیکھا۔ آدمی اور
ملک یکسان حالت مین پائے گئے اور بادی النظر مین جسطرح وہ ناقابل جنگ ویسا ہی ملک دشوار گذار
سمجہا گیا تھا۔ درحقیقت یونانی طرفدارون نے صحیح پیشین گوئی کی ہتی کہ یہہ چیتھڑیا۔ دانہ زدہ
بدمعاش (ترک) اصلی (یونانی) فوج کے مقابلہ مین ایک لحہ نہین ٹہر سکتے۔ مگر یہ خیال بیہودہ
نکلا اور یہ خیال اس بنا پر تھا کہ اونکی تمام پلٹن بہر مین ایک بہی بے پہٹا کوٹ یا اونکے پاؤن مین

بوٹ نہ تھا مگر اس سے کیا؟ ہمارا اونکا ساتھہ گھنٹوں رہا مگر ہمکو اون سے سبقت پانیکا موقع نہ ملا حالانکہ ہم ہلکے وزن سے گھوڑے پر سوار تھے اور وہ گرانبار وزن کے ساتھہ چل رہے تھے مگر کسی نہ کسی طرح وہ ہمارے ساتھہ ہی رہے ۔

ان ترکی سولجروں مین عیوب کے ساتھہ اوصاف بھی بہت ہین ۔ وہ اگرچہ غلیظ لباس پہنے لیکن کسی چیز کے ہاتھہ لگانے مین گو اس سے وہ اور بھی فی الجملہ غلیظ ہو جائین کچھہ پس وپیش نہین کرتے تھے اون کے بدن پر ثابت کپڑے تھے اور نہ پاؤن مین بوٹ مگر ان پتھرون مین بوٹ کا کام تہا کیا تھا ۔ وہ سست اور بے پروا معلوم ہوتے ہین مگر اوسیکے ساتھہ اونمین غیر محدود صبر ودیعت کیا ہوا ہے جسکی ادنے مثال یہ ہے کہ اگر اونکا گھوڑا چلتے چلتے پہلی مرتبہ گرا ہو یا بیسوین مرتبہ مگر اوسکو اٹھانے اور اوسپر پھر سامان لادنے مین نہ عجلت کرینگے اور نہ سستی اور بدستور سابق برابر چلے جائین گے ۔ یہ لوگ پستہ قد اور کسیقدر عریض اور ریش دراز تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائے کوچک کے رہنے والے تھے ۔ وہ سست اور بھدے سے ہو رہے تھے ۔ عمر بھی جوانی سے متجاوز ہو گئی تھی اگرچہ اونکی ٹانگین پتلی اور اون کے کندھے جھکے ہوئے تھے مگر وہ دونون ایسے مضبوط تھے کہ اونمین تھکاوٹ کا کبھی گذر نہ تھا ۔ وہ منزل بمنزل چلے جاتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ دوامًا اسیطرح چلتے ہی رہین گے غرض مجکو ترکی مادہ سے جس سے ان سولجروں کی تخلیق و تخمیر ہوئی اسطرح واقفیت ہونی شروع ہوئی آخرکار اس تھکانے والے پہاڑ پر چلتے چلتے بہزار خرابی ہم ایک دریا پر پہونچے ۔ جسکے دوسرے کنارے پر ایک دوسرے پہاڑ کے دامن مین ایک چھوٹا سا شہر دکھلائی دیا یہی سرفچ تہا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے ڈیڑھ دن کا تکلیف دہ سفر اب ختم ہونے کو آیا ۔ انسان اور گھوڑے اس منزل مقصود تک پہونچنے سے اظہار مسرت کر رہے تھے ۔ شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا گھوڑون سے کہہ رہی تھی کہ اب تمہاری محنت ٹھکانے لگی چندے آرام کرو ۔ لہذا پہاڑ کے نیچے اترنے مین جو اونکا وقت صرف ہوا وہ ایسی خوشی سے ہوا جیسے کہ اصطبل سے نکلتے وقت تازہ دم رہتے ہین ۔ ہملوگ ایک لمبے چوبی پل پر سے جو اس کوہستانی پرپیچ و سرکش ندی پر بنا ہوا تھا گذر کر مدتون کے بعد ۔ سرفچ کے مسطح زمین مین داخل ہوئے ۔

ہملوگ چلتے چلتے گرم و درماندہ اور بہت میلے ہو رہے تھے لیکن سعدالدین بے نے یہی مناسب سمجھا کہ سیدھے گورنر سے ملنا چاہئے

ہمارا ترکی آداب معاشرت سے واقف ہونا بمقابلہ سعدالدین بے کے جو بوجہ وقوف آداب ملکی ہم سے فایق تھے۔ افسوس کی بات تھی ہملوگ اوسی گرد بھرے سڑے بوٹوں سے گورنر کے صاف شفاف زینہ پر سے گذرتے ہوئے اوسکی ملاقات کی کمرہ تک جہان ترکی قالین کا فرش تھا پہونچے۔ وہان ایک عمر رسیدہ شخص جسکے گنجی لذکدار داڑھی تھی اور فراک کوٹ اور سفید وسٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا ہمسے ملا یہ حسین ترک سرتا پا یوروپین کینڈے کا تھا۔ صرف عام ترکون کے قاعدہ کے بموجب اندرون مکان سلیپر پہنے ہوئے تھا اوہنون نے ہمارا استقبال ایسے گرمجوشی سے کیا جیسا کہ پُرانے دوستون سے برسون کے بعد ملاقات ہوتی ہو۔ اور ہملوگونکو ایک عریض گدی دار کوچ پر بٹھلایا۔ سلونیکا کے منحوس گھوڑون کے سڑیل زینون کے طول طویل سواری کے بعد اس نرم آرام دہ وکشادہ کوچ پر بیٹھنے سے جو مسرت ہوئی اوسکا اندازہ ہمارا دل ہی جانتا ہے استنے مین ایک حبشی برہنہ پا چھوکرا کافی۔ سگریٹ۔ برانڈی اور چار لیکر حاضر ہوا ایسے نعمات روح پرور کے ملنے سے مین نے متعرف (گورنر) کی تعریف و توصیف مین زبان کھولی شروع کی مگر یہہ تو ترکون کے تواضعات مین ایک معمولی بات تھی۔ ترکون سے جو کچھ ہوسکتا ہے وہ اپنے مہمان کے آرام وخوشنودی کے لیے بہم پہونچاتے ہین۔ متعرف نے ہمکو اپنے دوسرے مہمانون سے بھی ملایا۔ اونہین سے ایک گیرزن فوج کا کمندان تھا۔ یہ شخص عمر رسیدہ اور خاموش اور ایسی متانت اور وجاہت اوس کے چہرہ سے عیان تھی جیسے کہ کل ترکی اکابر کے چہرہ سے پائی جاتی ہے۔ دوسرے صاحب اوس ولایت کے سول انسپکٹر جنرل تھے۔ اونکی چھوٹی مناسب حال سیاہ داڑھی تھی جو مثل یہودیون کے معلوم ہوتی تھی اور مین نے تو اونکو بالکل جاسوس ہی خیال کیا تھا۔ مگر فرانسیسی زبان ایسی فصاحت سے بولتے تھے کہ مجھکو بہت مدد ملتی تھی ہم سب لوگ اتفاقات جنگ۔ ملکی حالات اور کریٹ کی ناکہ بندی وغیرہ موجودہ اور آیندہ اہم مسائل پر بحث کر رہے تھے مگر متعرف صاحب کو اور ہی دُھن تھی اوہنون نے ہمکو اخبار انڈیپنڈنس بلج کی ایک کاپی دی اور اپنی مختصر سوانح عمری بیان کرکے فرمایا کہ مین پہلے سمرنا مین تھا۔ میرا ایک گھوڑا سمرنا کے گھوڑدوڑ مین شریک ہوا اسقدر جیتنے کا نہ سمجھا تھا مگر پھر اوہنون نے اصطبل لیجا کر دو سالہ اور چہار سالہ جانور دکھلائے جسکے بعد اب ہم مزید

پریشانی مین مبتلا ہوگئے کیونکہ اب اوہنون نے آرچراور لداس گھوڑون کا تذکرہ چھیڑا جو دنیا کے کنارہ سلونیکا مین بالفعل موجود تھے اونکو یقین تھا کہ ڈربی گھوڑ دوڑ مین آرچر کے ساتھہ لداس جیت گیا تھا ہملوگون نے بہی اوسکی رائے کی تعریف تھا تائید کی اور کہا کہ درحقیقت اوس دن آرچر نے نہایت ہی بے مثل طریقہ سے بازی جیتی اور ہملوگون نے اونکو یہ بھی صلاح دی کہ اوسکو گڈوڈ نامی گہوڑ دوڑمین بہی دوڑائین اور نیز لوملیفتہ گھوڑ دوڑ مین بہی ایک موقع دیا جائے۔ بیشک لداس اور آرچر سے بڑہکر سرفج مین بیٹھکر اور کون سی گفتگو زیادہ دلچسپ ہوسکتی ہے؟ سعدالدین نے اگرچہ فوج سواران مین لفٹنٹ تھے مگر اس مکالمہ مین کچھ دلچسپی ظاہر نہین کی بلکہ وہ آنکھین بند کیے ہوئے اطمینان سے سب باتین سنتے رہے یہانتک کہ ہمارے ساتھیون مین سے بہی یعنی لندن کے ایک نامی اخبار کا ایک کارسپانڈنٹ کوچ پر تکیہ لگائے اور سر پر ہاتہہ رکھے ہوئے نیند مین کچھہ بڑ بڑاتا تھا۔ ہملوگون نے متصرف سے اجازت رخصت چاہی اوہنون نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ چنانچہ تہوڑی ہی دیر مین وہی حبشی چھوکرا پہر آیا اور سلام کیا۔ متصرف صاحب نے ہم سے کھانا کھانیکے لیے کہا۔ یہان کیا تھا ہمہ تن تیار تھے۔ چنانچہ کھانیکے کمرہ مین گئے اور درحقیقت بہت بڑا اور مرتب تھا۔ دہی کا شوربہ۔ مٹن۔ چقندر کا اچار۔ گڈی کی ترکاری۔ مچھلی۔ چوزہ۔ مٹھائی۔ پلاؤ۔ وغیرہ سب قسم کے لذیذ کھانے موجود تھے اگرچہ کھانون کا سلسلہ ٹھیک نہ تھا لیکن ہر ایک رکابی لطیف غذا سے بھری تھی۔ سرخ اور سفید رنگ کی نہایت عمدہ شرابین موجود تھین۔ اور متصرف صاحب نے ازراہ مزید عنایت ایک گیلن شراب ہمارے ساتھہ کردی۔ پہر بالاخانہ پر کافی اور شراب پینے کے لیے دعوت دیگئی اوسوقت تک ہمکو متصرف صاحب سے رخصت لیکر روانہ ہوجانا چاہیئے تہا۔ مگر ہمارے میزبان صاحب نے فرمایا کہ اوہنون نے ہمارے واسطے دو گاڑیان اور ہمراہی کے لیے بارہ سپاہیون کا حکم دیا ہے۔ سعدالدین بے مزہ سے جلد اوٹھہ گئے تھے کیونکہ اوہنون نے شراب نوشی سے احتراز کیا تھا وہ نشست کے کمرہ مین جاکر بے تکلف خراٹے سے سونے لگے ہمنے متصرف سے عرض کیا کہ اونکو سوتے رہنے دیجیے کیونکہ عرصہ دراز سے اونکی آنکھہ نہین جھپکی تھی مگر جیون ہی ہملوگ جانیکے لیے تیار ہوئے وہ خود بخود اوٹھہ بیٹھے پہر مین نے

قرعہ ڈالنا شروع کیا کہ کون شخص اون کے ہمراہ گاڑی مین جاسکیگا متعرف کے استفسار پر ہمنے
بیان کیا کہ یہ قرعہ اندازی ایک قسم کا انگریزی جوا ہے جسپر اونکو نتیجہ معلوم کرنے کی طرف بہت
توجہ ہُوئی - چنانچہ اونہون نے ختم لاٹری پر بڑے جوش سے پوچھا کہ کون جیتا - ہملوگون نے
اپنے سونیوالے ساتھی کیطرف اشارہ کیا - بعدہ ہمارے میزبان نے گاڑی کے دروازہ تک
ہمکو پُہونچا کر بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور ہمنے "خدا متعرف سرنج کو ہمیشہ کامیاب رکھے"
کہتے ہوے رخصت لی -

تھوڑی دیر کے بعد غور کرکے اپنے ایک ہمراہی کو تمام شب سعدالدین بے کے حوالہ کردینا
انسانیت اور آداب ہمنفسی سے بعید سمجھا اس لیے ہم تینون آدمی ایک گاڑی مین اور سعدالدین
اور چارلی کو دوسری گاڑی مین سوار کرایا - مگر چارلی اور سعدالدین دونون اوس وقت تک
اس انتظام کو ناپسند کرتے رہے جب تک کہ اونکو یہ نہین معلوم ہُوا کہ شراب بہی اسی دوسری
گاڑی مین ہے - تمام شب سخت پریشان نیم خوابی مین گذری - صبحکو مجھے ایسا معلوم ہُوا کہ
مین جو توں رفیلون اور جہیرون وغیرہ مین جو گاڑی کے حصہ زیرین مین رکھی ہوئی تہین
دہنسا جارہا ہون - اگرچہ آفتاب ابتک نہین نکلا تھا مگر روشنی ہوگئی تہی - ہماری گاڑیان ایک
پہاڑی پر چڑھ رہی تھین اور ایک دوسری پہاڑی بہی چند میل کے فاصلہ پر دکھلائی دیرہی تہی
اس وقت مجھے معلوم ہُوا کہ یہ دوسری پہاڑی ملونہ پہاڑی ہے - دو گھنٹہ کے بعد مین نے
ایک چھوٹی ندی عبور کی جہان سولجرون نے اپنے کپڑے دہونے شروع کیے - سامنے ہمکو
دو پہاڑیان ملین جنپر خیمے استادہ تھے اور دونون پہاڑیون سے اور نیز درمیان کے چھوٹے چھوٹے
گائون سے جوالا سونا تھا بگل کی آوازین آرہی تہین -

آٹھوان باب

سرحد پر

اگر ہم کسی دوسرے ملک مین ہوتے خواہ وہ کیسا ہی دوستانہ تعلق رکہتا ہوتا تاہم بمقتضائے
تکلفات واحتیاط کوئی کارسپانڈنٹ جسنے تین دن سے حجامت نہ بنائی ہو دو دن سے کپڑے
نہ بدلے ہون بارہ گھنٹون سے مُنہہ نہ دہویا ہو اور سرتاپا خاک آلودہ ہو - پہلے ملٹری سکرٹری سے

ملنا بعدہ اوس کے ذریعہ سے کمانڈر انچیف کی خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت چاہتا۔

مگر اس ملک مین جو بمقابلہ دوسرے ملک کے ایک آرام دہ۔ فیاض اور شریفانہ وضع کا کہلاتا ہے ہم بلا لحاظ دوسرے تکلفات کے سیدھے کمانڈر انچیف کے دروازہ پر پہونچے اور پوچھا کہ ہز ایکسلنسی کہان تشریف فرما ہین۔ ہز ایکسلنسی ادہم پاشا جو ایک لاکھہ سولجرون پر فرمان فرما تھے ایک چھوٹے کوچ پر جو ایک مختصر سے دالان کے ایک جانب بچھا ہوا تھا چار زانو مارے بیٹھے ہوئے تھے اس کوچ کے سوا اوس کمرہ مین دو ایک کرسیان اور دو کوچ ایک میز اور ایک نقشہ تھا ہز ایکسلنسی کے متصل دوسرے کوچ پر سرکاری کاغذات کا ایک عظیم انبار تھا جسمین ترکی زبان مین مخفی تحریرین ہین اور دو ایک طباق محمولہ خاکستر زمین پر رکھے ہوئے تھے۔ اونکی وسیع پیشانی۔ نوکدار۔ خوبصورت ناک۔ بھوری آنکھ جو کبھی غیر متحرک اور کبھی متحرک ہوتین اور اونکی گنجان اور کھچڑی داڑھی سے ہر شخص کو اختیار تھا کہ ادہم پاشا کو ازنسل انگریزی و فرانسیسی قرار دے یا جرمن ورومنی[1] و ترک خیال کرے یا جو چاہے سمجھہ لے لیکن جو کچھہ ہوا سمین کوئی کلام نہین کہ فطانت اور شرافت اون کے چہرہ سے ہویدا تھی۔

سگاریٹ اور کافی کا دور شروع ہوا۔ جسکا مین اوس وقت تک عادی ہو چکا تھا۔ کافی کے پیلے نصف کرون اور ملاقاتون مین اوس سے بہی کم خرچ ہونا لازمات سے تھا اور میری تو یہانتک عادت پڑ چکی ہتی کہ جب تک متصل کی تپائی یا فرش پر یہ اشیا ہم نہ پہونچ جاتین

(۱) فتوحات و کارہای نمایان کے بعد ادہم پاشا کو یورپ اور خاصکر انگلستان کے اخبار ونکی مختلف قومون اور نسلون سے نسبت دینا شروع کیا گویا کہ اس قسم کے جنگی نمایان کام ترکون سے سرزد ہونا ممکنات سے نہ تہا حالانکہ ادہم پاشا فرزند فرہاد چرکس سنہ ۱۸۱۸ء مین پیدا ہوئے آپکے والد سلطانی خانم کے ادہم پاشا قسطنطنیہ کے جنگی مدرسہ مین تعلیم سے فراغت پاکر مصنوعہ پاشا مالی محاکہ اڈیکانگ مقرر ہوئے اور رفتہ رفتہ سلطانی گارڈ اور قائم مقام ہوئے پہلی جنگ روم و روس مین غازی عثمان پاشا کو بڑے مفید مدد دین رسد رسانی کا نہایت عمدہ انتظام کیا تہا اہ ستمبر ۱۸۷۸ء کو بحیثیت بریگیڈیر جنرل سدسی فوج پر نمایان فتح حاصل کی جس سے اونکی عہدہ مین ترقی ہو گئی دوسرے روز دوسرے سخت معرکہ مین بڑی مردانگی سے سخت زخمی ہوکر بہ فتح سابقہ سے زیادہ اونکی نیکنامی کا باعث ہوا بالآخر غازی موصوف کے ساتہ خود بہی روسیون کے ہاتھہ گرفتار ہو گئے۔ بعدہ فوج گرد مبارک فریق بگورنری کریٹ۔ البانیہ اور حلب پر سرفراز ہوتے رہے ارمیوکی بغاوت زیتون فرو کرنے پر مشیر کے درجہ پر پہونچے کام مین تعجیل نہین کرتے ہر اہم کام کو بعد غور و فکر سہولت سے کرتے ہین جسکو ہمارے مصنف نے جابجا کہولت سے تعبیر کیا ہے۔ مترجم

مجھسے اطمینان سے بیٹھا ہی نہین جاتا تہا۔ ادہم پاشا نے میرا سفارشی خط پڑہا۔ اور ایک ایڈیکانگ کو
بلایا جو غلیظ الجثہ سفید رنگ کشادہ رو چہل سالہ البنی تہا۔ پاشا سے موصوف نے مجھے اونہین کے حوالہ
کیا۔ اونکا کام تہا کہ وہ مجھے افواج کا معائنہ کراتے اور مین اونکو جو کچھہ تار لکھا کرتا دکھلا دیا کرتا
کنعان بے کے سے نیکمزاج شخص کے ہاتھون مین میرا پڑنا میرے بے نظیر خوش قسمتی کی دلیل تہی
فرنچ زبان کے وہ پورے مالک تھے اور جب یہ خیال ہوتا ہے کہ اونکا گذر کبہی فرانس کے قرب
وجوار مین بہی نہین ہوا تو تکمیل زبان پر اور تعجب ہوتا تہا۔ وہ ایسا کھلکھلا کر ہنستے جیسا کہ کوئی
لڑکا جوش مین بے تحاشا ہنس پڑتا ہے۔ یونانیون کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور البانیون کی
تعریف مین اونکی گفتگو کا سلسلہ ختم ہی نہ ہوتا وہ سرویہ اور جبل اسود (مانٹی نگرو) اور روسی
جنگون مین شریک رہکر زخمی ہو چکے تھے اگرچہ اونکو خود اقبال تہا کہ کسی جنگ مین اعزاز حاصل
کرنے کا موقع نہین ملا۔

کنعان بے مجھے اور حکام سے ملانے کو لیگئے اور اوس مکان کا ایک حصہ مجھے رہنے کو
دیا جسمین میرے ہمسفر ٹہرائے گئے تھے۔ جبکہ مین چارلی کا تیار کیا ہوا گوشت قلمتراش اور
ہاتھہ سے کہا رہا تہا اور اس طرح فی الجملہ تر و تازہ ہو کر سپہر کو بیٹھا تھا کہ کنعان بے معہ چند گہوڑونکے
تشریف لائے اور مجھہ سے سوار ہونیکے لیے کہا مین سلطانی گہوڑے پر سوار ہوا جسکی رکاب
ایسی اونچی تہی کہ مجکو ہر وقت اپنے گھٹنون سے اپنی ٹھوڑی چہوڑ لینے کا اندیشہ تہا۔ زین کے
آگے پیچھے بڑے اونچے اونچے چرمی پشتے بنا کر ہر دو جانب سے قید کر رکھا تھا اسطرح الاسونا
کی سڑکون پر سیر کو نکلے۔

پہلے ہم تیسرے یعنی ممدوح پاشا کی فوج کے دوسرے برگیڈ کو دیکھنے گئے جو پہاڑی پر
خیمہ زن تہی اوس وقت کل آدمی خیمہ کے اندر رہتے۔ یہ مقام بہت بلند واقع ہوا ہے خاص الاسونا
نشیب مین ہے اور جبکہ ایسے ہی موقع پر ترکون نے سنہ ۱۸۸۶ء مین اس مقام پر جنگ کے لیے
فوج جمع کی تہی تو بوجہ خرابی آب وہوا و مقامی ۲۵ فیصدی بخار مین مبتلا ہوگئے تھے جب
ہم پہاڑی پر چڑہنے لگے تو پہلے طلعت پاشا سے ملاقات ہوئی جو سلطان المعظم کے بڑے
ایڈیکانگ اور فوج کے ہمراہ تھے ان سے کنعان بے نے کچھہ ترکی زبان مین کہکر گہوڑا آگے بڑہایا

دومنٹ کے بعد ہمنے سفید ٹوپی اور سیاہ وردی کے سپاہیونکو خیمون سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ جب تک وہ خیمون سے نکلکر مسلح اور مرتب ہوکر باقاعدہ استادہ ہوجائین ہم برگیڈ کے روبرو پہونچگئے۔ یہ پریڈ اس کارسپانڈنٹ کے ملاحظہ کے یلیے ہوئی تہی اور اسمین شک نہین کہ وہ ملاحظہ مین پوری اُتری۔ ممکن ہے کہ وہ اسقدر صحت کے ساتہہ ترتیب وار نہ کہڑے ہوتے ہون جسطرح ولنگٹن بارکون کے روبرو گارڈز کہڑے ہوتے ہین اور شاید وہ اپنے اسلحہ سے سب کے سب آن واحد مین یکسان کام نہ کرسکتے ہون اور یا وہ کہنیون اور گھٹنون کے پاس سے زیادہ اُبہرے ہوئے معلوم ہوتے ہون مگر جو کچہہ ہو سب کے سب بڑے سخت اور محنت کش معلوم ہوتے ستھے۔ یہہ ترکی سپاہی جنکے زردی مایل چہرے۔ بھوری اور سیاہ مُوچھین اور سمٹی چوڑی ابرو اور بڑی بڑی بیخوف آنکہین تہین ایک سفید رو یا اجنبی کافر کو جو ترکی ٹوپی زیب سر کئے تہا متحیر آنکہون سے متجسسانہ خیال کے ساتہہ گہور رہے تہے۔ اونکی نظرون سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ عنقریب بہڑکا چاہتے ہین مگر درحقیقت اونکو کسی بدگمانی کی وجہ نہ تہی کیونکہ مین ایک البنی افسر کے ہمراہ تہا جو اونہین مین سے ایک شخص تہا اور جنکو وہ لوگ اچہی طرح جانتے اور اوسپر بہروسہ کرتے تھے۔ بہرحال مجہے بڑے غور اور تعجب کی نگاہ سے دیکھا کیے۔ دو اردلیون نے مجہے شام کو کہانا لاکر دیا جسمین سُرخ روٹی۔ موٹھی کی بہاجی۔ فرانسیسی پہلیان۔ چاول۔ اور بُھنا ہوا مینڈھے کا گوشت تہا کہانا ایسا لذیذ تہا کہ مین کئی اوقیہ کہا جاتا۔ اوقیہ ایک سیر ڈیڑہ پاؤ کا ہوتا ہے۔

دوسرے دن ہم لوگ سرحد پر بسواری اسپ روانہ ہوئے۔ راستہ مین اگرچہ جابجا فضول پتہر ایک نالہ کے کنارے کنارے پڑے ہوئے تھے مگر دیسی ٹٹوؤن نے راہ مین کہین ٹہوکرین نہین کہائین یہانتک کہ ہم چلتے چلتے ایک مسطح مرغزار مین پہونچے جو درہ بلونہ تہا اس درہ کے دونون جانب خشک پتہرون کے چٹان کہڑے تھے چنانچہ بائین جانب مانک شاہ پہاڑ کی بلندی ڈہائی سوفٹ اور داہنے جانب کا پہاڑ موسومہ پرناٹیپ لگ بھگ کچہہ کم بلند تہا مگر ان دو خشک پہاڑون کے درمیان مین تھسلی کا سرسبز میدان لہلہاتا ہوا آنکہون کو خنکی پیدا کرتا تہا۔ سو گز کے فاصلہ سے جابجا ان کے انگوٹھے پتہرون کے سفال پوش ناکہ بنے ہوئے تھے

اوران ناکون کے درمیانمین ایک اور مکان تھا جو کچھہ بنا ہوا اور کچھہ ٹوٹا پھوٹا تھا یہی مکان سرحدی نشان تھا۔ ایک البنی عہدہ دار کے ہمراہ جو سب لفٹنٹ تھا بمعیت پندرہ جوانان متعینہ ناکہ ہملوگ سرحد پار یونانی افسر متعینہ سے ملنے گئے۔ یہہ یونانی افسر درجہ کے لحاظ سے لفٹنٹ تھا۔ یہان دونون سلطنتون کے سرحدی افسرون کا مقابلہ دلچسپی سے خالی ہوگا۔ یونانی عہدہ دار نوجوان پستہ قد۔ فربہ اندام۔ بانکی ٹوپی پہنے ہوئے موم لگی ہوئی مونچھون کو تاؤ دیے ہوئے گہرے اودے رنگ کی کنارہ دار وسٹ کوٹ ڈاٹے ہوئے اور آسمانی رنگ کا پتلون پہنے ہوئے اور گھٹنون تک بوٹ چڑہائے ہوئے یورپین عہدہ دار کی طرح اکڑا ہوا تھا اس کے مقابلہ مین ترکی عہدہ دار تھا جو عمر رسیدہ و پشت خمیدہ تھا۔ لمبے لمبے ہاتھہ پانو لمبی ناک گہری آنکھہ تھی اور ہفتہ سے حجامت ہی نہ ہوئی تھی۔ ترکی ٹوپی اور سیاہ و اودہ رنگ کی پرانی گھٹنون پر پھٹی ہوئی وردی پہنے ہوئے تسمہ دار جوتہ اور میلے پٹیان ٹانگون مین باندہے ہوئے تھا۔ لیکن یہہ ترک چٹانون پر اسطرح چلتے ہین جسطرح بکرے اچھلتے کودتے چلتے ہین اور لطف یہہ ہے کہ ایسے ملک اور ایسے موسم مین۔ اسیقدر دیکھکر مین ترکون کی کامیابی کا ایسا قائل ہوگیا ہون کہ سردست برضا و رغبت اپنی کل ملکیت سے اوپر شرط باندہنے کے لیے تیار ہون۔

بعد اس کے ہملوگ کچھہ سفید اور سیاہ رنگ کے بہیڑون اور ممیون کو لیے ہوئے کوہستانی نشیب طے کرتے ہوئے غلہ کے کھیتون مین پہونچے جنمین ابھی دانے پڑنے کے لیے ہفتون کا انتظار تھا۔ اور وہان سے بائین جانب چلکر پہاڑی کی طرف بڑہنے لگے۔ چنانچہ ایک پہاڑی کے گوشہ سے نکلکر ہم ایسے مقام پر پہونچے جہان خیمہ استادہ تھے اور مین نے جھک کر ایک قوی الجثہ سرخ ریش عہدہ دار یعنی **نشاط پاشا** کو جو نیلی جاکٹ اور کانون تک ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھے سلام کیا جو اوس حصہ فوج کے افسر اعلی تھے۔ اون کے قیامگاہ اور درہ ملونہ کے درمیان ایک پہاڑ موسومہ پارناس دو ہزار فٹ بلند کھڑا تھا۔ ہم اوپر چڑہتے چلے گئے یہانتک کہ ایک نرم سبزہ زار زمین پر پہونچے جہان ٹھنڈہا نپنے لگے اور برف آلود سرد ہوا بدن چھیدنے لگی اور آگے بڑہ کر الاسونا کے میدان اور چراگاہ کی جو اتنک نظر فروز ہو رہے تھے سیر کی۔

جنکی پہاڑونکی چوٹیان برف سے ڈہکی تہین اور آگے بڑہنے سے قریب کی پہاڑیان تو نظر انداز
ہوگیئین مگر دور سے البپس شاہی جلال کے ساتہہ نمودار ہوگیا اور آگے بڑہنے سے ہم پہاڑ
کی چوٹی پر پہونچگئے جہان ترکون کی نہ تہکنے والی اور ناقابل تسخیر محنت سے دو گھنٹون مین
کوہی توپین چڑہائی گئی تہین۔

یہہ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر قلعہ بندی کر رہے تہے مگر نیچے میدان مین ہی سامان فصیل بندی
وغیرہ یونانی تقریبا اوسی قسم کا کر رہے تہے جیسا کہ بلندی پر جہان مین موجود تہا۔ گو مین جنگی
معاملات مین تجربہ نہین رکہتا اور اسیلیے مواقع قلعہبندی وغیرہ پر کوئی صحیح راے دینے کا مجاز
نہین ہون لیکن بادی النظر مین میری سمجہہ مین نہ آیا۔ کہ جبکہ ترکون کی توپین دو ہزار فٹ بلندی پر
لگی ہوئی تہین تو بالکل اوسکے نیچے مزرعہ کہیتون مین یونانیون کا دوسری فصیل بالمقابل
تیار کرنا عاقبت نہین تو اور کیا ہے۔ مین اوسی البنی افسر کے ہمراہی مین ایک دوسرے یونانی
ناکہ دیکہنے کیلیے بہت ہوشیاری اور احتیاط کے ساتہہ گیا۔ ترکی فوج مین جہان جہان پہاڑی
توپین لگانی نہین اور کوہستانی کام متعلق تہا سب جگہ البانی ہی کام کر رہے تہے اور جس طریقہ سے
وہ ایک پتہر سے دوسرے پتہر پر اوچہلتے کودتے جاتے تہے وہ اونہین کا کام تہا اور درحقیقت
نہایت تعجب معلوم ہوتا تہا۔ جب ہم یونانی ناکہ کے قریب پہونچے تو ہمکو بخوف اسکے کہ کوئی
دیکہہ نہ لے اسقدر جہک کر چلنا پڑا کہ جہکتے جہکتے رینگنے لگے۔ اوسکی یہ وجہ تہی کہ تمام سرحدی
افسرون کو حکم تہا کہ کوئی بات ایسی نہ ہونے پاوے کہ باعث اشتعال فریق مخالف ہو اس
حکم کی پابندی نہایت سختی سے کیجارہی تہی۔ یہان بہی دونا کے دونون سلطنتون کے ایسے قریب
قریب تہے کہ ایک کی بندوق کی گولیان دوسری جگہ بے تکلف پہونچ سکتی تہین جسطرح فٹ بال
کہیلنے کیلئے طرفین کی پارٹیان آمادہ ہوتی ہین اوسیطرح سلطنتون کے جنگجو میدان کارزار مین
جمع تہے۔ مگر تعجب ہے کہ اس جنگی گیند مین ابتک ٹہوکر نہین لگی تہی کہ آتش جنگ مشتعل ہوجاتی۔

اس وقت آفتاب غروب ہو رہا تہا اور ہوا کے سرد جہونکے زخم کاری لگارہے تہے
واپسی کے وقت ہمکو پہاڑ کے ہر موقع پر جہان خیمہ وغیرہ لگایا جاسکتا تہا کچہہ نہ کچہہ فوجی نشانات
ملتے رہے کہین ایک کمپنی ہے اور کہین دو پلٹنین۔ کہین پہرہ والے نگرانی کیلیے جارہے ہین

کہین روٹی والے شام کا کھانا تیار کر رہے ہین۔ جنکے چولھون اور دوسرے مایحتاج سے پہاڑ کا
ہر پہلو عجائب کمسرئٹ معمور تھا۔ کہین چند ٹٹو بلندی پراسطرح چڑھ رہے تھے جیسا کہ ولایت مین
کالے ستورون کی نعشون کو دو دو حصون مین تقسیم کر کے لیجاتے ہین۔ مگر ان ٹٹوؤن پر متواتر
اور مسلسل قطرات برف پڑنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ٹٹو نہین ہین بلکہ پانی سے محفوظ رکھنے والا
چمڑا ہے۔ اسیطرح کہین کہین خیمے لگے تھے اور آگ روشن ہو رہی تھی کہین کوئی صاحب خیمہ کے
اندر روشنی لگائے ہوئے کچھ باجے کی مشق کر رہے تھے۔

جب تک ہم پورے طور سے پہاڑ کے نیچے پہونچ جائین آسمان ستارون سے
روشن ہو گیا تھا اس لیے ہم مکان کو سنسان رات مین واپس ہوئے۔ البانیون کا دستور ہے
کہ کسی اجنبی زبان کو سُنتے ہی وہ بلا تکلف گولی مار دیتے ہین اور ایسے وقت مین تو کوئی
اتفاقیہ نشانہ بھی خواہ اوسکی وجہ کسیکو معلوم ہو یا نہو لاکھون جان کے برابر سمجھا جا سکتا تھا
رات کی خاموشی۔ ستارونکی بیداری۔ مغربی پہاڑونکی سنسناہٹ اور اوسی پہاڑ کے
پہلو مین آفتاب کی گہری نیند سے قلعہ جات اور اتواپ اور خونین چشم بندوقچیون کی لمبی
قطارون کے زندہ وجود کا بطلان ہو رہا تھا۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد جب مین آبادی کے
قریب پہونچا تو سنتری کے جگرخراش للکار سے معلوم ہوا کہ

خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم

نوان باب

میری تمام زندگی مین ایک یادگار دن

آج صبحکو جو مین اُٹھا تو مجھے بہت قوت معلوم ہوتی تھی۔ مین ایک چھوٹے ریختہ شدہ مکانکے
فرش زمین پر ایک غلاف کے اندر سو گیا تھا جسکے چارون طرف ایک ایک کھڑکی تھی اور
کھڑکیون کے نیچے کوچ بچھے ہوئے تھے۔ میرے دونون جانب دونون کارسپانڈنٹ
خراٹے لگائے سو رہے تھے۔ کبھی کبھی یہ خیال ہوتا تھا کہ کہین مین کسی بدگمانی سے قید
نہ کر لیا جاؤن۔ کیونکہ ہمارے سرون کے بال گھوڑون کے بال کترنے کی مقراض سے کتری ہوئے تھے
مین نے چارلی کو آواز دی جو سلونیکا کے خریدشدہ محلی پوشاک اور لانگ بوٹ اور

ہمیں میں سامنے آیا اس قسم کی پوشاک فی الوقت کوئی شخص دیکھنا بھی پسند نہ کریگا مگر چارلی کو
بہر صورت اسی طرح جکڑے رہنا منظور تھا میں نے اوس سے پوچھا کہ شب گذشتہ کو کوئی جنگ
ہوئی یا نہیں اوسنے کہا کہ نہیں اور جبتک یونانیوں کی طرف سے ابتدا نہو گی تب تک جنگ کا
آغاز نہوگا - بعدہ چارلی سلونیکا کے خریدشدہ برتنوں میں چاء لایا - سلونیکا کے اشیاے
خریدشدہ میں بھی چیزیں ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد بھی باقی رہگئی تھیں بہرحال ہم چاء
اور سگریٹ سے جلد فارغ ہو کر بستر استراحت سے اُٹھے جو نصف کمرہ تک بچھا ہوا تھا بقیہ
نصف کمرہ میں لکھنے کی تین میزیں تھیں - بستر کو لپیٹ کر دہوپ میں ڈالنا قبل اس کے کہ
کوئی دوسرے کام کی طرف توجہ کیجائے ضروری تھا - چنانچہ ہم لوگ کوچ پر بیٹھ گئے اور چارلی نے
بستر لپیٹ کر باہر ڈالدیا - اوس کے بعد حمام کیا جسکے لیے کوئی سامان نہ تھا صرف ایک بڑا چوبی ظرف
جو یہاں کپڑے دہونے میں مستعمل ہے ضروریات غسل میں لایا گیا - دوسرے مقامات پر میں نے
سُنا تھا کہ الاسونا میں چیچک کا زور ہے مگر میری دیکھنے یا سننے میں کچھہ بھی نہ آیا - اتنی
بات تو ضرور تھی کہ جب میں نے اپنے جسم پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ سر سے پاؤں تک سفید
و سُرخ نشانات پڑے ہیں اگرچہ یہ چیچک نہ تھی لیکن تاہم میں نے احتیاطاً آنسکٹ پوڈر کا
استعمال کیا -

اس ہفتہ کے آپس کے انتظام کی سربراہی وغیرہ میرے سر تھی جو ایک آفت تھی مجکو
خریداری اشیا کے واسطے پہلے تو دو مہینوں کی مدت درکار ہوگی - بعدہ ایک ہفتہ کے
واسطے تین آدمیوں کے لیے مکان کرایہ پر لینا ہوگا - یہ ایسے جھنجھٹ کے کام تھے کہ مجکو
عورتوں اور نوکروں کی ضرورت ہر وقت محسوس ہونے لگی - میں نے اون لوگوں کی وقعت آگے
دل میں کبھی اس درجہ تک نہ کی تھی جتنی کہ اب معلوم ہونے لگی کیونکہ ہر وقت کا کھانا ہر وقت
تیار کرنا اونہیں کا کام ہے - میں مکان کے نیچے آتا جسکی سیڑھیوں میں چار انچہ سے
لیکر تین فٹ تک کا تفاوت تھا - اور جبتک آدمی جرأت کے ساتھہ کودتا ہوا نہ چلے تو سلامتی
کے ساتھہ جا ہی نہیں سکتا تھا ہمارے باورچیخانہ میں جو اطراف کی بلگیریوں سے قرار دیا گیا تھا
ایک شخص اندر پاس تھا اگرچہ وہ ہمارا ذاتی ملازم نہ تھا مگر نظر تقسیم کام ہم تینوں آدمیوں نے

اوسے بہی ایک کام دے رکھا تھا چنانچہ اوسکو کھانا پکانے پر رکھا۔ چارلی ٹیلری سپاہی کی نگرانی مکان اور کل ذاتی کامون کے انجام دینے کیلیے مامور تھا۔ اور ایک تیسرا شخص ڈمٹری نامی یونانی تھا جو بظاہر مذہبی خدمات سے متعلق اور سست مزاج تھا اُن چیزون کی عام نگرانی کے واسطے مقرر کیا گیا جو اوس سے کچھہ تعلق نہ رکھتی تہین ۔

اندریاس نے باورچیخانہ مین جاکر کپڑا اُتار ڈالا اور آگ جلانی شروع کی وہ شکل و صورت مین سفید رنگ اور لوانٹ کے جرنیلون کی طرح سر مین بال رکھے ہوئے تھا اور اگرچہ تل الکبیر(۱) اور کساسن کے جنگون مین رہ چکا ہے مگر ہنوز اوسکا مزاج بہت ہی غریب تھا۔ مین نے اوس سے پوچھا کہ آج کون کونسا کھانا کھلاوگے تو اوسنے صرف بھیڑ کے گوشت کو مختلف نامون کے ساتھ کھلانے کو کہا۔ مین نے گھونگے کا ایک بکس دیا اور بجائے بھیڑ کے ایک گوشت کے مرغی کا سالن تیار کرنے کو کہا۔ اور اسیقدر کافی تھا۔ دوپہر کے کھانیکے لیے بڑک مچھلی۔ کباب کافی ٹوسٹ۔ مسکہ۔ ٹوس۔ نارنگیان اور جام اور سہ پہر کے کھانیکے لیے پلاؤ جسکے عمدہ تیار ہونیکا یقین تھا۔ زبان۔ اور ڈچ پنیر۔ اور دیسی شراب جو کسیقدر میلی تو ہتی مگر بالاچہا اور ارزان بہ پیمانہ بحساب ایک پیسہ رطل فروخت ہوتی ہتی۔ اس ارزانی کے ساتھ کون شخص کہہ سکتا ہے کہ ترکی کیمپ مین کھانے پینے کی تکلیف ہوتی ہے ؟۔

دوپہر کے کھانیکے پہلے قائمقام سے ملاقات ضروری ہتی تاکہ رسد اور چارہ کا کچھہ انتظام ہو میرے علم مین قائم مقام دوسرے درجہ کا حاکم ہوتا ہے بہرحال لفٹنٹ کرنل مساوی اس درجہ کا ہوتا ہے اور اس لحاظ سے اس مقام پر دیوانی عہدہ دارون مین سب سے اعلی رتبہ اوسیکا تھا۔ اگرچہ مجکو عرصہ دراز تک اس لفظ اور عہدہ سے سرکاری کام حصوصًا سلاطین کے مجموعی مکتوبات موسومہ بالعالی کے تحریرات مین جو متعلق بہ تقررات وعدم تقررات عیسائی قائم مقامان ہوا کرتے کام پڑا کرتا تھا مگر مجکو کوئی خاص دلچسپی اون کے فرائض اور مدارج کے متعلق نہ ہتی جب تک مجکو کوئی خاص ضرورت اون سے گفتگو کی نہ ہوتی یا میرے

(۱) تل الکبیر مصر کی ایک بڑی جنگ کا نام ہے جو اوسی مقام کے نام سے مشہور ہے۔ یہ جنگ انگریزون اور عربی پاشا کے درمیان ۱۳ استمبر ۱۸۸۲ء کو ہوئی ہتی مترجم

اصطبل کا پل اونکی توجہ پر منحصر ہوتا ۔تب تک گفتگو کی بھی ضرورت نہ پڑتی اوس کے بعد مجکو اس خدمت
کی وقعت معلوم ہونے لگی اور اگر میرے دوست قائم مقام الاسونا کی جگہ کوئی شخص محض عیسائی ہونے
کی وجہ سے مقرر ہوسکتا تو مین ایسی کسی تجویز کی بڑے زور سے مخالفت کرنے پر آمادہ تھا ۔سات بجے
ہم اون کے مکان پر پہونچے مگر وہ اس سے بہت پہلے سے اپنے فرائض منصبی کے انجام دینے مین
مصروف تھے ۔ترکون کا قاعدہ ہے کہ دن غروب آفتاب سے شمار کرتے ہین اور رات اور دن کو
برابر بارہ گھنٹون مین تقسیم کرتے ہین اسلیے رات کے دس بجے اوٹھنے کے معنی اون کے یہان
خاصکر موسم گرما مین دن کو اوٹھنے کے ہو سکتے ہین اور یہ بات بھی ہے کہ جو ترکی وقت آج ہوگا
وہ اوسیوقت کل کبھی نہوگا ۔اسلیے ترکی گھڑیان ہفتہ وار برابر درست کرتے رہنے سے کبھی ٹھیک
نہین چل سکتین بہرحال یہ انتظام شاید اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ ترک اپنے اپنے کامون مین آفتاب
نکلتے ہی مشغول ہوجایا کرتے ہین جسکے بعد وہ تمام دن باقاعدہ کام کرتے رہتے ہین ۔

یہہ ترکی قائم مقام پستہ قد ۔منحنی ۔سیاہ ریش ۔سیاہ چشم اور سیاہ فراگ کوٹ
پہنے ہوئے تھے ۔نرمی کا اظہار نزاکت کی حد تک تھا ۔چنانچہ مین نے بحیثیت ایک مرد کے اونکو
مردمی سے خارج سمجھکر ذلیل نگاہون سے دیکھنا چاہتا تھا ۔مگر ایکدن سہپہر کو اونہون نے میرے ساتھ
گھوڑے کی سواری کی ۔اور میرے سب سے تیز گھوڑے سے لڑکون کیطرح ہنستے ہوئے آگے
نکل گئے حالانکہ حضرت کے دونون پانو گھوڑ کے کانون سے لگے ہوئے تھے ۔اس کے بعد
اونہون نے ایک اور جوانمردی کا کام کیا یعنی اپنے گھوڑے کو نہایت خوشی کے ساتھ ایک
پہاڑ پر جو قریب قریب سیدھا کھڑا تھا دوڑاتا ہوا چلا گیا ۔اور کوشش کی کہ درجہ اول کی لیونائی
شراب جو وہان مہیا تھی سرحد پر ہلوگون کے واسطے اڑا لائے ۔اوس وقت سے مین اون کو
بڑی محبت اور وقعت کی نظر سے دیکھنے لگا ۔جب ہم اون کے مکان پر پہونچے تو وہ اپنے
سینہ پر سے اوٹھکر سلام کرتے ہاتھ ملاتے سگاریٹ پیش کیا کرتے اور ملازم قہوہ کی پیالیان
لیے ہوئے آموجود ہوتا ۔وقتاً فوقتاً ایک اردلی آتا ۔کاغذ پیش کرتا ۔جہانتک مین سمجھ سکا
اس زمانہ مین قائم مقام مذکور اکسائز کو ارٹر ماسٹر اور کمسریٹ جنرل کا کام بھی چلا رہے ہین
ڈرگمین کی اعانت سے قائم مقام صاحب کچھ فرنچ زبان بھی بول لیتے تھے ۔ہمنے اپنا معاملہ پیش

اور کہا کہ جس خان میں ہمارے گھوڑے ٹھیرے ہوئے ہیں وہ تاریک اور غلیظ ہے اور علاوہ
اس کے وہان کے سپاہی ہمارا اونٹ اور چارہ چورا لیجاتے ہیں مالک خان (سرائے) بہی عجب
بیڈھب آدمی ہے جو بہت محصول لیتا ہے۔ جب ہمنے اپنا بیان شروع کیا تو قائم مقام نے ایک ماتحت
عہدہ دار کو بلا کر کچھہ اوس سے آہستہ کہا۔ اور وہ فوراً باہر جاکر واپس آیا۔ ہنوز ہمنے گفتگو ختم کی تہی
کہ اوسنے قائم مقام سے کچھہ آہستہ کہا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ ہمارا کام ہوگیا۔ ہمکو نیا اصطبل ملگیا اور
چارہ کی قیمت مقرر ہو گئی۔ ہم نے اپنے منصف مزاج اور مسافر نواز قائم مقام کا شکریہ ادا کرکے
سلام کیا اور رخصت ہوئے بعد اس کے ہمنے اپنے قیام گاہ پر کھانا کھایا اور میونسپل باغ کی جو
متصل ہے سیر کی جسمین پچاس گز تک سنگریزے بچھے ہوئے تھے۔ باغ میں زیادہ تر پیاز اور
کانی کی کاشت ہوتی تہی۔ ۵ فٹ کا ایک نالہ بہی اوسمین جاری تھا جسکا آخری حصہ یونان میں
گرتا ہے۔ یونانی عورتیں دہوپ میں بیٹھی ہوئی کپڑے دہو رہی تھیں مگر جاہل البانیائی
سپاہی اون کے ساتہہ بداخلاقی سے پیش آنے کا خیال تک نہ کرتا تھا۔ یونانی تاجر جو یہین
تجارت کرکے بہت کچھہ نفع اُٹھاتے ہیں۔ یونانی کانسل بیرق یونانی اُڑا رہا ہے اور ترکون
کے متعلق مصنوعی فسادات کے قصے گڑہا اور یونانیون کے حملون کی پیشین گوئی کیا کرتا ہے
مگر وحشی سے وحشی اناطولی یا سرکاشی کسی یونانی کے مقابلہ میں ایک انگلی کو بہی حرکت نہیں دیتا
اور میں نہایت صحت کے ساتہہ اس امر کا مقر ہوں کہ ہمارے پچاس ہزار انگریزی سولجر جتنی بدزبانیاں
صرف ایک شب شب یکشنبہ کو کرتے ہیں اتنی بدعنوانیاں ان ترکون نے ابتدائے زمانہ سے
ابتک نہین کی۔

اب ناگوار کام کرنے کا وقت آیا۔ یعنی تحریر کا۔ اگرچہ تحریر فرض منصبی ہے اور
اس لیے ادائے فرائض میں بیشک مسرت ہونی چاہیئے مگر آفتاب چمک رہا ہے توپخانہ کے گھوڑے
پانی پینے جارہے ہیں اور ہر پہاڑی سے بگل کی آوازیں آرہی ہیں۔ بگل کے آواز کے ساتہہ
خون اُچھل رہا ہے۔ پہر جب یہ حالت ہو تو کیونکر تحریر کی طرف طبیعت رجوع ہو۔ اگرچہ لندن کے
نامور اخبار ہی کو کیون نہ لکھنا ہو۔ اسی لیے میں نے اپنا گہوڑا منگوایا۔ حسن اتفاق سے
کنفانمی نے بہی اردلی بھیجکر تماشائے جنگ کے لیے بلا بھیجا پہر اب ناشتہ کس سے کیا جائے

بہرحال کچھ لیلتے اُگلتے ختم کرکے پہاڑ کی جانب چلے الاسونا تو بیشک گویا سوراخ مین واقع ہے
باقی پہاڑ پر تو نہایت عمدہ ہوا ہے۔ غرض گھوڑے دوڑاتے اور خاک پھانکتے نشیب و فراز
طے کرتے ہوئے خیمہ مین اوس مقام پر آئے جو ہمارے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ ترکون کا سلوک
انگریزی کارسپانڈنٹون کے ساتھ ایسا ہی تھا جیسا کہ کسی جنرل کے ساتھ ہوا کرتا ہے خود کمانڈر انچیف
جبکہ وہ سرحد کی جانب جانیکو تھے ہمارا انتظار کر رہے تھے اور جب کسی کارسپانڈنٹ کو فوج کے
ہمراہ لیجانے کا فیصلہ کر لیا تو پھر اوسکی خاطرداری مثل مہمان اور دوست کے ہونا ضرور ہے۔
آج ارمانلی مین جو الاسونا سے پانچ میل عقب مین ہے چار رجمنٹ سواران متعین ہین۔ ان رجمنٹونکو
سرحد پر رکہنا کچھ ضرور نہ تھا کیونکہ وہان نہ قواعد ہوسکتی تھی اور نہ بجز سردی کے کوئی چیز کھانیکو
ملتی تھی۔ کنعان بے نے ہم لوگون کو ایک اوہیڑ سر کمشین افسر موسومہ کرنل یعقوب کے حوالہ کیا اور
کہا کہ کل ہونیکے دس منٹ بعد دو رجمنٹین قواعد کرینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

واپس آنے پر مین چارلی کو ساتھ لیکر ایک چک کا روپیہ لینے گیا۔ بازار سے ہوتا ہوا
غلیظ راستون سے بنک مین پہونچا جسکا دروازہ سادہ اور دہلیز مین ٹوٹے پھوٹے صندوق پڑے
ہوے تھے۔ اوپر جانیکے لیے ایک چوبی زینہ تھا۔ بنک کا کلارک جو درحقیقت کارخانہ تماکو
کا ماتحت اجنٹ ہوتا ہے ایک میلا کوٹ اور پتلون پہنے ہوئے جسمین کچھ بٹن لگے ہوئے تھے
اور کچھ نہ تھے پیازی رنگ کی قمیص۔ ترکی ٹوپی اور عینک سے آراستہ پیراستہ تشریف رکھتے تھے
مجکو بدگمانی کی نظر سے دیکھکر میرے چک کی بڑی تحقیر کی مگر بعدہ میرے اسناد ملاحظہ کرنیکے بعد
بیس ترکی لیرہ گن دیے اور کاغذ چاٹ کر مہر مین سیاہی لگا کر مہر کر دی۔

بعدہ شب کا کھانا کھایا۔ اسباب کی بہت احتیاط کرنی پڑی۔ پائپ پیتے اور
کچھ دیر تک چارلی کے ساتھ تفریح کرتے رہے۔ دیر زیادہ ہوگئی تھی نیند کا غلبہ تھا لہذا
سونے کے غلاف مین گھس گئے۔ گھستے ہی بجاے سونیکے جنگ کے مختلف خیالات مین
ایسا غلطان پیچان ہوگیا کہ گویا میرا بستر میدان جنگ مین محاذی اتواپ بچھا ہوا ہے
اور مین ترتیب اتواپ اور افواج کے متعلق مناسب ہدایتین کر رہا ہون۔ مگر ان توہمات کا ایسا
لانبا سلسلہ تھا کہ اگر اسمین زیادہ غور کرتا تو پھر نیند مطلق حرام ہو جاتی۔

دسوان باب

فوج

جہاز نوشی کرنا - پہولتے ہوئے شہتوت کے درختون - انگور کے بیلون - اور لہلہاتے ہوئے غلہ کے کہیتون مین گہوڑے دوڑانا اور کہانیکے وقت انڈے مچہلی جام کوکو وغیرہ اغذیہ لطیفہ سے حیوانی خواہشات کا پورا کرنا سب اچہا اور بہت اچہا معلوم ہوتا تہا مگر لڑائی ہنوز دلی دور کے مصداق تہی جنگ ہی کے لیے ہم لوگ آئے تہے - جنگ ہی کی بدولت ہر بیجنی پہاڑی سفید خیمون سے معمور تہی جنگ کے افواہین تو بہت گوش گذار ہوتی تہین - اور ہر وقت یونانی بدمعاشون اور ڈاکوؤن کے سرحد پار ہونے اور ترکی ناکون پر چہاپہ مارنیکی خبر اڑا کرتی - غرض ہزارون ڈاکوؤن کے گروہ معہ توپ و تفنگ جو مسلسل ۴۸ گہنٹہ لڑنیوالے کہے جاتے تہے مشرق سے مغرب تک پہیلے تہے - مگر جہان مقابلہ کی امید ہوتی وہان ایککا بہی پتہ نہ ملتا

تاہم یہ لڑائی نہ تہی - اور اگرچہ میرے ایام زندگی پچاس ہزار سولجرون کے ساتہ بسر ہو رہے تہے اور تحت قوانین فوجی مین درحقیقت اول درجہ کے ہمراہیان فوج مین سے تہا اور راتون کو خورجیون مین دو دن کی خوراک لیکر سویا کرتا تہا اور ایک آدمی کو ہیڈ کوارٹر کے مصدولہ چیزون کو بہیجنے کے لیے مقرر کر رکہا تہا مگر جب تک حقیقت مین جنگ شروع نہین ہوئی اوس وقت تک مین نہین کہہ سکتا کہ مین نے سلطانی فوجکو حقیقی فوج سمجہا تہا یا بڑی شان و شوکت کا گرانخرچ فوجی کہلونا جو ابتک کہین نظر فروز نہوا تہا -

یہان تو کل سلطنت ہی مسلح ہو رہی تہی لیکن اگر نصف یا دسوان حصہ کسی ملک کا کسی وقت مسلح ہو جائے تو اوسکا منظر نہایت موثر ہوتا ہے ایسے منظر بہت کم لوگون نے دیکہے ہین میری آنکہین تو کبہی اس قسم کے کیفیت سے آشنا نہ ہوئی تہین - تاہم مین گہوڑے پر سوار ہوکر خیرہ چشم اور کچہہ کچہہ حیرت زدہ اس عجیب و غریب مجموعہ سے گذرتا رہتا تہا -

ترکی فوج کا انسان کے دل پر ابتدائی اثر اچہا نہین پڑتا - سپاہی سالخوردہ ہوتے ہین - ایکمرتبہ گروگرس ڈارپ (واقع جنوبی افریقہ) مین بورون نے اپنے مافی الضمیر کا اظہار ان الفاظ مین کیا تہا کہ نوجوان سولجرون کا مارنا گویا بکرا ذبح کرنا ہے مگر یہان متوسط عمر سپاہیون کا منظر تو اور بہی رحم انگیز ہے جب مین سپاہیون کے لائن سے گذرتا تو تقریباً ہر شخص کو

بال بچون والا پاتا - اونکی داڑھیان بھوری اعضا مضبوط اور اقتضاے عمر سے خشکیدہ - آنکھین مستقل و متین اور چہرے سے صاف ظاہر کہ نصف ایام زندگی محنت و مشقت مین گذرے ہین ان لوگون کو اپنون کے کھیتون اور بھیڑ کے گلون سے جُدا کر کے گولے اور چھرون کے مقابلہ کے لیے لانا بظاہر ظلم تھا - نظرتاً یہ تسلیم شدہ قصہ ہے کہ جنگ و جدل نوجوانون کے لیے ہے - ہماری انگریزی افواج مین اس کے بالعکس کارروائی ہے - جب کوئی آدمی سولجرون مین بھرتی ہوتا ہے تو گویا وہ اوسکا خاص پیشہ ہو جاتا ہے اور اوسمین اوسکو آزادی رہتی ہے - لیکن اگر وہ شادی کرنا چاہے تو گورنمنٹ کچھہ ذمہ دار نہین ہوتی وہ اپنے اور اپنے بال بچون کے آیندہ خطرات کو خود سوچ لے سکتا ہے - لیکن ترکی فوج کے یہہ سپاہی دور دراز مقامات مقدونیہ - مارمورا انگورا اور ترپزن[1] وغیرہ سے آئے تھے اور اونکا آنا فرض تھا - اپنے ملک و ملت کی حفاظت کے واسطے تمام اہل ملک کو جو بیس سے چالیس سال تک کے ہون بوقت ضرورت خواہ ہر مہینہ ہو یا ہر سال جنگی خدمات بجا لانا لازمی ہے - اس سال یونان سے جنگ ہی سا گذشتہ شام مین مقابلہ تھا اور سال پیوستہ یونانی اور بلگیریا کے متحد گروہون سے مقدونیہ مین قتال و جدال کی ٹھہری ہتی - غرض عجیب زندگی ہے جس سے کسیطرح مفر نہین - اپریل کے پہلے ہفتہ مین الاسونا کے پہاڑ پر کے واقعات غالبًا دنیا مین اعظم ترین واقعہ تھے -

یونانیون کا ترکون سے مقابلہ کرنا میرے حدود سے متجاوز ہے - مگر جب مینے اُن صابر اور رفتہ و مستقل مزاج سولجرون کو اسلحہ کے ساتھہ موسلا دھار پانی مین کھڑے ہوئے اور جانگداز ہوا مین پہاڑون پر پہرہ دیتے ہوئے اور بارہ بارہ گھنٹون تک کارتوس کے صندوقون کے ساتھہ کوچ کرتے ہوئے دیکھا تو مین ترکون کے ساتھہ یونانیون کے مقابلہ مین شریک ہو گیا - اگرچہ جنگ سے پہلے یہ لوگ بہت مستعد و آمادہ تھے مگر نہ جنگ کے بانی تھے

(۱) فوجی انتظام کے لیے سلطنت علیہ کے سات حلقے قرار دیے گئے ہین اون کے ہیڈ کوارٹر حسب ذیل ہین - قسطنطنیہ - اڈریا نوپل - ترپزن - دمشق - بغداد مناستر - اور صنعا - اور فوج کی بڑی اقسام تین ہین - نظام - ردیف - مستحفظ - ملازمت فوجی بیس سال جو اکیس سال کی عمر سے لازمی طور سے شروع ہوتی ہے سوارہ اور توپخانہ اس سے جُدا ہین -

اور نہ جو یان اور نہ یونانیونکی طرح سے اون لوگون کا دل بڑہانے والا کوئی تہا۔ وہ صرف اس لیے جنگ
آمادہ تھے کہ کسیطرح یہ آئے دن کا جھگڑا ختم ہو اور اپنے گہرون کو کچہہ برسون کے آرام و اطمینان کے
لیے جائین۔ جب یونان نے حملہ کی دہمکی دی تو وہ جنگ کے لیے طلب ہوئے۔ آ گئے۔ حملہ کا انتظار
کیئے۔ اور بغیر ایک لفظ بولے اپنے فرائض انجام دیتے رہے حملہ تو ہوا نہین انتظار بلائے جان ہو گیا
اور اس اثنا مین بارش وغیرہ کی وجہ سے وطن مین اونکے مکان اور دیگر اثاثہ کی پامالی ہو رہی ہے
پہر جب جنگ مین روز بروز عرصہ ہوتا جائے تو اونکا بیچین اور بے صبر ہونا کوئی تعجب نہین وہ
کہنے لگے کہ اس پہاڑ بے سبزہ و گیاہ سے گذر کر ہمکو لیرلیسا کے مرغزار کی سیر کی تو اجازت دو
اگر اس اثنا مین کوئی یونانی مزاحم ہوگا تو ہم جھیلنے کیلئے تیار ہین۔ برخلاف یہان کے لیرلیسا
مین گہوڑونکی گہاس اور آدمیون کے لیے ترکاری وغیرہ تو میسر ہو گی۔ خدا کے واسطے الانتظار
اشد الموت سے نجات دیکر ہمکو لاریسا جانے دو۔

ہر شخص جانتا تہا کہ جب ہم آمادہ ہونگے تو لیریسا مین ہماری کوئی مزاحمت کرنیوالا
نہ ہوگا۔ ایسے ہی لوگ تھے جو ایکرو پولس[1] مین داخل ہو جانا اعلان جنگ سے صرف چند گہنٹہ
کے اندر خیال کرتے تھے اگرچہ محکمہ جنگ کے ترکی جنگی نقشہ وسیع اور مکمل نظر آتے تھے۔ خاصکر
ہمکو جنکی آنکہین ترکی حروف سے ناآشنا ہین مگر ترکی افسر علی العموم جغرافیہ کی طرف نظر توجہ
زیادہ ملتفت نہین کرتے۔ جن لوگون کو زیادہ بصیرت اور واقفیت ہتی وہ لوگ مدت متذکرہ مین
لاریسا سے آگے بڑہنا خارج از امکان سمجھتے تھے کیونکہ اس مدت مین جنگ کرنا اور پہر کے راستے
طے کرنا اور ندیون کو عبور کر کے لاریسا کو غیر محفوظ جنوب کی طرف سے تسخیر کرنا ان سب باتون کی
گنجایش رکھہ لی گئی ہتی۔

معلوم نہین کہ یہ تجویز خود ادہم پاشا کی ہتی یا نہین کیونکہ اوسکا ذکر اونہون نے نہین کیا تہا
مگر ایک اسٹاف افسر نے مجھہ سے اس تجویز کو اونہین سے منسوب کر کے کہا تہا۔ لیکن بمقابلہ اس
تجویز کے بہت سی دوسری تجویزین دوسرے لوگون نے اسطرح بیان کین جو ایک دوسرے سے
متبائن ہین۔ ادہم پاشا کی فوج کے متعلق جو کچہہ کسی کارسپانڈنٹ کو صحیح طور سے معلوم ہو سکتا تہا
وہ اوسکی مقدار اور تقسیم ہتی جسکا ٹہیک پتہ لگتا اور جو حسب ذیل ہتی۔ فوج متعینہ سرحد کے

[1] ایکرو پولس سے مراد بلند شہر یہان دار السلطنت یونان یعنی اتہنز مفہوم ہے۔

سات پیدل (ڈویژن) فریق معہ توپخانہ کے تھے جس سے ایک کو گھٹا کر بریگیڈ بنا دیا۔ ایک سواروں کا فریق معہ اپنی توپخانہ اور گیارہ توپخانہ بجملہ محفوظ توپخانوں کے تہا۔ تریخ مین ایک پیدل فریق محفوظ رکھا گیا تھا وہ بہی اوس وقت بریگیڈ بنا لیا گیا تھا۔ اگرچہ ترکون مین بہی مثل یورپین افواج کے حصص افواج کا امتیاز باعتبار عدد ہوتا ہے لیکن عدد کا لحاظ کم رکھا جاتا ہے بلکہ ہر حصہ (فریق) اپنے جنرل کے نام سے ممتاز ہوتا ہے اسلیے دونون کے استعمال سے گڑبڑ ہوجاتا ہے چنانچہ مختلف فوجی اٹاچیون نے جویکے بعد دیگرے میدان کارزار مین پہونچے بڑی احتیاط سے حصص افواج کے نمبر درج کتاب کر لیے لیکن مقابلہ کرنیکے وقت جبکہ ایک فوج کا حصہ دوسرے حصہ سے فاصلہ دراز پر تھا دقت معلوم ہوئی اور خلط مبحث ہو گیا۔

سا تون حصے تمام سرحد پر یعنی مغرب مین گریونا سے لیکر خلیج سلونیکا مین کٹارینا تک پھیلے ہوے تھے مغرب مین سب سے پہلا حصہ حقی پاشا کا گریونا سے وسکاٹا تک متعین تھا۔ ان کا ہیڈ کوارٹر وسکاٹا ہی تھا گویا اس مقام سے غرب کی جانب کوئی اور مقام زیادہ تر توجہ طلب نہ تھا۔ خیری پاشا ڈومنک مین اور نشاط پاشا اسکومیا مین اور ممدوح پاشا و حیدر پاشا الاسونا مین اور حمدی پاشا کوسکی مین جسکو یونانی قریہ کہتے ہین اور حسن پاشا جنکے پاس صرف ایک بریگیڈ تھا پلا مونہ مین معہ اپنے مفوضہ افواج کے متعین تھے۔ سوارون کا فریق آرمانی مین تھا جو الاسونا سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اور توپ خانہ معہ کل سامان اتواپ الاسونا مین جمع تھا۔ یہ کل افواج بنظر سرسری سو میل کے دور مین پھیلی ہوئی تہی۔

عام طور سے ہر حصہ (فریق) کی قوت دو بریگیڈ کے ہوتی ہے اور ہر بریگیڈ مین آٹھ پلٹن ہوتے ہین۔ ہر پلٹن مین عام حساب کے موجب ایکہزار آدمی۔ مگر ترکی افواج مین بدرجہ اوسط (۷۵۰) آدمی ہوتے ہین اور میرے حساب مین تو جسقدر پلٹنین نظر سے گذری ہین ہر پلٹن کی قوت بدرجہ اوسط (۶۰۰) سے بہت زیادہ نہو گی۔ ہر فریق مین چار چار توپخانہ چھہ چھہ توپون کے تھے۔ اس طرح چھہ حصص اور ایک بریگیڈ یعنی ساڑھے چھہ لشکرون مین ۶۲۴۰۰ سپاہی اور ۱۵۶ توپین تہین۔ محفوظ توپخانہ مین ۶۶ توپین اور تہین۔ سوارون کے فریق کیا

چار رجمنٹین ہزار ہزار اہل سیف کی تہین۔ مگر میرے دیکھنے مین تو پانچوان حصہ بہی ہنین آیا۔ اور درحقیقت اس قسم کی جمعیت ہتی ہی ہنین۔ چنانچہ جب مین نے آزمائش مین دو رجمنٹونکی قواعد دیکھی ہتی تو مجہسے یہ ہی کہا گیا تہا کہ ایک رجمنٹ مختلف پہرہ اور اردلی یا ہمراہی کے کامون پر متعین ہے۔ جب سوارونکی مجموعی قلت پر نظر کیجاتی ہتی تو کسی شخص کے طلب کرنے پر سوارون کو متعین کردینا ترکون کی فیاضی پر متعجب ہوتا تہا۔ مگر اوسکی ہی ایک وجہ معلوم ہوتی ہے یعنی سوارونکے سوا مختلف راہون سے کوئی دوسرا شخص بخوبی واقف ہنین ہے۔ اور عہدہ دار تو بہت ہی آخری وقت پر واقفیت کی طرف توجہ کرتے ہین۔ جن سوارونکی قواعد مین نے آزمائش مین دیکھی ہتی اور نیز وہ سوار جو سرحد پر بہیجے جارہے تہے جبکہ ۱۷ اپریل کو حملہ ہونے والا تہا اور بعدہ جبکہ ایک موقع پر اونکی مقررہ قوت دیکھنے مین آئی ہتی اور اوس کے بعد پہر کل جنگون مین سوارون کے موازنہ کا اتفاق ہوا تہا تو سب موقعون کے لحاظ سے مین کہہ سکتا ہون کہ سوارونکی تعداد فی اسکواڈرن ۱۴۴ ہتی اسطرح ۲۵ اسکواڈرن مین ہزار سوارون سے زیادہ تعداد ثابت ہنین ہوتی۔

جنرل گولڈز جو جرمنی کا نامور جنرل اور فوج قاہرہ سلطان المعظم مین اعلی خدمت پر مامور ہے بیشک میری نسبت بوجہ ذاتی واقفیت و تجربہ کے زیادہ واقف کار ہوگا اور اوسکا بیان زیادہ تر قابل اعتبار سمجہا جائیگا۔ وہ اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۹۵ء مین لکہتے ہین کہ سوارون کا رسالہ ۲۵- اسکواڈرن کا ہے اور ہر اسکواڈرن مین چالیس سے پچاس گہوڑے ہوتے ہین مگر مین نے تو کبہی کسی میدان مین ایک اسکواڈرن مین پچاس گہوڑے ہنین دیکہے جسکی وجہ شاید یہ ہو کہ کوئی اسکواڈرن پوری قوت کے ساتہہ کبہی میدان جنگ مین ہنین آیا اسپی توپخانہ مین اٹہارہ توپین اور متعین۔ اس کے علاوہ سرنج کے محفوظ بریگیڈ کے چار ہزار آٹہہ سو سپاہی اور ملائے جائین تو تھسلی مین سلطانی فوج کی میزان ۶،۲۰۰ پیدل ایکہزار سوار اور ۲۴۰ اتواپ کی ہوتی ہے۔

ہر حصہ فوج خاص خاص کوہی درون مین جو سرحد پر واقع ہین متعین تہا۔
چنانچہ حقی پاشا کا بریگیڈ اون حملون کے جواب دینے کے لیے متعین تہا جو کلاباکا اور ترحالہ کے جانب سے کوہستانی راہون سے ہوتا اگرچہ یہہ راستہ کثیر التعداد افواج کی نقل وحرکت کے

قابل نہ تہا۔ حیدری پاشا معہ افواج زیردست ڈومنک سے دماسی اور قلعہ ماکی کے ان تنگ دروںکی نگرانی کرتے تھے جنمین سے زرنیاس اور سلمویا ندیان بہتی ہوئی تھسلی کے میدان مین پہونچتی ہین۔ نشاط پاشا کے تفویض مین اسکوپیا اور قرطی سوالی کا کارآمد رہگذر تہا۔ حمدی اور حیدر پاشا درہ ملونا پر متعین تھے۔ حمدی پاشا کے متعلق دیویا اور زردوس کے سرحدی پہاڑی راہوںکی حفاظت تہی۔ اور حسن پاشا راہِ ساحل پر مامور تھے۔ اسقدر لمبی چوڑی سرحد پر فوجی انتشار صرف سلطان المعظم کے اوس حکم کی بنا پر تھا جسمین ادہم پاشا کو تاکید اکید تہی کہ سلطنت علیہ کے کسی مقام پر یونانی دخل نہ ہونے پائے۔ اور فوج کی تقسیم بہی باتباع اوس حکم کے نہایت عمدہ اور آخر تک ویسے ہی رہے۔ کسی مقام پر یونانی بیقاعدہ فوج بغیر ترکی فوج سے مقابل ہوئے مقدونیہ مین نہین گہس سکتی تہی۔ مگر جب ادہر سے جوابی مسئلہ پیش ہوتا تو جنگی مقامات کی نگرانی کمزور ہوجاتی درحقیقت ستر ہزار فوج کے واسطے سو میل سرحد کی نگرانی کرنا آسان نہین تھا۔ اور کسی خاص مقام پر زیادہ فوجی قوت کے اجتماع کرنے مین بہت مدت درکار ہوتی۔ سب سے مضبوط و مستحکم مقام الاسونا تہا جہان ۲۸ ہزار ہ سو پیدل ہزار سوار اور ۱۵۶ توپین صرف پانچ گہنٹون مین جمع کیجا سکتی تہین اور ایک دن کے وقفہ مین سرنج سے چار ہزار ہ سو پیدل اور طلب کرسکتے تھے۔

سنہ ۱۸۹۶ء مین جب اسیلیج یونان سے جنگ چہڑ جانے کا اندیشہ تہا تو اوس وقت غالباً جنرل گولٹز کی راے کے موافق جوابی نقشہ جنگ تہا صرف ڈماسی اور قلعہ ماکی کے تنگ دروں سے حملہ کرنے کی نیت تہی تاکہ یونانیون کے بائین بازو سے اور لریسا کے پشت پر مقابلہ ہو یہہ بہت مفید منصوبہ تھا جو محتاج شواہد نہین۔ دشمنون کے مقابلہ مین زرنیاس اور سلمور یاندیون کو عبور کرنے کی ضرورت ہوتی جیسا کہ ملونا پر پیشقدمی کرنے کی حالت مین لابدی ہے۔ سلمور یا کے شمال جانب لریسا خوب مستحکم کیا گیا تھا مگر جنوب کیطرف بالکل غیر محفوظ تھا۔ اور رسالہ کی مدد سے یونانی فوج کے پچہلے حصہ پر حملہ کیا جاتا اور فارسالا کے جنوب یا دستنو اور دوکو کے جنوب و مشرق مین انکا راستہ بند کردیا جاتا جس سے یونانی فوج کا بحالت شکست عنیت دنابود ہوجانا ضروری تہا مگر معلوم نہین کہ ادہم پاشا یا سلطانی مشیر اس راے کو اوائل اپریل مین کسی قدر قیمت کی نگاہ سے دیکہتے تھے یا نہین۔ اونکو کم سے کم اسکی اطلاع تو ضرور ہی ہوگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ

رسالہ کے ضعف قوت کی وجہ سے وہ اس تجویز پر عمل نہین کر سکتے تھے۔ جنرل گولڈز کی تجویز کے موافق اسقدر تو ضرور ہوا تھا کہ پانچوین اپریل کو یعنی یونانی قومی دعوت کے ایکدن قبل ادہم پاشا نے ایک دستہ سواران ڈومنک مین خیری پاشا کے پاس بہیج دیا تھا اور ممدوح پاشا کا ایک برگیڈ بہی معہ توپون کے الاسونا سے اوسی جانب روانہ کیا تھا لیکن ہر کوئی واقعہ ہی ہنوا۔ بجز اسقدر تو افوج کے باقی ادہم پاشا کا پہلے ہی سے سرحد پر حملہ کرنیکا رجحان تہا جو نسبتاً آسان تو تہا مگر زیادہ مفید نہ تھا۔

اس بات کا تو کسی شخص کو ایک لمحہ کے لیے بہی گمان نہین تھا کہ ہماری فوج کو خواہ تھلی ہو یا ہین ولیبار یونانیون سے شکست ہوگی۔ مجکو تو بالذات یونانی افواج کی قوت کا کوئی اندازہ نہین تھا بلکہ مجکو تو اپنے سلطانی افواج کے کمانڈر انچیف کا بہی اندازہ نہین معلوم ہوا تھا اگرچہ اثنائے گفتگو مین اسقدر اون سے ظاہر ہوا تھا کہ وہ تعداد افواج یونانیہ کو قابل وقعت خیال نہین کرتے افواہین البتہ بڑی گرم گرم اڑا کرتی تھین کہ ایک لاکہہ فوج سے شاہ یونان حملہ کرنے والا ہے مگر کاغذی طور سے تو صرف ستر ہزار کا مجموعہ تھا جو تمام سرحد پر سمندر کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک پہیلا ہوا تھا۔ عثمانیہ سرحد سے زیادہ یونانی سرحد حفاظت طلب تہی کیونکہ اونکو صوبہ ایپرس[1] مین بہی اوسی مجموعہ مین سے بہیجنا تھا حالانکہ ترکون کی طرف سے اوس صوبہ کی کارروائی عملاً بالکل جُدا رکہی گئی تہی اس لیے کیسطرح اُمید نہین کیجا سکتی تہی کہ کسی مقام مین ادہم پاشا کو یونان کے چالیس ہزار سے زیادہ جمعیت کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ ادہر ادہم پاشا کے بہی زیر فرمان چالیس ہزار جرار سپاہی لریسا پر حملہ کرنیکے لیے آمادہ تھے۔ جسمین خیری پاشا کے دونون برگیڈ معہ ۹۶۰۰ پیدل اور ۲۴ توپون کے شامل تھین اسلیے تعداد کے لحاظ سے تو دونون مساوی تھے۔

مگر جب تعداد افواج طرفین سے متجاوز ہوکر دوسرے خصائص فوجین کا مقابلہ

(۱) صوبہ ایپرس مین ابتدا مین ترکی فوج کی تعداد حسب ذیل تہی۔ پیدل ۲۷ پلٹن۔ میدانی توپخانہ ۴۔ کوہی توپخانہ ۱۔ بعدہٗ مین ترقی کردی گئی تہی مگر اس فوج کو حملہ کی اجازت نہ تہی صرف مدافعت حملہ کے لیے متعین تہی۔ اس صوبہ کے فوج کے جنرل کمانڈر احمد حفظی پاشا گورنر جنرل صوبہ البانیا تھے۔ مترجم

کرتے ہین تو کل پیچید گی اُٹھہ جاتی ہے۔ مین نے یونانی فوج کو تو دیکہا نہین ممکن ہے کہ نہایت
عمدہ ہو مگر ابتک تو کوئی عملی ثبوت ہوا نہین۔ برخلاف اس کے مین ترکی فوج مین آٹھہ روز تک
اوس کے عیوب ہی تلاش کیا کرتا رہا لیکن مجھے اقرار کرنا پڑا کہ کسی واقعی سنقص کا پتہ نہ لگا۔
یورپ کے اخبارون مین اون کے مختلف کارسپانڈنٹ ترکی فوج کا نقشہ ان الفاظ مین کہینچا کرے ہین
کہ ترکی فوج ایک بدنما داغ ہے جو یورپ کے آسمان عزت پر نمودار ہے۔ وہ نا تربیت یافتہ اور
بلوہ و فساد کرنے پر ہر وقت آمادہ۔ اوس کے افراد مختلف عوارض سے مرے ہوئے۔ اونمین
گہوڑے۔ سامان باربرداری کپڑے اور غرض ہر شئے کی فقدانیت اور معدومیت ہے۔ اونمین سے
ہر ایک لفظ کامل جہوٹ کا ایک نمونہ ہے مین اسوقت زمانہ حال کی ترکی کی تاریخ لکہنے نہین بیٹہا ہوں
نہ آرمینون کے شورش پر کوئی بحث کرنا چاہتا ہون لیکن البتہ چشمدید واقعہ بیان کرتا ہون مینے
ایک افواہ سُنی تہی جو غالباً یونانی کانسل متعینہ الاسونا کی اڑائی ہوئی تہی کہ البانیون نے یونانی
چرچ کو خراب کرڈالا۔ مین نے الاسونا کے قرب وجوار مین بہت سے یونانی (چرچ) دیولین دیکہین
لیکن اونمین سے ایک بہی خراب نہین ہوا تہا۔ الاسونا مین یونانی خانقاہ سے فوجی کیمپ صرف
دس قدم کے فاصلہ پر ہے اور خانقاہ مذکور کی عمارت جو حقیقت یادگار قدیم بزنطائن ہے تمام
الاسونا سے دکہائی دیتی ہے مگر خانقاہ پر مخصوص مذہبی حیثیت سے کوئی اثر نہین پڑا۔ یونانی
اپنے قدیم دستور کے موافق ہفتہ مین چار دن تو دنیا بہر کے دہوکہ بازیون مین جو بالخصوص
اجنبی لوگون کے ساتہہ کیجاتی ہے معروف رہتے ہین اور بقیہ تین دن جشن منایا کرتے ہین
مگر کوئی شخص بہی اون کے حرکات کا مزاحم نہین ہوتا۔ ترکی مین تم تمام گہومو مگر کسی سپاہی کو
مخمور نپاؤ گے۔ کیونکہ ترکی سپاہی بجز پانی اور قہوہ کے اور کچہہ پیتے ہی نہین۔ ہان البتہ ہفتہ
مین دو مرتبہ جوشیدہ انگور پی لیتے ہین جو ایک حد تک می نوشی ہوسکتی ہے۔ علی ہذا تم گلی
کوچون مین کبہی کوئی لڑائی جہگڑا نہ دیکہو گے۔ البنی (ارناوط) ایشیائی قسطنطنوی کرتاقی کوہ
شامی۔ عرب۔ افریقی غرض تمام مشرقی اقوام کا مجموعہ قہوہ خانون اور دوسرے مقامون مین
دیکہو گے اور ہر شخص غیر قوم کے افراد سے نہایت محبت اور شایستگی سے جو مدنیت کا خاصہ ہے
پیش آتا دیکہو گے اور کوئی خلفشار نہ پاؤ گے۔

اسمین شک نہین کہ آلاسونا کی فوج بہت نفیس وشاندار نہین معلوم ہوتی - مین نے
ایکدن توپخانہ کی کوچ کی تیاری دیکھی جو سرحد پر بھیجے جانے کو تہا - توپون کے گاڑیون اور
گھوڑون پر سپاہیون سے اپنے پورانے فرسودہ کپڑون کے گٹھر لادے اوسکی بغل مین دوسری
گاڑی پر کسی بنک کے افسر کا سامان جو بتقریب تعطیل کہین تفریح کے لیے جاتا تہا نہایت خوبصورتی
اور نفاست سے لدا ہوا تھا - پریڈ پر جب کوئی پلٹن قواعد کرتی ہو تو تم ایک کو نیلی پوشاک مین
اور دوسرے کو سبز لباس مین اور بیتیرے کو کسی اور رنگ مین پاوگے - اون کے تسمہ دار جوتے
پورانے سلیپرون پر بہی سبقت لیگئے ہین اون کے پاوئون کی پٹیان ہسپتال کے اون پٹیون کی
طرح ہین جو مہلک زخمیون کے استعمال مین آتی ہین اسپر طرہ یہ کہ اون پٹیون کو ڈوریون سے
باندہ دیتے ہین جنکے دونو کنارے لٹکے رہتے ہین - کوچ کرتے وقت رجمنٹون کے افسر خصوصاً محفوظ
افواج کے افسرون کے کپڑے کہنیون اور گھٹنون پر شکست دیکھے گئے - سپاہی قواعد کے وقت
کسیقدر سستی کے ساتہ چلتے ہین اور اونکی خمیدگی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وجع مفاصل مین گرفتار
ہین لیکن اون قبائح کا وجود اگر ۳۵ سالہ دہقانیون مین پایا ہی جائے تو چندان محل تعجب
نہین ہے -

بہرحال یہہ نکتہ چینیان خفیف امور کے متعلق ہین گو اونکی وردیان عجیب معلوم ہون مگر
اسمین تو شک نہین ہے کہ وہ خوب گرم ہوتی ہین اور اوسکی ضرورت ہے اگر جوتے اور پٹیان خوب
ٹہیک نہوتی ہون تو بلا سے نہ ہون مگر یہ تو نہین ہے کہ جوتا کاٹنے سے راستہ مین بیکار ہو جائین
اور کوچ کرنے سے معذور رہون - اسیطرح ممکن ہے کہ افسر بہی بظاہر کیل کانٹے سے درست نہون
مگر اونہین سے ہر شخص بیحد مستعد خاصکر ارناوطی جن سے ملنے کا مجھکو بہت اتفاق رہا خوف و
خطر سے براے نام بہی واقف نہین - افسر اپنے سپاہیون کو خوب پہچانتے ہین اور وہ اپنے
بالا دستون پر ہر طرح بہروسہ کرتے ہین - عمر رسیدہ سپاہی جنگ آزمودہ اور کم عمر قسطنطنیہ کے مدرسہ
حربیہ کے تعلیم یافتہ ہوتے ہین - انہین سے بہت سے طلبا نہایت فصاحت سے فرنچ بولتے ہین
اگرچہ فرانس تو دور کنار بلگیریا کے حدود سے آگے بڑہنے کا اتفاق نہین ہوا سپاہیون کے
نسبت ایک دوسری رائے بہی قائم ہو سکتی ہے یعنی عمر رسیدہ عہدہ دارونکی تربیت نہین ہوئی

اور کم عمرون نے شداید جنگ نہین دیکہے مگر بہرحال وہ کسیطرح یونانیون سے تو کم نہین۔ اون کی
خمیدگی کا بہی ایک جواب ضرور ہے جب کوئی شخص ایک ایک دن مین بارہ بارہ گہنٹہ مسافت کوچ کرتا رہے
اور افسر کے مرضی کے موافق کہ جتنے دن وہ چاہے اوسکی پیٹہ پر پشتارہ بندہا رہے تو اوسکی [illegible]
خمیدگی قابل معافی ہے۔ پس چست وشاندار نہ ہو نہو لیکن ان سپاہیون کے [illegible] قابل
اون کے فائدہ رسان قوت۔ کام کرنیکی قابلیت۔ نہ تہکنے والے اعضا۔ اونکی [illegible] ضرور قابل تسلیم ہے

عوارض کے نسبت تو صرف اسقدر معلوم ہوا تہا کہ چیچک شائع تہی اور اوس سے [illegible]
آدمی ضائع ہو چکے تہے۔ مگر خود یونانیون کا افسوس کے ساتہ اقرار ہے کہ اب یہ عارضہ بالکل
معدوم ہو گیا۔ اس کے سوا اُشُش کی بیماری اور پیچش کی متوحش خبرین بہی تہین جسسے دو تین آدمی
روزمرہ بیرونی کیمپ مین مرجاتے تہے مگر ان واقعات کا اثر چالیس ہزار فوج مین کیا ہوسکتا ہے
اسمین شک نہین کہ پہاڑی راستونمین کہین کہین آپ کو ایک شخص ملیگا جو کراہتا ہوا گہوڑے پر
سوار ہوگا اوس کے پانؤن رسی کے رکاب مین ہونگے اور اوسکا کوئی ساتہی اوس گہوڑے کی
باگ تہامے ہوئے لیے جاتا ہوگا جس سے ثابت ہوگا کہ وہ ہسپتال جا رہا ہے۔ اس سے
ضرور بیماری کے وجود کا پتہ لگتا ہے مگر بہ لحاظ کیاہا الاسونا کا ہنوز نصف ہسپتال بارکون کا
کام دے رہا ہے اور ۲۰ اپریل تک انگریزی سامان عشرت کے جو ولایتی ہسپتالون مین
مستعمل ہوتا ہے کہولنے کی نوبت نہین آئی تو پورے اطمینان سے کہا جاسکتا ہے کہ بیماری
اسقدر کم تہی جسکے دریافت سے نہایت تعجب ہوتا تہا تقریباً کل افواج پہاڑون پر خیمہ زن تہی
اور اگر ناموافقت آب وہوا سے شب کو کچہہ ضیق یا زکام کی خلش معلوم ہوتی تو نسیم سحری
کونائن اور عرق فولاد کی قوت بخشتی۔

اب رہا معاملہ سامان باربرداری۔ ادہم پاشا نے خود مجہہ سے بلاتکلف فرمایا تہا
کہ صرف پندرہ دن کے رسد کا انتظام رکہا گیا ہے جسکی طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہیے
سرنج اور الاسونا مین گودام بہت عجلت کے ساتہ قائم ہو رہے تہے۔ مین نے کئی مرتبہ ہیڈکوارٹر
کے اسٹاف کے لوگون سے دریافت کیا کہ جانوران باربرداری اور سامان رسد وغیرہ کا انتظام
اور ذمہ داری کس کے سر ہے مگر کسی نے کافی جواب نہ دیا۔ معلوم ہوتا تہا کہ بلا خاص ذمہ داری کے

اوسکا عام انتظام یونہی تھا۔ اور درحقیقت بہت ہی نامربوط اور غیر مسلسل کارروائی تہی مگر تعجب یہ ہے کہ سب جزین بالتکمیل نہین۔ فوج مین لازمی طور سے آرمی سروس کور کا وجود نہ تھا اور مین نے تو کوئی انجنیر بہی نہین دیکھا۔ انجنیری کا کام خود پلٹن کے تفویض تھا۔ اسطرح جو پلٹن انجنیری کا کام کرتی تو وہ جنگی خدمت سے فی الوقت جدا رہتی۔ اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ باوجود مخاصمانہ صورتین قایم ہونے اور ترکون کو بحری ذریعہ سے رسد رسانی مین محالات پیش آنے اور معاوضتاً خشکی سے پہونچنے مین ہزارون سپاہیون کا جنگی کامون سے علحدہ رکہنے اور لاکہون پونڈ خرچ کرنیکے بظاہر یونانی گورنمنٹ کو جسے من وجہ سمندر پر اقتدار زائد حاصل تھا کوئی بار الامتیاز تفوق حاصل نہین ہوا۔ باربرداری کے جانورون کا انتظام جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے خام تھا مثلاً کسی شخص کو معلوم ہوا کہ بسکٹ اور چارہ نہین ہے تو کسی دوسرے آدمی نے جانور اور آدمی کو سامان لانیکے واسطے بہیجدیا۔ ایلیشیا سے کوچک سے جتنی پلٹنین آئی تہین اون کے ساتہہ بحساب فی پلٹن دوسو جانوران باربرداری کا ہونا فرض کر لیا گیا تھا اور تعجب یہ ہے کہ علی العموم اس قیاس کے بموجب سامان موجود تھا۔ جانور اور سپاہی کہین نکل جاتے اور ڈہونڈھ ڈہانڈھکر سب ضرورت اشیا بہم پہونچاتے اگرچہ اسمین وقت ضرور صرف ہوتا تھا مگر جب جاتے ہمیشہ سامان رسد ہمراہ ضرور لاتے۔ اس سے واقعی کیفیت جو کچھہ ہی ظاہر ہوگئی یعنی ترکی مین مثل جرمنی کے ہر پلٹن اپنے سامان باربرداری کے بہم پہونچانے کی خود ذمہ دار ہے۔ اور جو کام بالانفراد ہو سکتا تھا شاید ترک بالاجماع نہین کر سکتے تھے۔ الغرض سامان باربرداری ایک عجیب و غریب شے ہے جسکے انتظام کے متعلق کمال ضعف اور کمال قوت دونون کو مساوی نسبت دیجا سکتی ہے۔ ایک جانب اوسکے ترتیب مین سخت عیوب ہین اور دوسرے جانب اصلاح انتظام کے جانب خیالات کا رجوع ہو جانا اور نہ تھکنے والی محنت کے ساتہہ مشغول ہونا حیرت انگیز ہے۔

گیارھوان باب

یونانیون کے درمیان

مین نے بمقابلہ ترکی دیہات کے یونانیون کے دیہات صاف۔ پسندیدہ اور سرسبز پائے

دو دن ہوئے کہ مین نے ایک ترکی گانو کی سیر کی مگر اوسکی کرخت بدبو میرے دماغ سے اب تک رفع نہین ہوئی - اس گانون کے جھوپڑے کچّی اینٹ اور چند پتھر کے بنے ہوئے تھے اینٹین ایسی کچی تہین کہ بارش ہونے پر پھر وہ اپنی اصلی حالت مین عود کر جاتین - جھوپڑے سب سفالپوش تھے جو نصف مدور سید سے اور نصف اُلٹے ایک دوسرے پر رکھی جاتی ہین جس طوفان کے زمانہ تک امن وآرام رہتا ہے مگر ہوا چلتے ہی کھپریل گرنے اور اڑنے لگتی ہے کیونکہ وہ اپنے تہہ سے بندھے نہین رہتے - ان غلیظ مکانون کے صحن بہی غلیظ ہوتے ہین جو سنگین یا کچی دیوارون سے محیط رہتے ہین - جابجا کوئی سوبجر بیٹھا ہوا دکھلائی دیتا ہے اسیطرح کہین کہین فقیر بھیک مانگتا ہوا اور کہین کوئی ترکی عورت بیٹھی ہوئی نظر آتی ہے - جو سڑک اس گانو سے گذرتی ہے گویا وہ ایک کھلی ہوئی موری ہے جسمین گھوڑا گھٹنون تک لت پت چلتا ہے - وسط دیہہ مین کہین دو چار کتے کسی مُردہ گدھے کو نوچ رہے ہین جسکی نصف نعش سڑ گئی ہے اور نصف ہڈیونکا ڈھیر ہے - کبھی کبھی قد آدم گوبر کے تودون پر چڑھ جانے کا اتفاق ہوتا جسکی چوٹیون پر خوبصورت گندمی رنگ کے بچے لمبے لمبے کرتے اور پاجامہ پہنے برہنہ پا کھیلتے ہین - لڑکے تو خوب موٹے تازے اور گلِ لالہ بنے ہوئے تھے اگرچہ گانو کی بدبو بظاہر سخت خطرناک صحت تہی -

یونانی گانو کی حالت اس سے بالکل مختلف تہی - ایک خشک پہاڑی کے دامن مین یہ گانون جو مین نے دیکھا آباد تھا - جو کچھ تھوڑی بہت گھاس تہی اوسپر کچھ بکریاں اور بھیڑین اور چند گائین گذارہ کر رہی تہین - گانو کے دونون سطح کنارون پر شہتوت اور انگور کے باغستان تھے - شہتوت کی کوپلین پھوٹ رہی تہین جس سے سارا گانون بھینی بھینی بو سے معطر ہو رہا تھا - اس گانو کی سڑک مسطح اور وسیع تہی صرف دو تین میل کے فاصلہ مین دو ایک جگہ خندق اور ایک ادہ مٹی کے تودے نظر آئے تھے - گانو کی گلیان اکثر چھ فٹ چوڑی صاف اور پختہ تہین - سڑکون پر کی بہت سی کھڑکیان شیشون کے نہ ہونے سے بند کردی گئی تہین - مکانات مستحکم اور صحن پختہ اور ہموار بنے تھے اکثر صحنون مین کنوے اور شہتوت کے درخت اور کہین کہین چھوٹے چھوٹے چمنستان تھے - بعض بڑے آدمیون کے مکانات چونہ استر کاری کیے ہوئے تھے - شاہراہ پر قہوہ خانے - خشک ندی پر چوبی پل اور تمام گانو مین

سات گرجے تھے اور کل مستقل آبادی یونانیونکی تھی - اور یہی ایک بات تھی جو اوسکو خاک مین ملائے
ہوئی تھی - اگر اسمین یونانی آباد نہ ہوتے تو یہہ گانون بہشت کا نمونہ ہوتا - ممکن ہے کہ اس اظہار
ما فی الضمیر سے مجھکو کوئی شخص متعصب سمجھے یا عیسائیون کا مخالف کہہ بیٹھے لیکن حقیقت حال یہی ہے
اور بعد غور سے سننے کے ممکن ہے کہ دوسرونکی بھی یہی راے ہو -

مین ایکروز اتوار کے دن سہ پہر کو کچھہ فوٹو خریدنے کے واسطے گیا - فوٹوگرافر
وہانکا مشہور باشندہ تھا میرے گائیڈ نے جو خود یونانی تھا مجھسے کہا کہ اس فوٹوگرافر کے
سوا اور بھی لوگ اس گانون کے بہت متمول ہین - یہ فوٹوگرافر دبلا - دراز قد حمیدہ بینی شوخ
چشم - اور کشادہ پیشانی تھا اس کے قیافہ سے قزاقی کے آثار معلوم ہوتے تھے اوسکی ہر حرکت
اسپنے اعزاز کے نمایش مین تھی جو ترکون کی ضابطِ طبیعت اور متین مزاج سے بہت متفاوت ہے
ترک ہمیشہ خلیق ہوتا ہے مگر ملاقات مین ہمیشہ مساوات کا درجہ بلکہ تفوق چاہتا ہے - یونانی
وو آنا علانیہ طور سے بلکہ اکثر بدسلیقگی کے ساتھہ مخاطب کو خوش کرتے اور کسی نہ کسیطرح ملانے کی
کوشش کرتا ہے - یونانی گانونمین سے جہان کوئی فرنگی ہو کر نکلا تمام راستہ پر کے بیٹھنے والے
سروقد تعظیمًا کھڑے ہو گئے اور اپنی غلیظ چرمی ٹوپی چھوکر سلام کیا - برخلاف اس کے کوئی
ترک کسی فرنگی کی اوس وقت تک تعظیم نہ کریگا جبتک کہ کوئی ترک عہدہ دار یا اور کوئی
شناسا ہمراہ نہو - اور جب کبھی کوئی فرنگی یونانی کے کسی گانونمین گھوڑے سے اترا صدہا آدمیونکا
ہجوم ہو گیا اور ہر شخص باگ تھامنے اور گھوڑا سنبھالنے کے لیے دوڑا کیا - جو محض مسافر پرستی
یا مہمان نوازی کی راہ سے نہین بلکہ اوسمین اونکی خاص غرض پنہان رہا کرتی ہے - مگر ترک اگرچہ بھی
ہے تو وہ اوس کا فرفرنگی کو کم سے کم پہلے ایکدرجن پتھر ماریگا - جبتک کہ اوسکو یہہ یقین نہوجائے
کہ وہ کافر ہمارا دوست ہے اوس وقت وہ اوس کافر کو متانت نہ کہ شوخی سے دیکھیے گا - وہ
کبھی بخشش لینا گوارا نہ کریگا - بلکہ وہ کوئی ایسی بات ہی نہ کریگا جس سے حسن طلب کا خیال گذرے
فوٹو کی خریداری مین کچھہ قدر سے قلیل وقت صرف ہوا اگرچہ دو ہی فوٹو خریدنیکی
نوبت پہونچی برخلاف اس کے اگر ترکی مین صرف الآستانہ کا نقشہ یا ادہم پاشا کا فوٹو خریدا جائے
تو اس خرید و فروخت کا نصف گھنٹہ سے کم مین طے ہونا خلاف تہذیب اور گوارپن سمجھا جائیگا

جب یہہ معاملہ طے ہوگیا تو مجھکو یونانی ترجمان قریہ مذکور کے دوسرے ذی وجاہت لوگون سے
ملانیکے لیے لیگیا - چنانچہ ایک غیر مفروش زینون سے ہوتے ہوئے غیر مفروش مکان مین پہنچے
جہان ایک ڈاکٹر صاحب خمیدہ پشت زرد رو بیٹھے تھے اون کے داغدار چہرہ کی ہفتے سے
حجامت ہوئی ہی - اور جابجا سے ڈاڑھی کے بال رونمائی کر رہے تھے - سر پر ترکی ٹوپی اور
بدن پر ڈھیلا اوورکوٹ تھا اگرچہ آفتاب شدت کے ساتھ چمک رہا تھا - وہین ڈاکٹر صاحب کی
بیگم صاحبہ بہی موجود تہین جو فربہ اندام اور بدسلیقہ پیراہن پوش مثل جرمنی کے دوکاندار عورتون
کے تھی - اوس کے ملاقات کے کمرہ مین کوئی غالیچہ تھا اور نہ دیوار پر کسی قسم کی کوشش - مگر اوسکے
فرنیچر سے پتہ لگتا تھا کہ کرایہ پر منگایا ہوا ہے - تہوڑی دیر مین ایک لڑکا لمبا کرتا پہنے ہوئے
ایک سینی مین چند گلاس شیرین برانڈی لیے ہوئے پہونچا - دوسرے مشاہیر شہر بہی آپہونچے
اور ٹولی چھوٹی فرنیچ مین سرگوشیان ہونے لگین - سب کے سب دبلے پتلے بلکہ نیم مردہ زرد چہرہ
اور بلا حجامت کیے ہوئے تھے - سب کے سب ایسی آہستگی سے گفتگو کرتے کہ صرف آدھی بات
سنائی دیتی - اور سب اوورکوٹ پہنے ہوئے اور مصنوعی تبسم کرتے تھے -

انمین سے ایک شخص جو گفتگو مین قاصر - ناس کا عادی - بہرا اوورکوٹ پہنے ہوئے
مسکینانہ محبت نما تبسم زیر لب کرتا اور دوسرون کی نسبت پست آواز سے بولتا - بظاہر وکیل
اور معزز تھا - بہت کچھہ ٹھنڈی سانس بہرنے اور عاجزانہ تبسم کے بعد اونہون نے یونان کے
مصائب کا ذکر کیا - مگر کوئی بات صاف نہ کہی - بلکہ مشکل سے کوئی لفظ اوسکی زبان سے
زور سے نکلتا اوسکا ہر غیر مختتم فقرہ اپنے طور سے سمجھہ لینے کے لیے تھا - مین نے پوچھا کہ
تمہارا کاروبار کیسا چلتا ہے -

(جواب) آہ - یہان تو ترکی قانون چلتا ہے - بلکہ یون کہنا چاہیے کہ کوئی
قانون ہی نہین ہے یہہ فقرہ ابہی ختم نہ ہوا تھا کہ موہنہ کہولے ہوئے خاموش رہ گیا -
مین نے کہا کہ جب تمنے ایتھنز (دارالحکومت یونان) اسلیے چہوڑا کہ قسطنطنیہ جاکر پریکٹس
کرین - تو اس سے ثابت ہے کہ وہان کسی نہ کسی قسم کا قانون ضرور ہوگا اور آپکو مقابلہ ایتھنز
کے وہان روپیہ کمانے کی زیادہ امید ہوگی -

جواب - ہان یہ تو ٹھیک ہے - یہ کہکر پھر وہی کھسیانہ تبسم - بعدہ کہا کہ ہان یون ہی سی امید ہی - اور وہ بھی شائد - لیکن ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ ترکون نے میرا مکان لے لیا ہی اور اُسمین ایک جنرل کو اُتارا ہی - مین نے کہا کہ تمہارے مکان کو کہین جنرل صاحب سرحد پر تو نہ اُٹھا لیجائینگے - اُسنے کہا کہ یہ نہین - ترکون کا خیال صحیح ہے کہ ہمکو صبر کرنا چاہیے - مین نے کہا کہ مجھے یقین ہی کہ تمہارے مکان کا کرایہ دیا جائیگا - اُسنے ایک آہ کھینچکر کہا کہ ہان دینگے تو ضرور مگر کم - بہرحال صبر کرنا پڑیگا - ابھی تھوڑے ہی دن ہوے کہ مین نے ایک ترکی سولجر کو انڈے بیچتے دیکھا ہی - مین نے پوچھا کہ کیا وہ چوری کر کے لایا تھا اُس نے کہا کہ نہین یہ کون کہہ سکتا ہی تاہم . . . . بعدہٗ تبسم - مین نے اُسے انڈی اور صرف چار انڈے بیچتے ہوے دیکھا ہی - ترک یہان تعداد مین بہت ہین - ہم کچھ بھی نہین کر سکتے -

یہ بلا نتیجہ جملے بول کر مجھے وہ دوسرے صاحب سے ملانے کو لے گیا جو مثل پہلے کے تھا صرف یہ فرق تھا کہ اُسکے لڑکے نے بجاے برانڈی کے مستاک شراب دی تھی جو ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے - جتنے اور اہالی شہر تھے وہ سب ملکر شراب نوش جان کرنے مین مصروف ہوے - اُنکا ملاقاتی کمرہ بمقابلہ گزشتہ کمرے کے نہایت شاندار تھا - جابجا دیوار کاغذپوش تھی - فرنیچر یہان بھی بلکہ اُس سی زیادہ کرایہ پر منگایا گیا تھا صرف کچھ آرایشی سامان نیلام کا خریدا ہوا تھا بعدہٗ پھر اُسی قسم کے مذاکرے ہونے لگے -

مین اب اَلاسوتا واپس جانے کو تھا چنانچہ مین نے اپنے میہان سے اجازت بھی چاہی - مگر اُنھون نے رخصت نہ دی بلکہ برخلاف اسکے اُنھون نے بہت منت وسماجت سے کہا کہ ہمارا خانگی مکان ملاحظہ کیجیے چنانچہ مین اُنکے خانگی مکان مین گیا جو درحقیقت بہت آرام دہ تھا - مکان سے متصل ایک وسیع باغ تھا مگر نہین فرش و کوچ بچھے ہوے تھے اور چند اکابرین کی تصویرین جنکو وہ تصاویر قدما کہتے تھے لگی تھی - وِسکی شراب تمام دوسری شرابون سے زیادہ پُرلطف تھی - یہان پھر وہی گفتگو شروع ہوئی -

آج ایک ایسے آدمی سے اتفاقیہ ملاقات ہوئی جو دو ترکی افسرون کی باہمی گفتگو سُن رہا تھا -

یعنے ایک افسر نے دوسرے سے کہا کہ کاش مین سلطان سلیم کے زمانہ مین ہوتا -

آپ کو معلوم ہے کہ سلطان سلیم* کا کیا مقولہ تھا - اُنکا یہ قول تھا کہ اگر تمکو اِس ملک مین خوشی کے ساتھ

---

* سلطان سلیم اول جو ۱۵۱۲ء سے ۱۵۲۰ء تک تخت نشین رہے بہت مستقل المزاج - الوالعزم - سفاک - شاعر اور سخت متعصب تھا - آٹھ برس کی حکومت مین حدود سلطنت دوچند سہ چند کر دیے تھے - فتح مصر اور سپردگی خلافت عباسیہ انھین کو ہوئی - مترجم -

رہنا ہو تو سب سے پہلے تمکو کل عیسائیون کو قتل کر ڈالنا چاہیئے۔

مین نے پوچھا کہ پھر ترکی افسر نے کل عیسائیون کو مار ڈالا یا نہین۔ جواب دیا کہ ابھی تو نہین مگر آئندہ کی کون جانے۔

پھر اُس نے مجھے ایک دوسرے یونانی کی طرف متوجہ کیا جو ایک گوشہ مین بیٹھا ہوا سگریٹ پی رہا تھا۔ اُسنے کہا کہ مین گزشتہ شب کو یونان سے آیا ہون۔ یونانی جنگ پر تُلے ہوئے ہین اور جوش جنگ مین بالکل بھر رہے ہین جنون اور نشہ مین امتیاز کرنا تو میرے حد امکان مین تھا اور اس لحاظ سے مین نے غور سے اُسکی گفتگو سُنی بہرحال مجھے اُسکے بیان سے سفر کردہ بسیار گوید دروغ کی مثل صادق معلوم ہوئی۔ بعدہ اُسنے اُن یونانیون کا تذکرہ چھیڑ دیا جو گروہ در گروہ سرحد سے عبور کر کے ترکی حدود مین پہنچکر شبخون مار رہے تھے اور ترکون سے جنگ کر رہے تھے۔ اُسکے بیان سے معلوم ہوا کہ بعض گروہ تو ایسا چست و چالاک نکلا کہ دس گھنٹہ کی شب یا یک مین کئی دن کی منزلین طے کر گیا اور اندرون ملک ترکون کو سخت نقصان پہنچایا۔ اس کے سوا دوسرے گروہون نے مقابلہ و مقاتلہ دشمنان مین بڑی جوانمردی دکھلائی اور آبادی کے قریب اسقدر پہنچ گئے کہ گدھے وغیرہ جانورون کی آوازین سُنائی دیتی تھین اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اُسکا یہ بیان مصنوعی ہے۔

بہرحال مین وہان سے رخصت ہوا ہمارے میزبان صاحب نے وہی بھورا کوٹ زیب جسم کیئے ہوئے پھر ہماری رکاب کے قریب پہنچکر گلفشانی شروع کی اور فرمایا کہ ترکون کا ادعای کہ یونانی سرکاری مدرسون مین بلا تکلف تعلیم پا سکتے ہین۔ اصولاً تو صحیح ہے مگر عملاً......

چونکہ مین ایسے مطاعن بہت کچھ سُن چکا تھا مین نے اپنا گھوڑا بڑھایا اور شام کی پر لطف ہوا کھاتا ہوا نکل گیا۔ مین چاہتا تھا کہ کسی طرح مشک شراب کا مزہ میرے مُنھ اور یونانی خیال میرے دماغ سے خارج ہو۔ مین تو ترکی قریہ کی بدبو کو اُس یونانی غلاظت پر ترجیح دیتا ہون اور گو بری ہی سہی مگر سلطان سلیم کے اصول کا تو نصف قائل ہو گیا ہون۔

بارھوان باب

حملہ

۹ اپریل کا پہلا دن تھا کہ بالینو پر حملہ کی خبر آئی۔ الاسونا مین کارسپانڈنٹون کا دستور ہوگیا تھا کہ کھانا کھانیکے بعد کچھ دیر تک خیمون کے گرد چکر لگایا کرتے تھے۔ اور یہ سیر گشت کسی خبر کے لالچ سے نہ تھی بلکہ صرف اس دلجمعی کے لیے کہ خبرونکے پیے گئے تھے۔ مگر کوئی خبر ہی نہ تھی کل سوانعات جنگ کا معائنہ ہوچکا تھا۔ جنگ کے امیدین روز بروز گھٹتی جاتی تھین۔ اب صرف یہی ایک کام رہگیا تھا کہ کارسپانٹ جاتے اور پوچھتے کہ حضرت کوئی نئی خبر ہے وہان سے جواب ملتا کہ کوئی نہین۔ مگر اس ۹ اپریل کو جبکہ مین ہیڈکوارٹر کے ایک چوبی کمرے مین کھڑا ہوا تھا مین نے دور سے کنعان بے کو گھوڑے پر آتے ہوے دیکھا۔ اُنکی رفتار سے غیر معمولی جوش کا اظہار تھا۔ رفتہ رفتہ انکا چہرہ بھی دکھلائی دیا۔ یہانتک کہ بالکل میرے قریب ہی آپہنچے اور کہا خبر! خبر! نئی خبر! مائی ڈیر فرنڈ۔ خبر!! "ایک ہزار یونانی کرانیا کے قریب سرحد پار اُتر آئے اور اب اُنسے جنگلون مین لڑائی ہو رہی ہے اور صبح سے گولیان چل رہی ہین"۔ کنعان بے کا بیان رنگ آمیزی سے خالی نہ تھا۔ مین نے کہا کہ اب جنگ شروع ہوگئی؟ اُنھون نے کہا کہ افسوس تو یہی ہے کہ جو گروہ فی الحال اندرون مُلک گھس آیا ہے وہ اپنے آپ کو جنگلون مین چھپا رہا ہے۔ اب ہمکو انتظار اس بات کا ہے کہ اس گروہ مین باقاعدہ فوج بھی ہے یا نہین اور جون ہی یہ پتہ لگ جائے کہ باقاعدہ لوگ اُنمین شامل ہین تو پھر کیا کہنا وہ مار لیا چھ گھنٹہ مین اور اتھینز ۵۸ گھنٹون مین۔ بہرحال اب ہمکو کچھ خبر بھیجنے کے لیے مواد مل گیا۔ گو کچھ زیادہ نہ تھا۔ کیونکہ کرانیا جو سرحد پر جنگلی درختون سے معمور ہے۔ الاسونا سے سیدھے چالیس میل ہے اور اگر وہان پہنچنے کی تکلیف گوارا کیجاتی تو کم سے کم دو دن جانا اور دو دن مین آنا اور ایک دن وہان قیام کرنا ہوتا۔ اسطرح لازمی طور سے پانچ دن الاسونا سے دور رہنا ہوتا۔ اور ممکن ہے کہ انھین ایام مین کنعان بے کے خیال کے بموجب وہین بڑے بڑے واقعات کا ظہور ہوجاتا۔ اسلیے مین نے ہیڈکوارٹر کا چھوڑنا پسند نہین کیا۔

بعدہٗ جو واقعات پیش آئے وہ محض سماعی تھے اور سماعی باتین اس ملک مین گوزشتہ
ماہ مین ہین جب مین کنعان بے سے دوسری مرتبہ ملنے گیا تو یونانی گروہ حملہ آورونکی تعداد
دو ہزار تک بڑھ گئی تھی۔ دوسرے روز صبح کو تین ہزار مع اتواپ بیان کیجاتی تھی۔ مجھے تو یقین تھا
کہ موقع واردات سے ادہم پاشا کے پاس صرف ایک ہی تار پہنچا ہوگا۔ اور یہ بیانات اضافی
محض سماعی ہونگے۔ تار غالباً مسترو اسٹیشن سے روانہ ہوا ہوگا جو کرانیا سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر
کیونکہ گریونا سے جو براہ راست تار لگا ہوا تھا اُسے یونانیون نے کاٹ ڈالا تھا۔ اسلیے اب
سناستر سے ہوکر تار آیا کریگا جو بہت طول امل ہے۔ اسلیے یہ تو کسی طرح قیاس مین نہین آتا
تھا کہ کنعان بے نے دروغ بیانی کی ہوگی۔ بلکہ جوکچھ انھون نے سنا اور صحیح سمجھا وہی بیان کیا
اسمین شک نہین کہ تین ہزار آدمیون کا توپون کے ساتھ عبور کرنا بمقابلہ ایکہزار بلا توپ و تفنگ کے
بہت بڑا بیان ضرور ہے۔ لوانٹ کا ہر شخص خواہ ترک ہو یا یونانی۔ ارمنی ہو یا یہودی رنگ آمیز
بیان کا عادی ہوتا ہے۔ اُسکو مغربی لوگون کے خیالات کا اندازہ کرنا کہ وہ صرف صحیح واقعہ چاہتے
ہین خواہ کتنا ہی بے نمک ہو بہت مشکل ہے۔ اُنکا خیال ہے کہ جب رنگ آمیز بیان مین سہولت اور
ہر طرح کا لطف ومزہ ہو تو روکھے پھیکے بیان کرنے کی تکلیف اُٹھانا کیا ضرور۔ کنعان بے بھی ایک
مشرقی خیال کا آدمی تھا۔ اگرچہ یورپین لباس زیب جسم تھا۔ یہی کیفیت ادہم پاشا کمانڈر انچیف
لیکر جارجی سائیس تک کی تھی یہ لوگ جوکچھ بیان کرتے ہین وہ بہ نظر فریب دہی کے نہین ہوتا
بلکہ وہ مبالغہ آمیز بیان کرنے پر مجبور ہین جس سے وہ خود دھوکے مین پڑجاتے ہین۔

مین نے جوکچھ لوگون کے حالات سے اپنی لاعلمی کا اقرار کیا ہے وہ بنظر ذاتی تحفظ کے ہے
لہذا اِس قسم کا اقرار بہت کچھ کیا گیا ہے اور ابھی وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا۔ اسواسطے آغاز جنگ سے
بہت پہلے مین نے اپنے دلمین یہ حتمی ارادہ کرلیا تھا کہ کسی شخص کے زبانی اظہار پر اُسوقت
تک کچھ تحریر نہ کرونگا جب تک یا تو اپنی آنکھون سے نہ دیکھ لون یا کسی ایسے یورپین سے نہ سنون
جسنے اپنی آنکھون سے دیکھا ہو۔ اور اگرچہ اس ارادہ کے قائم کرلینے سے مجھپر پھبتیان
ہوئین مگر مجھے کسی بات کا پچھتاوا نہین ہے۔ اب ہم پھر اُنھین لوٹیرونکی طرف جو سرحد پر
عبور کر آئے تھے رجوع ہوتے ہین۔ سیف اللہ بے جو بعدہٗ جنرل ہونے پر سیف اللہ پاشا

ہوے جنرل اسماٹ کے ماتحت افسر تھے۔ اُنکو فی الفور حکم ہوا کہ کرانیا جاکر بچشم خود ملاحظہ کرین کہ علاقہ آور گردہ مین یونانی باقاعدہ کا کوئی افسر شریک ہے یا نہین۔ سیف اللہ بے اتھنز مین فوجی اٹاچی اور بعدہ لریسا مین ترکی کانسل تھے۔ انکو بہت سے یونانی افسرون سے گفتگو کا اتفاق ہوچکا تھا بہت سے لوگ انکو پہچانتے تھے اور بہتونکو خدمات وغیرہ کے لحاظ سے بخوبی جانتے تھے۔ اول نمبر کے شکاری۔ شہسواری مین کامل۔ نشانہ اندازی اور سیر و تفریح مین مشاق تھسلی کی چپہ چپہ زمین سے اور جتنی سڑکین اتھنز کو جاتی تھین اُنسے اُسیقدر واقف تھے جسقدر کوئی اپنی جیب سے واقف ہوتا ہے۔ اس مشہور و معروف شخص کی یہ پہلی خدمت تھی اور انھین کی رپورٹ پر آیندہ جنگ یا صلح بنی تھی۔ چنانچہ اُنکی روانگی کے دن سے اُنکی رپورٹ کا سخت انتظار ہونے لگا۔ یہان سُننے مین آیا کہ حملہ آورونکی عارضی طور سے کامیابی ہوئی جو کچھ محل تعجب نہ تھا کیونکہ ایک مستقل جمعیت کیساتھ کسی دور و دراز چوکی پر حملہ مین کامیاب ہونا ہمیشہ معمولی بات ہے۔ پھر سُننے مین آیا کہ چارنا کے جلادیے۔ دو کا محاصرہ کیے ہوے ہین۔ آٹھ آدمیونکو قید کرلیا ہے۔ اور اسکے ساتھ یہ بھی سُنا گیا کہ حقی بے کی فوج سے جو بمقام گریونا خیمہ زن ہی اور ایپیرس کی فوج موقوعۂ مٹزو اور جنینا سے ۴ بٹلین اُنکے تعاقب مین روانہ ہوئین تو امید کی گئی کہ اُنکی گرفتاری یا فراری بہت جلد ہونیوالی ہے۔ دشمنون کو ترکون نے جنگل مین گھیر رکھا تھا صرف شب کو ایک آدھ چھپکر نکل جاتے تھے۔ دسوین تاریخ کو بوقت شب خبر آئی کہ یونانی پسپا کردیے گئے۔ پھر دو دن کے بعد معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی طرح اُنھون نے سرحدی گانو بالٹینو کا محاصرہ کرلیا۔ مگر اس کارروائی مین اُنکے پچاس آدمی بمقابلہ ترکون کے دو آدمیون کے ضایع ہوے۔ ایسی ایسی متفرق خبرون سے سرکاری رپورٹون مین کچھ گڑبڑ ہوجاتی تھی۔ بہرحال یہ امر متحقق ہوگیا کہ سیف اللہ بے نے دو یونانی عہدہ دارونکو بخوبی شناخت کرلیا جن سے اتھنز مین ملاقات تھی علاوہ برین منجملہ مقتولین کے دو شخص ایسے تھے جو یونانی وردی پہنے ہوے تھے۔ پس انھین باتون کا انتظار تھا جواب دریافت ہوگئین۔ مگر تب بھی جنگ نہین ہوتی۔ پھر ۱۴ تاریخ کو معلوم ہوا کہ حملہ آورونکو قطعی طور سے سرحد پار بھگا دیا ہے اور میدان محاربہ سے جو تلوارین اور کرچین دستیاب ہوئی ہین۔ اُنپر گورنمنٹ یونان کی مہر ہے۔ مگر تاہم باقاعدہ

جنگ نہین چھیڑتی - بالآخر شب، کو جبکہ ہم لوگ کھانا کھا رہے تھے - ایک سلطانی اڈیکانگ مع ایک اردلی کے پہنچا جسکے ہاتھ مین ایک گراس رائفل اور دو یونانی کرچین تھین - ان آلات حربیہ کو ہم لوگون نے بچشم خود دیکھکر تسلیم کر لیا - اور درحقیقت کوئی وجہ انحراف کی نہ تھی کہ ان حال کی لڑائیون مین یونانی گورنمنٹ ہر طرح شریک اور اُسکے علم اور ارادہ سے سرحدی حملے ہوئے مگر تاہم اعلان جنگ نہین ہوتا -

کنعان بے نے بڑے جوش مین کہا کہ اعلان جنگ ہو یا نہ ہو کچھ پرواہ کی بات نہین ہے بالفعل پچاس یونانی قیدی تو آرہے ہین جبروز وہ پہنچ گئے کیسی دل لگی ہوگی - دوسرے دن جب پھر اُن سے ملاقات ہوئی تو مین نے پوچھا کہ وہ پچاس قیدی کبتک یہان پہنچینگے؟ کنعان بے نے کہا پچاس! نو مائی ڈیر! آپ کو صحیح کیفیت نہین معلوم ہوئی صرف نو قیدی ہین - پچاس ہوتے تو واقعی بڑی دل لگی ہوتی مگر یہ تعداد بھی امید سے زیادہ ہے - پھر دوسرے دن مین نے اُن نو قیدیون کے بارہ مین دریافت کیا تو بڑے تعجب سے کہا نو! ہان ہان - نو!! مگر یہ سب قیدی کوچ نہین کر سکتے تھے اسواسطے صرف ایک ہی لایا جاتا ہے -

الاسونا کے بہت سے لوگ روزمرہ قیدیون کے انتظار مین سڑکون پر گھوما کرتے تھے - ہر گھڑی قیدیون کے آنے کا انتظار تھا - اگر اُن سے کہا جاتا اور کتنا ہی یقین دلایا جاتا کہ قیدی نہین آئینگے تو کبھی مانتے ہی نہین تھے - جہان سڑکون پر کہین مجمع ہوا بس قیدیون کے آنیکا یقین ہوگیا وہ لوگ کہتے تھے کہ سو بچون کا تو بیان ہے کہ قیدی آتے ہین پھر جھوٹ کیونکر ہوگا - بہرحال ایک روز سہ پہر کو قیدی پہنچ ہی گیا -

مین اپنے گھوڑے کو نئی کوداتے کی مشق کرا کے واپس آرہا تھا کیونکہ یہی ایک ضروری مشق رہ گئی تھی جو جنگ کی حالت مین جواب شروع ہوگئی کام آنیوالی تھی - مین نے دور سے دیکھا کہ قائم مقام کے مکان کے دروازہ پر چند آدمیون کا ہجوم ہے مجھے تو معلوم تھا کہ قید خانہ قائم مقام کے مکان کی پشت پر واقع ہے - چند ترکی عہدہ دار فوجی لباس پہنے ہوے ایک حلقہ کیے ہوے تھے - اور دوسرا حلقہ انگریزی کارسپانڈنٹون کا تھا جو برجز اور گیٹس پہنے ہوے تھے - ان حلقون مین ایک شخص تھا جو بلند آواز اور تیزی سے گفتگو کر رہا تھا مین نے

کبھی کسی ڈاکو کو دیکھا تھا نہین۔ اسلیے پہلے تو بہت کسیقدر جھجکا مگر پھر حلقہ کے پاس جاکر قیدی کو دیکھنے لگا۔ تو معلوم ہوا کہ یہی ڈاکو ہے۔ یہ چوڑا چکلا چھوٹے قد کا آدمی پانچ فیٹ کے اندر خمیدہ پشت۔ غلیظ لباس اصلاح ناکردہ سر پر ایک چھوٹی میلی سرخ روغن آلود ٹوپی دیے ہوے اور ناموزون لباس پہنے ہوے بیٹھا تھا۔ زور زور باتین کرتے ہوے کبھی دست بستہ ہوتا اور کبھی دونون ہاتھون کو سر کے دونون جانب گھماتا اور بلند کرتا۔ غرض کسی واعظ یا لکچرار کی طرح سے گفتگو کرتے ہوے اپنے جسم کو مختلف حرکتون مین رکھتا۔ اُسنے اپنا قصہ بلا تکلف اور کسیقدر غرور کے ساتھ مترجم سے کہنا شروع کیا۔ اُسنے بیان کیا کہ مین کارتھو کا باشندہ اور محفوظ پلٹن کا سپاہی ہون۔ پہلے مین لار یسا گیا۔ وہان سے ترخالہ اور ترخالہ سے کلاباکا۔ میرے لفٹنٹ اور کپتان نے جنگ کا حکم دیا اور کل پلٹنین آگے بڑھین۔ دوسرے لوگون کی جمعیت ملاکر ہماری تعداد ایکہزار کی ہوگئی تھی۔ افسرون نے اپنی وردیان اُتار دین اور صرف نیچے کی کرتیان پہنے رہے۔ ہر شخص کو معلوم تھا کہ ہم لوگ جنگ کو جا رہے ہین۔ جو ترخالہ اور کلاباکا اور ہر جگہ ہونیوالی تھی۔ سب کے سب نعرۂ جنگ بلند کرتے رہے (نعرۂ جنگ کا ذکر کرتے وقت اُسنے اپنے ہاتھون کو بلند کیا اور سیدھا تنکر کھڑا ہوگیا) ہماری پلٹنین طلوع آفتاب کے وقت سرحد پر پہنچین ہمکو خبر نہین کہ ہمارے سرحدی افسرون نے جوناکون پر متعین تھے ہمکو دیکھا یا نہین۔ مگر یہ تو ممکن نہین کہ ہزار ہزار آدمیونکی جماعت کہین جھاڑیون مین چھپ سکتی ہو۔ لہذا انھون نے اغماضی نظر سے ضرور دیکھا ہوگا۔ بعد اسکے ہم لوگ ترکی چوکیون پر پہنچے اُسوقت وہان کے چند متعینہ سپاہی کہین چلے گئے تھے اسلیے زیادہ موقع ملا اور ہلوگون نے چوکیان جلا دین۔ ایک چوکی کا محاصرہ کیا۔ اور جب ترکون نے مقابلہ کیا اور بہت عرصہ تک لڑتے رہے اور اپنی کل گولیان خرچ کر ڈالین تو ہتھیار ڈال دیئے۔ کیونکہ بمقابلہ ہم ہزار کے وہ لوگ صرف ۸ آدمی تھے۔ اُن آٹھون آدمیون کو ہم لوگ کلاباکا مین گرفتار کرکے لے گئے۔ بعدہٗ ہم لوگون نے ترکی ملک مین گھسنا شروع کیا اور برابر چار گھنٹے کوچ کرتے چلے گئے۔ ترکون سے پھر مقابلہ ہوا۔ اور ہم کو شکست ہوئی۔ ہمارے ساتھ ایک فوجی ڈاکٹر تھا۔ جسکے گولی لگی۔ مگر جھنڈا کسی طرح محفوظ رکھا گیا اسکے بعد مین پچیس آدمیون کے ساتھ اپنی پلٹن سے حالت اضطراب مین کسی طرح علحدہ پڑ گیا۔ انہین سے جو بیس آدمی تو فی الفور لشانہ اجل ہو گئے مین باقی رہ گیا اور

مطیع ہوگیا۔ اُسکے بیان ختم ہونیکے بعد ایک اردلی آیا اور اسکو شفاخانہ مین لے گیا۔ یہ پہلا ڈاکو تھا جو مین نے دیکھا اور بالٹینو کے حملہ کی نسبت آخری حکایت سُنی۔

تیرھوان باب

ایک سرسری لڑائی

صبح ہوتے ہی چارلی نے مجھسے کہا کہ گزشتہ شب کو تمام رات بندوقونکی آوازین ہوتی رہین کیونکہ یونانیون کا ایک گروہ قریہ مین عبور کر آیا تھا۔ مین نے سمجھا کہ یہ بھی بالٹینو کا سا معاملہ ہوگا۔ یعنی یونانی محفوظ فوج کے لوگ بہ تبدیل لباس بدمعاشان حملہ آور ہوئے ہون جسکے بعد دو روز تک طرفین سے بندوق بازیان ہون اور بالآخر بتوسط خط وکتابت فیما بین سلطنتین طے پائے۔ بہرحال مین نے سوچا کہ اسکی تحقیقات کے لیے ہیڈ کوارٹرس جانا مناسب ہوگا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ چارلی کا بیان صحیح ہو ہیڈ کوارٹر مین سب سے پہلے کنعان بے سے ملاقات ہوئی جو خلاف عادت بے حد سنجیدہ اور متین معلوم ہو رہے تھے۔ اس مرتبہ معاملہ کسیقدر تشویشناک تھا۔ کیونکہ یونانیون نے ۱۶ تاریخ کو سات مقامون پر حملہ کیا تھا۔ تمام شب سخت جنگ وجدال رہا۔ خود کنعان بے کو کمک لیکر قریہ جانے کا حکم ہوا تھا جب مجھسے ذکر آیا تو مین نے کہا کہ آپ کو فوراً کوچ کرنا چاہیے۔ قریہ الاسونا سے کچھ دور نہین ہے۔ تقریباً پندرہ میل سے زیادہ نہین ہے۔ چنانچہ مین نے بھی ضروری سامان مہیا کرکے ایک ٹٹو پر مین اور دوسرے پر چارلی کو سوار کرایا اور قریہ روانہ ہوئے۔

قریہ جسکو ترک کوسکی کہتے ہین اُسکی سڑک ویسی ہی خراب تھی جیسی اور سڑکین۔ ہر جگہ نشیب و فراز ہر جگہ پتھرون کے ٹکڑے پڑے۔ ہر جگہ کانٹے۔ اور ہر جگہ جانورانِ باربرداری سے راستہ مین سخت دقت۔ کہین کسی جانب پہاڑ کہین دوسرے جانب ندی۔

ہم کو راستہ مین بہت سے خچر ملے جنپر ایندھن کیواسطے لکڑیان اسقدر لدی تھین کہ اُن کا تمام جسم ڈھکا تھا۔ یہ توکسیطرح ممکن ہی نہ تھا کہ ملنے سے ملنے چابک سے بھی ہم کسی خچر کو تیز چلا سکتے لامحالہ ہمین کو کترا کر چلنا پڑتا اور یہ جنگل کا جنگل اپنی حالت مین سرگرم رفتار تھا۔ اسطرح جب ہم قریہ کے قریب پہنچے تو بندوقون کی آوازین بکثرت آنے لگین۔ بندوقون کی آواز سے معلوم

ہوتا تھا کہ بہت سے ہُدہُدون اور دوسرے پرندون کا شکار ہو رہا تھا۔ مگر نہین درحقیقت یہ شکار انسان کا تھا۔ اور میرے دل مین موقع واردات پر پہنچنے کے لیے بے چینی سی ہونے لگی جب مین اور آگے بڑھا تو پانچ چار مجروح و مقتول اکٹھے دکھلائی دیے اُسوقت مین نے خیال کیا کہ اینتک کتنے ہلاک ہو چکے ہونگے۔ اسواسطے مین نے اور جلدی کی کہ کہین دونون جانب کے جانباز میرے پہنچنے کے پہلے ہی ختم نہ ہو جائین۔ چنانچہ ایک موڑ سے گذر کر بہت جلد قریہ مین پہنچ گیا جو درحقیقت دامن کوہ اولمپس مین ایک چھوٹا اور غلیظ قریہ تھا۔ پشت پر پہاڑ اور سامنے میدان مین جنگ کا بازار گرم تھا۔

یہان ایک عریض ندی تھی۔ اُس پار بھوری رنگت کی پہاڑی تھی جسکی بظاہر پانچ چوٹیان تھین مگر زیادہ متفرق نہ ہونیسے ایک مسلسل پہاڑی کہی جا سکتی ہے اُسکی بلندی تین ہزار سے چار ہزار فیٹ تک تھی۔ اور یہی پہاڑیان سرحدی امتیازی خطوط تھے جہان جا بجا ناکے بنے ہوے تھے۔ ندی پار بندوقین چل رہی تھین جنکی آوازین کبھی صاف اور کبھی دوسری آوازون سے مشترک گونجگزار ہوتین۔ آواز کی سستی اور تیزی سے کسی مشین کی رفتار یاد آجاتی۔ بندوقونکی آوازون مین کبھی کبھی توپ کی زبردست آواز گونج اُٹھتی۔ مین نے حمدی پاشا کے ہیڈکوارٹر سے دوربین لگا کر دیر تک کیفیت جنگ دیکھنی چاہی جس سے مجھے ایک توپخانہ اور ایک پلٹن پہاڑی کے مختلف حصون پر دکھائی دی۔ یہی آوازین دے رہی تھین اور یہی سامانِ جنگ تھا۔ اسکے سوا قریہ سے کچھ ہٹ کر ندی کے اُس پار ایک ہسپتال تھا جسمین مجروحین جنگ لائے جاتے تھے۔ مین وہان گیا۔ ایڈوفارم کی بو سے دماغ معمور ہو رہا تھا۔ اور اگرچہ ایڈوفارم کے ہوتے ہوے دوسری بو کا دخل نہین ہوتا۔ مگر تاہم خون کی بو آرہی تھی۔ اور گو ہسپتال والون کی خاموش رفتار اور دھیمی آواز کے سوا بظاہر سناٹے کا عالم تھا مگر زخم رسیدہ دلون سے ہائے اور واے کی صدا بلند ہو ہی جاتی تھی۔

دروازہ ہسپتال پر مجھے ایک ایسی سارجن ملا جو مثل انگریزون کے صبیح تھا جسکے ہاتھ پاؤن آنکھین اور مزاج نہایت نرم اور رحم انگیز تھے۔ مین نے ایسا خوبصورت مرد تمام عمر مین نہین دیکھا اُسکی پوشاک نیلی تھی۔ کہنیون تک آستینین چڑھی تھین اور کہنیون کے اوپر تک ہاتھ خون آلود تھا

باوجود ان خونی ہاتھون کے مین اُسکو فرشتہ سمجھتا تھا ۔ ہسپتال کے اندر جاتا تھا کہ زخمی اپنے بستروں پر پلٹ کر مجھے سخت خشمناک نظر سے دیکھنے لگے ۔ ایک شخص تو ایسا بگڑا کہ مجھپر مثل درندہ جانور کے جھپٹا اور اپنے مرہم پٹی کو نوچ کر پھینک دیا ۔ ایک سفید ریش کپتان جسکی ران مین گولی لگی تھی اپنے زخم کو کمال متانت اور خوشدلی و استقلال کے ساتھ دکھلا رہا تھا ۔ لیکن اُس جانور نما شخص کے ساتھ خوبصورت البنی کا وہی محبت انگیز اور رحم آمیز سلوک تھا جو مستقل المزاج کپتان کے ساتھ ۔

اسوقت میدان جنگ کے قریب پہنچکر بندوقون کی دنادن سننا بمقابلہ معائنہ ہسپتال کے زیادہ خوشگوار تھا ۔ جہان ایتک بندوقون کی آواز سے خون جوش کھا رہا تھا گویا اولمپس پہاڑ کے دیوتاؤن نے شکار کے بہت سے اسباب پیدا کر دیے تھے کہ بندوقون کی خوش کُن آواز ختم ہی نہین ہوتی تھی ۔ مگر مین نے باوجود خواہش کے اور قریب جانے کی جرات نہ کی ۔ کیونکہ اسی اثنا مین ایک زیادہ متوحش خبر پہنچی جس سے زیادہ تشویش پھیلی ۔ اس مرتبہ یونانیونکی بہت زیادتی ہوئی اور اعلان جنگ باضابطہ ہوگیا ۔ اور معلوم ہوا کہ کل مارشل ادہم پاشا فوج کے ساتھ سرحدی دورہ فرمائینگے ۔ اس خبر کے سنتے ہی پھر مین اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے تھکے ہوے دوسرے گھوڑے کو جو ہنوز بارگرانبار سے سبکدوش نہ ہوا تھا بجنسہ ساتھ لیا ۔ اور ہیڈ کوارٹر کو بہ عجلت عجیلہ روانہ ہوا ۔ یہان لڑائی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ۔

جنگ برابر ہوتی رہی ۔ یونانی آگے بڑھ کر سرحدی پہاڑی کی جڑ تک پہنچ گئے تھے ۔ لیکن اب حمدی پاشا نے اپنی فوج مین سے نو پلٹنون کو مقابلہ کیلیے بھیجا جس سے یونانی پسپا ہوگئے ۔ مگر جو کچھ کل الاسونا مین ہونیوالا ہے اُسکے مقابلہ مین یہ لڑائیان کھیل تھین ۔ مجھکو تو مارشل کے ہمراہ کل ضرور رہنا تھا ۔ جنکے کارسپانڈنٹون کی جگہہ عین موقع جنگ مین جلتے ہوے آگ کے سامنے نہین ہوتی بلکہ جنرل اسٹاف کے عقب مین ۔ اور مین نے اُس محفوظ مقام مین پہنچنے کی نہایت عجلت کی ۔

اب جنگ کے متعلق کچھ شک باقی نہین رہا تھا ۔ جس جنگ کا مدتون سے وعدہ تھا اور جسمین روز تعویق ہوتی جاتی تھی بلکہ جسکی نسبت شب گزشتہ کے پیام تار مین نہایت سنجیدگی سے مین نے ولایت کو صاف طور سے لکھدیا تھا کہ "ابھی جنگ دور ہے" آہی گئی ۔ جب مین اپنے

گھوڑے پر سوار ہوکر ندی کے کنارہ کنارہ جارہا تھا - رائفل کی آوازیں اوپر پہاڑی پر سے
آرہی تھیں - واپسی پر ابھی راستہ کا سوم حصہ طے نہیں ہوا تھا کہ کنعان سپے کی چار پلٹنوں سے ملاقات
ہوئی - وہ لوگ - پانی - بسکٹ - اور سامان جنگ سے لدے ہوے اور سامنے پہاڑی کو جہان سے دھوان
اٹھ رہا تھا تکتے ہوے جارہے تھے - اب بقیہ نصف راستہ باقی رہگیا - آفتاب غروب ہوگیا ہے -
اربہ واری کا سفید گھوڑا ابھی پہاڑ کے سایہ مین اچھی طرح دکھائی نہین دیتا مگر جب بلندی پر پہنچے تو
چاندنی کھیت کرآئی تھی روشنی خوب صاف تھی - پہاڑ پر اطلاعی روشنی اور میدان سے اُسکا جواب
ہورہا تھا - کچھ فاصلہ پر ملونا کے قریب ایک چوکی تھی جو اسیطرح آگ سے روشن تھی مگر معلوم نہین کہ
وہ چوکی کس کی تھی - الاسونا کے میدان مین چارون طرف پہاڑیان تھین - بندوقون کی وردراہٹ
مین توپون کی گڑگڑاہٹ سے خیالات جنگ مین وزن بڑھتا جارہا تھا جب الاسونا مین پہنچے
تو گزشتہ شبو نکی چہل پہل خیمون مین نہ پائی گئی بلکہ تاریکی اور خاموشی غالب ہورہی تھی - مکانات
سرد اور خالی پڑے تھے کیونکہ مقیمین سرحد پر کارزار آزمائی کیلیے روانہ ہوچکے تھے - اب تمام
سرحد پر باضابطہ فوج کے ساتھ جنگ کی تیاری تھی - کل پچاس ہزار آدمیون سے سرحد پر تقریباً
پچاس میل تک جنگ کی جائے گی -

چودھوان باب

جنگ ملونہ

کل آگیا - مین بوٹ پہنے ہوے سویا تھا ویسے ہی اٹھا اور ابھی آفتاب طلوع نہ ہوا تھا کہ مین
چلدیا - تمام شب بندوقون اور توپون سے ایک لمحہ خاموشی نہین رہی - آفتاب خوب روشن تھا -
اولمپس پہاڑ کے سفید بادل اس عظیم الشان دن کی یادگار مین نذر ہوگئے تھے جبکہ آفتاب
پہاڑ پر تابان و درخشان تھا مین نے اُسکے نواح مین ایک سفید لکیر دیکھی جو شب گزشتہ کی توپون اور
بندوقون کے دھوین کا مجموعہ تھا - خاموش ہوا نے دھوین کو حرکت سے باز رکھا تھا - ہوا مطلق نہین
چلتی تھی - اگر توپ و تفنگ نہ ہوتے تو شائد کوئی آواز ہی نہ آئی - تمام میدان آفتاب کی روشنی سے
جگمگا رہا تھا - مین پہلے مارشل اور اُنکے اسٹاف کی تلاش مین گیا - میری روش بالکل طفلانہ

مسرت کا نمونہ تھی۔ اور غالباً اس غیر معمولی جوش مسرت کی یہی وجہ تھی کہ میں ایک ایسی عظیم الشان
جنگ دیکھنے کو نکلا تھا۔ جو جنگ ملونا کے بعد پھر ویسی نہیں ہوئی۔ مارشل پہاڑی پر سے سرحد پر
جہان ممدوح پاشا کا دوسرا برگیڈ متعین تھا روانہ ہوئے انکے ساتھ پیارا لبنی پلٹنین لال و سفید
ٹوپیان اور نیلی وردیان اور چھوٹے چھوٹے رائفلون کی تھین۔ یہ محفوظ حصہ فوج کا بہترین حصہ تھا
بلکہ تقریباً تمام دنیا مین سب سے عمدہ سپاہی تھے جب یہ سپاہی پہاڑی سے اُترتے ہوئے نوخیز
غلہ کے کھیتون سے گزر رہے تھے تو اُنکے چہرون سے وحشت کم اور مسرت زیادہ ظاہر
ہوتی تھی۔ تھوڑے سے فاصلہ پر ایک سیاہ ہزار پا میدان مین حرکت کرتا ہوا دکھلائی دیا۔ جو درحقیقت
رسالہ تھا جو پانچ میل کے فاصلہ پر اپنے ہیڈ کوارٹر سے نکلکر چلا آ رہا تھا۔ دراز ریش زمانہ دیدہ
اور ردسی وجبل اسودی۔ دسری جنگ آزمودہ مارشل کے ہمراہ سلطانی شیرون کا اشتاف تھا۔
ہم سب لوگ کوچ کرتے ہوئے دامن پہاڑ مین اُس مقام پر پہنچے جہان توپون کے دخانی خدامی
امتیاز موقع جنگ تھا۔ اور یہین درہ ملونا کی سڑک تھی۔ یہان ہم لوگ بمقابلہ ایک پست پہاڑی کے
جو بالکل خشک اور قطار در قطار تھی قیام گزین ہوئے۔ تین سرحدی ناکے تھے اور ان سرحدی ناکون کی پہنیان
خاص علاوہ جنگ سر بفلک تھین۔ مانک شا اور پار ناٹیپ نامی پہاڑیون پر جو مینارین تھین وہ
جنگی حدود کا احاطہ کیے ہوئے تھین۔ ہمارے دونون بازو مین جو کے سرسبز کھیت لہرا رہے
تھے۔ مگر اُنھین کھیتون مین چھ چھ توپون کے تین توپخانے لگا دیے گئے تھے چوتھا توپخانہ
بلندی پر بھیجا جا رہا تھا۔ توپخانہ کے گھوڑے نکال ڈالے گئے اور توپین سلسلہ سے لگا دی گئین۔ توپچی
اسطرح اپنی توپون کے گرد بیٹھے ہوئے تھے جیسے پوجاری اپنے دیو کے گرد بیٹھے ہون۔ صرف
لال ٹوپیان سبز کھیت پر اسطرح نمایان تھین جسطرح خشخاش کے کھیتون مین خشخاش کے پھول (لالہ)
دکھائی دیتے ہین۔ اس مقام پر پہنچکر سب لوگ جنگ ملونا کا انتظار کرنے لگے۔

یہ جنگ تو جنگ ملونا نہ تھی بلکہ یہ قریہ کی جنگ تھی جو اب کسیقدر زیادہ وسعت کے ساتھ
ہو رہی تھی اسکی بھی ابتدا یونانیون سے ہوئی۔ اُنھون نے گزشتہ شام کو حملہ کرکے اُس پست
پہاڑی پر قبضہ کر لیا تھا جو درۂ ملونا سے ملصق ہے اور سرحدی خط سے متجاوز ہو کر ترکی ناکہ
محاصرہ کر لیا تھا بلکہ اندرون حدود ترکی پہاڑی سے متجاوز میدان مین گھس آئے تھے۔

الاسونا سے درہ کی ابتدا پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اسوقت غب کو دو بجے تھے کہ ترکون نے قوت کے ساتھ حملہ کیا۔ چار پلٹنون سے یونانیون کو پہاڑیون پر بھگا دیا اور پولس سب لفٹنٹ اور اُنکے ہمراہی چوکی والون کو یونانیون سے چھڑا لائے۔ لوگونکی بیان سے تو ظاہر ہے کہ بہت سخت جنگ واقع ہوئی مگر جو کچھ میری نظر دن سے گزرا اُس لحاظ سے مجھکو تشدد جنگ مین کلام ہے۔ اسمین شک نہین کہ بندوقون کی باڑھ بڑی غضبناک تھی۔ لیکن اگر درحقیقت لڑائی بہت سخت ہوتی تو پولس اور اُنکے بیس ساتھی آٹھ گھنٹے کے حملہ کے بعد کیونکر جانبر ہو سکتے۔

اسوقت صبح کے سات بجے ہین مگر جو حالت جنگ کل قریہ مین سات بجے شام کو تھی وہی آج صبح کو یہان تھی یونانی پہاڑی پر برقرار ہوکر ہین چوکیون پر قبضہ کیے ہوے تھے۔ جو سڑک درہ کو جاتی تھی وہ تقریباً ایک میل گھوم کر ہماری قیام گاہ سے گزرتی ہوئی ایک پہاڑی کے گرد ہوکر گئی تھی۔ اس پہاڑی پر کوہی توپون کا ایک توپخانہ تھا جو یونانیون کے بائین ناکہ پر گولے برسا رہا تھا اسکی اعانت کو ایک پیدل فوج روانہ ہوئی۔ دوسری جانب داہنے ناکہ پر پیدل فوج حملہ کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ تیسرا حصہ فوج پیدل کا پہاڑی پر وسطی ناکہ پر قوت آزمائی کرنے کو تیار تھا۔ زیرین حصہ کوہ و نیز چوٹی پر برابر نقل وحرکت ہو رہی تھی اور موقع موقع سے گولیان چلتین مگر ابھی باڑھ نہین ماری بلکہ آہستہ آہستہ قریب جا رہی تھی یہانتک کہ ایک مقام پر پہنچکر پاؤ گھنٹہ تک ساکت رہی۔ کیونکہ یہ مقام اُنکی حفاظت کیلیے بہت موزون تھا۔ مگر پھر دفعتاً آگے بڑھنا شروع کیا۔ اور بالکل موقع مناسب پر پہنچگئے۔ اگرچہ سستی کے ساتھ کارروائی تھی۔ مگر حملہ کا وقت آہی گیا تھا۔

دفعتاً ایک سخت آواز جس سے کان کے پردے پھٹ جانیوالے تھے مجھسے دس گز کے فاصلہ پر سے آئی۔ گھوڑے رقص کرنے لگے توپین چلنے لگین۔ توپون ہی سے جنگ شروع ہوئی۔ اس موقع کے سوا دو توپین سڑک کی موڑ پر پہلے سے بھیجدی گئی تھین۔ مگر وہ بھی اب واپس آگئین۔ کیونکہ ٹھیک پہاڑی کے نیچے بہت بلندی تھی اور اب جس مقام پر تھے اُسی مقام سے گولہ باری شروع کردی جو ناکون سے ۳ ہزار نو سو میٹر تھا۔ مین نے اپنی گھڑی دیکھی جسمین صرف ۸ بجے تھے مگر طریقۂ جنگ سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکا سلسلہ

نصف زندگی تک جاری رہیگا

علی رضا پاشا جو تیز اور ظریف مزاج اور توپخانہ کے اعلی افسر ہین سڑک کی جانب بڑھکر ایک عمدہ موقع سے نگرانی کرنے لگے۔ اور محمد علی آفندی کو جو دراز قد سیاہ ابرو قمندان توپخانہ تھے بلایا اور حکم دیا جو میری سمجھ مین نہ آیا۔ مگر وہ اُس حکم کے سنتے ہی توپون پر پہنچ گئے۔ گولہ باری حکم ہوا ہی تھا کہ بہت ہی مہیب صدا آنے لگی۔ توپونکی آواز بازگشت سے جو جانبین کی پہاڑیون سے ٹکر کھا کر آتی سارا میدان وسیلی گونج جاتا۔ سبھونکی آنکھیں کانون پر تھین۔ توپون کی آوازین گولونکی گڑگڑاہٹ اور سیاہ غلیظ دھوین سے جو ہر وقت اڑھائی میل کے فاصلہ پر گولون کے پھٹنے سے پیدا ہوتا عجیب سمان بندھا تھا۔ ہر گولے کے نکلنے پر توپ اُچھل پڑتی گویا اُسنے اپنی ساری قوت گولہ پھینکنے مین صرف کردی اور اب اسکا نتیجہ دیکھنے کے لیے اُچھل پڑی ہے۔ گولنداز توپون کی بلائین لیتے اور بڑے شوق اور محبت سے پیار کرتے جیسا کہ کوئی اپنے بچہ کو پیار کرتا ہو۔ اور دیکھتے کہ کہین توپ کے چوٹ تو نہین آگئی۔ بائین جانب کے پر گولہ باری کثرت سے ہوئی ہر گولے کی معقول زد سے دراز ریش جنرل بڑے جوش سے تالیان بجاتے۔ خود ادہم پاشا چار زانو ماری زمین پر اسطرح بے توجہی سے بیٹھے دیکھ رہے تھے گویا کچھ اُنکو خاص تعلق ہی نہین کبھی کبھی وہ دیکھکر ہنس پڑتے تھے۔

ہمارے عقب مین بہت سے محفوظ سپاہی آمادہ جنگ بیٹھے ہوئے تھے۔ یکایک دس بجے ادہم پاشا نے ممدوح پاشا کو بلایا جو سفید ریش۔ پستہ قد۔ فربہ اندام جنرل تھے۔ اور بلندی پر بڑی مستعدی سے خدمت مفوضہ انجام دے رہے تھے۔ ادہم پاشا نے چند الفاظ مین ممدوح پاشا کو کچھ حکم دیا اور وہ عقب کی فوج مین پہنچے۔ اور فوراً وہ محفوظ سپاہی جو ابتک بے حس و حرکت مثل ایک سرخ خط کے پڑے ہوئے تھے نقل و حرکت کرکے درہ کی جانب کوچ کرنے لگے۔ آہستہ آہستہ مگر نہایت استقلال سے تمام میدان مین یہ لوگ پھیل گئے اور آگے بڑھتے گئے۔ دامن کوہ مین جو سبزہ زار تھا یہ لوگ پھر ایک مرتبہ جمع ہوئے تاکہ دھاوا کرنے کے لیے ذرا دم لے لین۔ مگر گیارہ بجے اور پھر بارہ بجے بلکہ ایک بج گیا۔ لیکن وہ اُسی جگہ پہاڑ کے نیچے بیٹھے ہی رہے مین اُنکی حرکت کے انتظار مین گھبرا گھبرا کر یہی دلمین کہتا تھا کہ جنگ کے واقعات تو آدھے گھنٹہ مین پڑھ لیے جائینگے مگر اُنکا

بتوع کمنٹون اور پہرون مین کبھی نہین ہوتا

مگر آخر ہو گیا رہا تھا - توپین ابتک برابر چل رہی تھین - زندونکو مردہ اور مردونکو جیتھڑے جیتھڑے کر رہی تھین - گھوڑون کا بھڑکنا اب موقوف ہو گیا تھا - پہاڑی پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ وردی والی رجمنٹ ابتک برابر کوچ کر رہی ہے - مگر ہنوز منزل مقصود تک نہین پہنچی - بالآخر ایک بجے دن کو ناکہ کے گرد لوگونکی کچھ زیادہ ہلچل پائی گئی جو بمقابلہ دوسرے دوناکون کے زیادہ زد پر تھا - افواج قاہرہ عثمانیہ اب آگے بڑھ رہی تھی - ابھی وہ سطح زمین پر تھی - پھر دفعتاً بازو کے کسی ناکہ پر قبضہ کر لیا - اور بعدہ اُس سے بھی آگے نکل گئی - اتنے مین ایک اردلی بڑے زور سے گھوڑا دوڑاتا ہوا پہنچا اور مارشل کے ہاتھ مین ایک کاغذ دیا جس سے معلوم ہوا کہ یونانی پسپا ہوے اور اُنکا مرکز رزمگاہ ہمارے ہاتھون مین آگیا -

اب زخمیون کی گاڑیون کا آنا شروع ہوا جو درحقیقت اس سے پہلے ہی شروع ہو جانا چاہیے تھا ہمارے قریب سڑک کے کنارے چھ زخمی سپاہی جنکے زخمون پر سرسری طور سے سرخ پٹیان بندھی تھین بیٹھے تھے جو بالفعل نہ جنگ کی طرف متوجہ تھے اور نہ ادہم پاشا کو دیکھ رہے تھے بلکہ یا تو زمین کی طرف نظر گڑوے ہوے تھے یا آنکھین بند کیے بیٹھے تھے جس سے بظاہر علالت شدید کا اظہار تھا - ایک گاڑی آئی اور زخمیونکو لیکر بڑی تیزی سے روانہ ہوئی - دوسری آئی اور وہ بھی کچھ زخمیون کو لے گئی مجموعی تعداد کل زخمیون کی بارہ آدمی سے زیادہ نہ تھی - انمین سے بعض تو ابتک جنگی حرارت سے پورے بھرے نظر آتے تھے - چنانچہ ممدوح پاشا نے اُنمین سے ایک آدمی کو نکالکر پھر لڑنیکے لیے بھیجدیا - اور باقی تودے کے تودے گاڑیون مین پڑے ہوے تھے - جو لوگ کسیقدر بمقابلہ دوسرونکے تندرست تھے وہ دوسرے زخمیونکے سر اُٹھائے ہوے تھے - شروع سے آخر تک میرے خیال مین بیس سے تیس آدمیون تک ہر ایک مرتبہ گاڑی مین بھر کے صبح تک جاتے رہے - جو پہاڑی پر جنگ پر زخمی ہوے وہ وہین آخر شب تک پڑے رہے -

اب دن کے دو بجے تھے - آفتاب خوب چمک رہا تھا - اگر زمین پر بیٹھو تو چولھے کی حرارت محسوس ہوتی - شدت تپش سے میدان و پہاڑ جل رہے تھے ہمارے مقابل [illegible]

پہاڑی پرکی پیدل فوج کو یاہمین کو تنگ رہی تھی۔ ہمارے پہلو مین جو توپین تھین وہ اسوقت یونانی تعمیرات کے انہدام مین مشغول تھین جو زیر کوہ فی الوقت بنالیگئی تھین۔ مگر توپون کی آوازون سے سستی پائی جاتی تھی۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر مین بجز دو توپون کے باقی اور سب خاموش ہوگئین تھین اور جو باقی تھین اُنپر بھی سستی غالب ہوتی جاتی تھی۔ ہمارے اوپر بلندی پر کی توپین جو پہلے سے چل رہی تھین اُنھین خاموش ہوئے تو عرصہ ہوگیا تھا۔ اور ان خاموشیون پر کچھ تعجب کرنا چاہیے۔ کیونکہ بیس گھنٹون سے زیادہ عرصہ گزرا کہ سپاہی مشغول جنگ تھے اور اس اثنا مین اُنکے پاس کھانے کو بجز خشک بسکٹ اور مشکیزہ پانی کے کچھ بھی نہ تھا۔ اور سونے اور آرام کا خیال تک نہین گزرا بلکہ یہ پورا زمانہ بغیر مطلق آنکھ لگائے کٹ گیا۔ ادہم پاشا میرے گھوڑے کے چارجامہ پر جو اُنکے لیے چارلی نے بچھا دیا تھا بے تکلیف بیٹھ گئے۔ اطراف وجوانب کے دیہاتی اسطرح ارد گرد اکٹھے ہوکر تماشا دیکھنے لگے۔ گویا یہ میدان جنگ نہین تھا بلکہ جشن جوبلی تھا۔ بہت سی مسلمانون نے دھوپ سے بچنے کے لیے ہم لوگون پر سایہ کی فکر کی۔ یہ جنگ عجیب قسم کی مشرقی استغنائی کیساتھ کی جاری تھی۔ جنگ کیا تھی گویا چند دوستون کا کسی میدان مین ہواخوری وچائے نوشی کا جلسہ تھا۔ دشمنون کے تباہ کرنے اور اُنکے ملک پر قبضہ کرنے کی کچھ پروا نہ تھی۔ صرف عادتی طریقہ سے توپونکی باقاعدہ باڑھ چلی جاتی تھی جس سے دو ایک آدمی ضائع ہوجاتے تھے۔ غرض اسطرح یہ لڑائی شام کو سات بجے تک جاری رہی یا بالفاظ دیگر یہ کہنا چاہیے کہ خاموش ہوئی۔ بہرحال اب تاریکی اور سردی بڑھنے لگی اور وہ موقع آگیا کہ ۲۶ گھنٹہ کی فضول گولہ باری سے قطع نظر کر کے کوئی قطعی ومفید کارروائی کیجائے۔ تاریکی ایسی تھی کہ پہاڑی بھی نظرون سے چھپی تھی مگر بگل کی آواز سے پیشقدمی کا پتہ لگتا تھا۔ ترکون نے بندوق لگی ہوئی سنگینون سے دھاوا کیا یونانی اُسوقت تک تو ڈٹے رہے جبتک تیس گز کی فاصلہ پر تھے۔ مگر جب وہ اور آگے بڑھے تو یونانی چلتے پھرتے نظر آئے۔ اُنکا پورا تعاقب کیا گیا اور ترکون نے اُنھین حدود سے بہت دور بھگا دیا ملونا کی لڑائی ختم ہوئی۔ ہر شخص بے حد تھکا ہوا اور نیند مین ڈوبا ہوا تھا۔ اس فتح سے جو بہ نوک سنان حاصل ہوئی ترکون کے ہاتھ مین تھسلی کا پھاٹک آگیا۔

پندرھوان باب

فرداۓ جنگ

سرکاری طور پر معلوم ہوا کہ جنگ ملونا مین تیس ترک شہید اور دو سو ستر مجروح ہوے اگرچہ یونانیونکے مقتولون اور مجروحون کی تعداد نہین معلوم ہوئی مگر قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے نقصان کی تعداد اس سے بہت زیادہ نہ ہوگی - ترکون کی جانب سے ممدوح پاشا اور حیدر پاشا کے فریق مصروف جنگ تھے اگرچہ درحقیقت حیدر پاشا کی فوج مین سے پانچ پلٹنون نے اس جنگ مین مطلق حصہ نہ لیا - ان فریقون کے سوا ایک دن فتشاط پاشا کا ایک فریق ادہم پاشا کے حصۂ مین پر لڑتا رہا - پس اس مجموعی مقدار کے لحاظ سے تقریباً تیس ہزار ترک مع چار میدانی توپخانون اور کوہی توپون کے اس جنگ مین مصروف رہے - معلوم نہین کہ یونانیونکی قوت اس جنگ مین کسقدر تھی - اُنکے ہمراہ کوئی یورپین کارسپانڈنٹ نہ تھا جس سے تفصیلی کیفیت معلوم ہوسکتی - مگر یقین یہ ہے کہ ترکونکی مذکورہ بالا تعداد سے اُنکی تعداد کم نہ رہی ہوگی[1] اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ۲۷ گھنٹون کی مسلسل جنگ مین جسمین جانبین کے ساٹھ ہزار آدمی مقابل رہے - صرف ۶۰ - آدمی مقتول اور تقریباً ۶۰۰ مجروح ہوے - بمقابلہ اسکے گریولٹ[2] کی جنگ مین منجملہ ۲ لاکھ ۳۰ ہزار جرمنیون کے ۱۹ ہزار کام آے تھے - جسکا اوسط فیصدی ۸ ہوتا ہے - اور لیپ زگ[3] کے لڑائی مین جو چار دن جاری رہی - معاندین کی مجموعی تعداد ۳ لاکھ مین سے ۴۵ ہزار آدمی ضائع ہوے جو پندرہ فیصدی کے حساب سے اوسط نکلتا ہے - حالانکہ ملونا مین بمشکل ایک آدمی فی ہزار بھی نہین آتا - اسلیے یہ جنگ یادگار زمانہ ہونی چاہیے - کیونکہ ایسی قطعی فتح اس ارزانی کے ساتھ کبھی حاصل نہین ہوئی -

۱۹ اپریل کی صبح کو مین خود میدان جنگ مین جہان کل ہر طرف آتش جنگ و جدال مشتعل تھی

---

[1] ادہم پاشا نے جو تار اس ابتدائی فتح کا بپیشگاہ جلالت مآب مین روانہ کیا اسمین ۲۴ ہزار ترک اور ۲۵ ہزار یونانیونکے مقابلہ کا ذکر کیا ہے - مترجم

[2] گریولٹ واقع صوبہ السا ئک لارین شمولہ ملک جرمنی مین جنگ محولہ مابین جرمنی و فرانس ۱۸ اگسٹ ۱۸۷۰ء کو ہوئی تھی جسمین فرانس کو شکست ہوئی تھی - مترجم

[3] لیپزگ ڈرسڈن (جرمنی) سے ۶۰ میل ہے یہان ۱۸۱۳ء مین نیپولین اول بادشاہ فرانس کو مقابلہ افواج سلاطین متفقہ شکست ہوئی تھی - مترجم

بعض مراتب قیاسیہ کی تصدیق کیلیے گیا۔ اصل یہ ہے کہ افواج کا پھیلاؤ بہت لمبا ہو گیا تھا۔
کسی مقام پر ہجوم کر کے گولیونکی بارش نہین ہوئی۔ ہر ایک آدمی جا بجا پتھر ونکے پیندھ کر دن مین
اپنے تئین بندوق وغیرہ کے ساتھ محصور کیے ہوے تھا اور جب موقع ہوتا تو اسی مین سے گولی
مار دیا کرتا۔ اس طرف یہی عام طریقہ جنگ کا رائج ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرایقہ جنگ مین بہت کچھ
تضیع اوقات ہوتی ہے۔ مقدونیہ۔ البانیا اور دیگر بلقانی ملکون مین و نیز خانہ جنگیون اور قزاقون
اور کوہی جنگون مین زمانۂ دراز سے یہی طریقہ جنگ جاری و ساری ہے۔ انمین دلیری اور تہور
مین فرق بین معلوم ہوتا ہے۔ ایک کارسپانڈنٹ نے مجھسے بیان کیا کہ اُسنے ترکون کو اس طرح
ایک ایک آدمی کر کے لڑتے اور مرتے دیکھا ہے۔ اگر ترکی توپخانہ کی غضبناک آتش فشانیان
نہ ہوتین تو مذکورہ بالا تین سرحدی ناکون پر بڑی طویل اور سرگرم لڑائیان ہوتین۔ ناکون سے
چار ہزار گز کے فاصلہ پر دس دس گز کی دوری مین توپین لگائی گئی تھین اور ان توپونکی ترتیب اور انکی
گولہ باری کا لطف جیسا علی رضا پاشا کو حاصل ہوا وہ لطف کسی کو میسر نہین ہوا۔ اگرچہ ظاہری
صورت اور انتظام نقل وحرکتِ اتواپ بہت کچھ قابل کراہت تھا مگر نشانہ اندازی مین کسی کو
کلام نہین۔

جبکہ مین ملونا کے سرے پر سبزہ زار مین پہنچا تو سب سے پہلے مین نے اپنے دوست یونس آفندی
کو دیکھا مین سچ کہتا ہون کہ آج تک مجھے کسی شخص کے زندہ دیکھنے سے اسقدر حیرت آمیز خوشی
نہین ہوئی جسقدر اس شخص کو ہنوز زندہ دیکھکر مین مسرور ہوا۔ یہ شخص جیسا کہ مین نے پہلے بیان کیا ہے
وجیہہ۔ عمر رسیدہ۔ شیلان کا بھی چچا۔ اور سرحدی ناکہ کا کمندان۔ قوم کا البانی تھا۔ وہان ہر شخص
اسے خوب پہچانتا تھا اور باوجودیکہ سخت ہیبت ناک شکل کا تھا مگر بے حد ہردلعزیز تھا۔ قبل
شروع جنگ قلۂ کوہ ملونا جانبین کے کارسپانڈنٹون کی سیر و تفریح کا بہترین مقام تھا۔ جنرل
اسٹاف افسرون کا دوامی قیام گاہ وہی تھا۔ اسلیے یونس کے دوستون اور رفیقون مین کل
یورپین اور کل اعلی افسر شریک تھے۔ یہانتک کہ یونانی سرحدی افسرون کی کثیر تعداد اُن کے
دوستون مین شریک و شامل تھی۔ یونس نے ایک مینڈھا بھی پال رکھا تھا جو بہت کچھ تفریح کا
باعث تھا۔ اسکی کل حرکتین یہانتک کہ اسکا سوجانا بھی یونس کے حکم پر مبنی تھا۔ جب ہم وہان

پہنچے تو پولنس سنے دور سے ہمکو دیکھا اور وہین سے سلام کرتا ہوا شاش بشاش ہماری طرف بڑھا کیونکہ اُسنے بیسیون یونانیون کو گزشتہ جنگ مین اپنے ہاتھون ملک عدم مین پہنچا دیا تھا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اُسنے ایک رائفل سے اپنے یونانی دوستونکو جو سرحدی ناکہ مین تھے چُن چُنکر ہلاک کرنا شروع کیا اور جب بالآخر وہ اور افسر دونکو جنمین سے ایک میجر تھا ہلاک کر چکا تو اپنی ہلاک رائفل ادہم پاشا کے پاس بطور ہدیہ بھیجدی۔

ترکون کی جدید سنگین دیوار دونکو جو سینہ برابر مخروطی ناکہ سے آگے حدود یونان کی جانب بالفعل تیار ہوئی تھین مینے جاکر دیکھا۔ دو ہنے جانب دامن کوہ سے ابتک دشمنون کی توپین آواز دیرہی تھین جو ہنوز اُنکے قبضہ مین تھین۔ مگر انکی توپین کچھ بھی نقصان رسان نہ تھین۔ تمام مواقعات جنگ پر جو ایک طول خط کی حیثیت مین تھے چند پتھرون کے ٹکڑون کو اکٹھا کرکے اسطرح قیام گاہ بنایا تھا جسکی وسعت ۱۸ انچ سے چار فیٹ تک۔ بلندی بھی بعض مواقع ایک آدمی سے لیکر چار آدمیونکی گنجائش تک کے تھے۔ ان قیام گاہونکے عقب مین کارتوسون کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ کچھ ترکی بندوقون کے اور کچھ یونانی بندوقون کے اور کسی جگہ جہان یکے بعد دیگرے دونون کا گزر ہوا۔ دونون قسم کی بندوقون کے مجموعہ کارتوس ڈھیر پڑے ہوئے تھے شاید مشکل ہی سے کوئی شخص ان قیام گاہون سے علیحدہ ہوکر لڑا ہوگا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک فوج دوسری فوج کے کلیتاً تباہ کردینے پر آمادہ تھی مگر باوجود اس آمادگی کے سو آدمیون سے بھی کم کام آئے۔

یونانی چوکیان منہدم کردی گئی تھین۔ انکا سامان لُٹ گیا یا جلا دیا گیا تھا۔ خاصکر ناکے تو بالکل خاک سیاہ تھے۔ انکے گرد کی زمین گولون سے ایسی پامال ہوگئی تھی گویا ایک نوع کی جوتی ہوئی ہو۔ اطراف و جوانب مین سرکاری اور غیر سرکاری کاغذون کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ اُن مین سے مین نے ایک یونانی نماز کی کتاب اُٹھالی جسکے بیچون بیچ مین گولی کا سوراخ تھا۔ مگر خون کا نشان نہونے سے مین نے تعجب کے ساتھ خیال کیا کہ شائد اس کتاب کے مالک نے اُس سے مقدس ڈھال کا کام لیکر بدن کے کسی سوراخ مین لگا دیا ہوگا۔ ایک ناکے مین تین یونانی نعشین ملین۔ ترکون نے تو اپنے مقتولین کو ابتک دفن کردیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اور ایک درجن یونانی نعشین دکھلائی دین جو نصف بدن برہنہ اور بہت کچھ سڑ چکی تھین اور کل مقتولین کی ناگفتہ بہ حالت ہو رہی تھی۔ مین اسوقت سیر کرتا ہوا کل کی جنگ کے انتہائے حد تک پہنچ گیا۔ اندیہان

دوسری جانب سرحدی خطوط پر خراماں خراماں نشاط پاشا کی حدود کی جانب روانہ ہوا۔ تمام سرحد پر سولجر دکھلائی دیئے جو تمباکو پیتے یا کچھ گاتے اور ہنستے کھیلتے تھے۔ چونکہ انکو شب گزشتہ مین سونے کا موقع ملگیا تھا اسلیے اب پھر جنگ کیلیے اُسی طرح تیار ہو گئے تھے۔

ان مین سے بعضے بڑے سخت کامون مین مشغول تھے یعنی انھین قیام گاہون سے پتھر اٹھا اٹھا کر چوکیون پر لیجاتے اور سنگین دمدمے بناتے۔ ایک اعلیٰ درجہ کی فوج کا طویل رقبہ اراضی پر فتح کے دوسرے ہی دن اپنے حصار کی اس طرح فکر کرنا ظاہر کرتا ہے کہ ترکی جنگ مین تعویق کیون ہوا کرتی ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد دامن کوہ والی یونانی توپین خاموش ہونیوالی تھین کیونکہ ترکون کی ایک عزتی ہوئی پلٹن میرے عقب سے گزری جسکے پاس بیقاعدہ جوتے ناموزون بند قین اور ٹیڑھی میڑھی لال ٹوپیان تھین۔ مگر اُنکے جُھلسے ہوے چہرے اُنکی سپاہیانہ روش کے شاہد عادل تھے کہ وہ تمام دنیا کی ٹیم ٹام اور زرق برق سامان والے سپاہیون سے فوقیت رکھتے تھے۔ مین اس پلٹن کے ہمراہ ہو گیا کیونکہ یہ پلٹن دفعتہً حملہ کرنے کے لیے تیار ہونے لگی تھی۔ مگر درحقیقت اسکے حملہ کی نوبت نہین پہنچی اور اس پلٹن کے آگے جو دوسری پلٹن تھی اُسکے دو بڑے حصے کرکے دونون کو مذکورہ بالا پہاڑی کی جانب روانہ کر دیا۔

ان ترکون نے پہاڑی پر سے نیچے گولہ باری شروع کر دی جسمین نہ تعجیل تھی اور نہ تساہل۔ ہر شخص بہ اطمینان تمام اپنے کام مین مصروف تھا۔ اگرچہ یونانیون کی طرف سے جواب ملتا رہا مگر انکی گولیون سے ترکون کو کوئی ضرر نہین پہنچا۔ بلکہ وہ پورے اطمینان سے پہاڑ کے نشیب و فراز مین مواقع مناسب کی تلاش کرتے اور وہین سے یونانیون کے پاس پیامات اجل بھیجتے رہے۔ کبھی پانچ منٹ مین پانچ فیر کرتے اور کبھی ایسی بارش کر دیتے جیسے کہ سوکھے بانس کے جنگل مین آگ لگنے سے متواتر تڑاتڑ کی آواز آتی ہو بالآخر اس لڑائی کے خاتمہ کی خبر بگل کی آواز سے معلوم ہوئی۔ اُسوقت فوج نے عجلت سے پیش قدمی کی اور گھوڑے دوڑاتے ہوے ترکون نے قبضہ کر لیا۔ مین نے تو صرف دو مقتولون کو دیکھا لیکن ضرور ہے کہ بہت زیادہ تعداد مقتولین ہوگی۔ انکے سوا گیارہ قیدی تھے جو خوبصورت نیلی وردی عمدہ بوٹ خوشنما ٹوپیان اور خوش وضع اوورکوٹ پہنے ہوے تھے۔ ان قیدیون مین ایک شخص اٹلی کا باشندہ تھا جو نہ اپنے ہمراہی قیدیون کی زبان

جانتا اور نہ اپنے گرفتار کنندون سے مکالمت کرسکتا۔ جو کچھ بولتا وہ اٹلی کی زبان مین رجسے
فی الوقت کوئی نہ سمجھتا تھا۔ ترک کچھ نفرت اور کچھ حیرت کے ساتھ قیدیون کو گہری نظر سے دیکھ
رہے تھے۔

مین اُس روز پہاڑیون پر چودہ گھنٹہ تک گھوڑے پر پھرتا نشاط پاشا کی جستجو کرتا اور اُنسے
جنگ گزشتہ کی کیفیت دریافت کرنیوالا تھا۔ خدا خدا کرکے اُنسے پانچ بجے شام کو ملاقات ہوئی جبکہ وہ
مفتوحہ قلعہ کے نشیب و فراز کے ملاحظہ مین مصروف تھے اور اپنی دوربین سے دشمنون کو اسطرح سے دیکھ
رہے تھے جیسے کوئی ناخدا برسر جہاز انکشاف کو الف بحری مین مشغول ہو۔ اُنکا فرانسیسی لسانی سرمایہ
بہت محدود تھا اور بجز چند ضروری الفاظ کے زیادہ گفتگو مین تکلف تھا۔ اسلیے مجھکو وہلہ اولی مین
اُنسے زیادہ حالات نہ معلوم ہوسکے۔ مجھے اُنکے بیان سے اسقدر استنباط کرنے کا موقع ملا کہ اُن کو
اپنے آدمیون کے روکنے مین بڑی دقت ہوئی اگر وہ اپنی اس کوشش مین کامیاب نہ ہوتے اور
آدمی جوش شجاعت مین بعجلت نکل جاتے تو دشمنون کے نرغہ مین آجاتے۔ سہ پہر کو اُنھون نے یونانی
ناکہ واقع کوہ پاپا لواد پر جو اُنکے روبرو تھا حملہ کیا اور بغیر زیادہ نقصان پہنچائے لے لیا۔ یونانیون نے
ایک چھوٹا گاؤن کرٹ سوالی نامی جو درہ مذکور پر اُنکا آخری مقبوضہ تھا خالی کردیا اسی سے متصل
دوسرا گاؤن اسکومیا نامی تھا جو ترکون کا تھا اور وہین نشاط پاشا کا ابتدائی ہیڈکوارٹر تھا
یہ گاؤن جو یونانیون نے خالی کردیا تمام و کمال چارون طرف سے پہاڑیون سے محصور تھا۔ اور یہ سب
پہاڑیان ترکون کے ہاتھ آگئی تھین۔ لہذا یونانیون کا درہ مذکور کو خالی کردینا لازمات سے تھا۔
باوجود اسکے ولیعہد یونان کو اس وجہ سے تخلیہ پر دار السلطنت مین الزام دیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایتھنز کے حکام متقدر کو جنگی نکتہ چینیون مین ماشاء اللہ بہت معقول سلیقہ ہے۔ نشاط پاشا کا ایک
قابل قدر بریگیڈیر اس محاربہ مین شہید ہوگیا یعنی حافظ پاشا[1] جو ہشتاد سالہ ریش دراز بزرگ اور جنگ
کریمیا اور جنگ روم و روس مین شریک تھے۔ انھون نے خود گھوڑے پر بیٹھکر اپنے بریگیڈ کو میدان

[1] انکا نام عبدالازل تھا۔ حافظ قرآن ہونے سے حافظ پاشا مشہور ہوگئے۔ ہندوستان مین ولایتی با تصویر اخبار کے
ذریعہ سے ابتداءً جس حافظ پاشا کی شہادت کا اظہار کیا گیا تھا وہ ہنوز زندہ ہین۔ ان کی یادگار شہادت تمام اسلامی
دنیا مین بے نظیر وقعت رکھتی ہے۔ اعلیحضرت سلطان المعظم نے بھی معمول سے بہت زیادہ قدردانی فرمائی۔ مترجم

کارزار مین بڑھایا جب اُنکے ایڈیکانگون نے بہ نظر حالات گھوڑے سے اُتر پڑنے کے لیے کہا تو اُنھون نے یہ جواب دیا کہ اے بچہ مین تو روسیون کے مقابلہ مین گھوڑے سے نہین اُترا اب ان یونانیون کے مقابلہ مین کیا اُتر ونگا! اور یہ کہکر آگے بڑھے تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک گولی اُنکے بائین بازو پر لگی جسپر پھر ایڈیکانون نے سابق التجا کی۔ مگر اُنھون نے اُترنیسے انکار کیا۔ ایک لمحہ کے بعد دوسری گولی نے دوسرے ہاتھ کی ہڈیون کو چور چور کر دیا۔ تب بھی اُنھون نے واپسی سے انکار ہی کیا۔ اور بڑھے چلو بڑھے چلو لکار للکار کر کہتے رہے۔ بالآخر ایک تیسری مہلک گولی نے حلق مین زخم کاری پہنچا کر اُس بوڑھے بہادر کا کام تمام کر دیا۔

نشاط پاشا نے چند کوہی توپین اس امید سے تیار کر رکھی تھین کہ اُنکو ٹرنوا پر گولہ باری کرنے اور اُسکے قبضہ مین لانیکا اُنکو حکم دیا جائیگا۔ مگر نشاط پاشا کی موجودہ مقام اور ٹرنوا کے درمیان مین ہنوز کریستری پہاڑ حائل تھا جو ابتک یونانیون کے قبضہ مین تھا۔ اسکی تفصیلی کیفیت آئندہ بیان کی جائے گی۔

سولھوان باب

مضیق ملونہ

جنگ ملونہ کے بعد جو ہفتہ گزرا وہ کئی وجہون سے محض بیکار گیا۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہارشنبہ اور پنجشنبہ تک تو مطلق کام نہین کیا۔ جنگ ملونہ مین ترکون نے صرف ایک امر کے تصفیہ مین ۲۶ گھنٹے صرف کیے جو کسی دوسری یوروپین فوج کے زیر نگرانی چار پانچ گھنٹون کا کام تھا۔ ایک ہفتہ کے بڑے حصہ مین اُنھون نے دیکھ بھال اور افراد منتشرہ کو یکجا جمع کرنے مین صرف کیا۔ جو یورپین جنرل کے لیے ایک دن کا کام تھا۔ اِن وجوہ سے کارسپانڈنٹون کے لیے یہ ہفتہ پہاڑ ہو گیا تھا۔ بیکاری سے تفریحات مین لطف نہ آتا تھا۔ ہم لوگ ہر روز پابندی کے ساتھ صبح کو چار بجے اُٹھتے۔ مگر ہر روز وہی کیفیت ہوتی اور بڑی پیشقدمی کا کچھ حال نہ معلوم ہوتا جس سے روز بروز بے چینی بڑھتی جاتی۔ ہم لوگ ایک روز بسواری اسپ درہ تک گئے۔ ایک گھنٹہ کے بعد مارشل بھی مع اسٹاف کے پہنچ گئے۔ ہم سب لوگ وہین بیٹھ گئے اور تھسلی پر نظر ڈالتے گئے

میدان مُحسلی جو وہان سے بیش نظر تھا ضرور کچھ نہ کچھ جنگی مادہ کا پتہ دیتا تھا۔ مگر واقعی جنگ کے کچھ آثار نہ تھے
بعدہٗ اُسی مقام پر سہ پہر کا ناشتہ ہوا۔ بعد فراغت ناشتہ تقریباً مُحسلی کی جانب چلے جہان جانے کیلیے
چند سنتریون نے جو درہ مذکور کی آخری چوکیون پر متعین تھے ہم لوگون کو روکا۔ اور ہم لوگ شب کی کھانیکے
لیے اپنے قیامگاہ مین واپس آئے۔

جہانتک میری ذات سے تعلق ہے اس ہفتہ مین دو چیزون کی نمایان ترقی دیکھنے مین آئی ایک تو چارلی میرے
ملازم کی قابلیتون اور دوسرے صیغہ صحت مین چارلی کو بیشتر شک کی نظر سے دیکھتا تھا اسلئے کہ ملک مین اُسکی کوئی وقعت نہ تھی رسلونیکا
مین بھی براے نام ہی تھا۔ لیکن بہت ہی جلد چارلی نے اپنے آپ کو کارسپانڈنٹون کے قابل قدر
ملازمون کے مثل بنا دیا اُسکی انگریزی دانی تو بہت خراب تھی بلکہ اس درمیان مین بجائے علمی
ترقی کے اخلاقی تنزلی ہوگئی تھی۔ چنانچہ ایک روز ایک جرمن افسر سے جو چارلی سے بدرجہا
زیادہ انگریزی زبان پر قادر تھا اُسنے ناشتہ کے وقت پوچھا کہ یہ کون شخص ہے۔ غنیمت ہے کہ اس سے
زیادہ کوئی تضحیک کا حیلہ استعمال نہین کیا گیا جہان تک اُسکی عملی کارروائی سے تعلق ہے مین
کہہ سکتا ہون کہ اُسنے کوئی ایسا کام نہین دیکھا جسکے کرنے مین اولاً اُسنے اپنی ناقابلیت ظاہر
نہ کی ہو۔ اور پھر اُسے کر نہ لیا ہو۔ خواہ وہ ادنی کام ایک سوٹ کی پیچک کے لوٹنے کا ہو
یا اعلی کام کمانڈر انچیف سے ملنے کا۔ کوئی کھیل ہو یا کام سب مین وہ کامل نکلتا۔ اگر کوئی اہم کام
ناگہانی طور سے بھی پیدا ہو جاتا تب بھی اُسکی تعمیل مین وہ کچھ بھی پس و پیش نہ کرتا اور اگرچہ
قوم کا یہودی تھا مگر تاہم خفیف معرکۂ جنگ مین گھس جاتا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ روانگی تار
مین بڑی مستعدی دکھلاتا۔ وہ اپنے گھوڑے کو ہر وقت کسی ایسے گوشہ مین تیار رکھتا جہان اُسکی
دانست مین کوئی دوسرا کارسپانڈنٹ واقف نہ ہوتا۔ اور پیام تار ملتے ہی فی الفور دوڑتا ہوا
الاسونا پہنچکر محکمۂ تار مین پہنچتا اور بعد فراغت ایک دوسرا گھوڑا لیکر آناً فاناً واپس آتا۔ میری
دانست مین تمام رعایاے سلطانی مین سے یہی ایک شخص ہے جو وقت کی کافی قدر کرتا تھا۔

اس ہفتہ مین جو دوسرا ضروری کام ترقی کے ساتھ ہوا وہ تنقیح کا کام تھا۔ ترکی ہیڈکوارٹر مین
اولاً سلطان المعظم کے چار اڈی کان متعین ہوئے بعدہٗ اور بڑھا دیے گئے۔ بظاہر
یہ لوگ ادہم پاشا کے ایک قسم کے زائد اڈیکان تھے مگر درحقیقت یہ لوگ جاسوس تھے اور جو

کارروائی ادہم پاشا کی غیبت مین ہوتی اُسکی اطلاع بصیغۂ راز تار پر بھیجدیا کرتے۔ اسمین سے
ایک شخص نجیب بے تھا جو بے حد لائق اور ہوشیار نوجوان تھا۔ اسکا کام یوروپین کارسپانڈنٹون کی
نگرانی کا تھا۔ اگر کوئی سرکاری تنقیح ساز تھا تو یہی تھا۔ یہ شخص بڑا ہوشیار مگر کبھی کبھی کج رفتار اور
وحشی مزاج ہوجاتا۔ دوسرے عہدہ دار تارون کی تنقیح کرلیا کرتے اور اُنکی اس تنقیح کا کوئی مزاحم
نہ ہوتا۔ منجملہ ان منقحین کے ایک شخص سیف اللہ نامی بہت معقول تنقیح ساز تھا۔ وہ کسی کے
اعتراض سے خوف نہ کرتا۔ اور تار کے متعلق اگر کوئی بات ہوتی تو مشورہ دینے کے لیے موجود رہتا
جنگ کے پہلے تنقیح کا کام اچھی طرح چلا کیا۔ مگر جب ہم درۂ ملونا مین تھے اسوقت معلوم ہوا تھا
کہ ایک دوسرا شخص انور بے نامی تنقیح ساز مقرر ہوا ہے جسکے پاس کل تار بھیجنے چاہیے۔
انور بے دوسری حیثیتون سے بہت لائق افسر تھا۔ مگر ہمارے انگریزی تار نہ پڑھ سکتا تھا۔
اگرچہ فرانسہ مین اُسکو کافی دخل تھا۔ دوسرے دن ہمکو معلوم ہوا کہ جب تک قطعی جنگ نہ ہو اُس
وقت تک کسی کا تار نہین بھیجا جائیگا اور چونکہ کارروائی بہت سستی کے ساتھ ہورہی تھی اسلیے کسی
قطعی جنگ کی کچھ امید نہین کیجاسکتی تھی۔ مگر چونکہ یہ حکم بالتعمیم تھا کسی نے کچھ اعتراض نہ کیا۔
لیکن تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ یہ حکم عام نہین ہے کیونکہ ایک کارسپانڈنٹ اپنے پیام
تار کو انور بے کے پاس لیجا کر روانہ کرا دیا شاید خود انور بے کو اپنی خدمت کے متعلق قانون نہ
یاد رہا ہو۔ بہرحال اس خبر سے ہم لوگ بہت مکدر خاطر ہوے اور حضرت ادہم پاشا کی خدمت مین
پہنچکر شکایت کی وہ بہت برافروختہ ہوے اور حکم دیا کہ آیندہ صرف مصطفیٰ ناطق بے جو گرمکتوبا شا
کرا ڈیکان تھے اور جنکے متعلق بہت کم کام تھا تنقیح ساز مقرر کیے جائین۔ چنانچہ مین اپنا تار
ناطق بے کے پاس لیگیا جسمین مثل اور لوگون کے تارون کے آخر عبارت مین لفظ اسٹاپ (فقط)
تھا۔ یہ عمل اکثر طول بیانات تار مین محض امتیاز و سہولت کے لیے برتا جاتا ہے اور چونکہ ترکی تارون کا
انتظام پوشیدہ نہ تھا اسلیے اُسکی اور بھی ضرورت ظاہر تھی۔ اس قسم کے دو تار جسمین لفظ اسٹاپ موجود تھا
تنقیح ساز نے روانہ کردیے تھے۔ مگر اس تار کے ملاحظہ پر تنقیح ساز نے ڈانٹ کر پوچھا کہ اسٹاپ
کیا ہے۔ مین نے تفصیلی کیفیت فرنچ اور جرمن مین بیان کی جن دونون زبانون کو وہ فصاحت سے
بولتے تھے۔ میرے بیان پر اُنھون نے گرج کر کہا کہ صرف ایک نقطہ ختم کلام کے اظہار کیلیے

کافی ہے۔ ہر چند مین نے اسکی سہولتون کے طرف توجہ دلائی اور جہانتک میرے امکان مین تھا
فرنیچ اور جرمن زبانون کو اظہار مکالمت کیلیے اپنا آلہ بنایا مگر ایک بیش نہ گئی اور اس کریہ المنظر
اور بخس المعنی لفظ کو خارج کرنا ہی پڑا۔
یہ تمام زمانہ خاموشی مین بسر ہو رہا تھا اور گو اندرونی طور سے کچھ ہوتا رہا ہو۔ مگر ہم ایسے نامہ نگارون
کیلیے تو سخت تکلیف تھی۔ لیکن اسی کے ساتھ اس علم سے کچھ تسلی ہوجاتی تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ جرمن ماہرین
جنگ بھی اس خاموش گتھی کے سلجھانے سے عاری تھی۔ ان دنون کی تفصیلی کیفیت تو اب بھی مین نہین
لکھ سکتا لیکن قدرے قلیل بیان کیجاتی ہے۔
اول فوج کلان سکے بارہ مین۔ روز سہ شنبہ ۲۰ اپریل کو ۹ بجے کے قبل ایک دستہ سواران
میدان تھسلی مین دیکھ بھال کی غرض سے گیا۔ یہ کام دوشنبہ ہی کو کرلینا تھا کیونکہ تمام پہاڑی
مقامون سے یونانی دوشنبہ کی صبح کو دس بجے تک بھگا دیے گئے تھے۔ گرملکو پاشا نے جو جرمنی
فوج کا ایک کرنل اور عثمانیہ توپخانہ کا انسپکٹر جنرل ہے ادہم پاشا کو صلاح دی کہ سوارونکے ساتھ ایک توپخانہ
بھی بھیجا جائے مگر ادہم نے ازراہ معمولی احتیاط اسوقت توپخانہ کا بھیجنا مناسب نہ سمجھا چنانچہ سوار
بلا امداد توپ روانہ ہوے جس مقام پر ہم لوگ بیٹھے ہوے تھے اس مقام سے کل میدان صاف دکھلائی
دیتا تھا۔ جسکے درمیان مین ایک نیلی رنگ کی ندی اور دوسری زرد رنگ کی ندی زریاس نامی
بہتی تھی۔ درہ کے نشیب مین ایک گانون لگا رہا تھا جہان سے دو سڑکین نکلی تھین۔ بائین ہاتھ کی
سڑک ایک گانون کیرت سالی تک اور داہنے ہاتھ کی جانب ٹرنوا تک۔ بائین جانب نیلی ندی کے
آدھی دور تک تو جنگل ہی جنگل تھا۔ ان جنگلون کے بعد دو گانون دلیلر اور مسالر نامی ملتے ہین۔
اور داہنے جانب درہ اور زریاس ندی کے درمیان مین آدھی دور تک ایک پہاڑی ہی اسکے بعد
لریسا کی لمبی سڑک اسکے بعد وہان کے مکانات اور اسکے بعد کوہ اتھرس دکھلائی دیتے ہین۔
جو سوار کہ روانہ ہوے تھے وہ درہ کی پیچیدہ راہون سے گزر کر اس مقام پر پہنچ گئے تھے
جہان سے یونانیون نے تھسلی جانے کے لیے عمدہ سڑک تیار کر رکھی تھی وہان سے وہ لوگ
آگے بڑھے کبھی پیچیدہ راہون مین غائب ہوجاتے کبھی پہاڑیون کے عقب مین نمودار ہوتے کبھی
کھیتون کے کنارے کنارے جاتے ہوے دکھلائی دیتے۔ کبھی سڑک پر اور کبھی یونانیون کے خالی

خیمون مین ۔ کبھی پہاڑی پر اور کبھی میدان مین۔ اور کبھی ندی کے کنارے ۔ کبھی مثل ایک چلتے ہوے سانپ کے اور کبھی کالم کی حیثیت مین بخط مستقیم ۔ کبھی دو دو اور کبھی تین تین قطار وان مین غرض اس طرح تھسلی مین داخل ہوے ۔

بعدہٗ یکایک پہاڑی کے ایک گوشہ سے سفید اور زردی مائل دھوان نظر فروز ہوا جس سے معلوم ہوا کہ اُس مقام پر یونانی مع توپون کے ہنوز موجود ہین ۔ توپ مذکور کا گولہ سوارون کے روبرو صرف چوتھائی میل کے فاصلہ پر ایک کھیت مین گرا اور پھوٹا ۔ سوار ندی کی جانب بحفاظت تمام واپس آئے ۔ البانیون کی پلٹن اسوقت تک گیت گاتی ہوئی اور نعرہٗ جنگ بلند کرتی ہوئی جو اُن کا قومی خاصہ ہے روانہ ہوگئی تھی ۔ یہان تک کہ باوجود ادہم پاشا کی احتیاطون کے توپین بھی روانہ ہوچکی تھین ۔ اور ایک توپخانے نے سوارون کے قریب پہنچکر دشمنون پر گولہ باری بھی کردی ۔ اسکے بعد ہی یونانیون کی توپون نے بین ولیبارسے ہر ساعت تعداد مین بڑھتی ہوئی گولہ باری شروع کردی یہانتک کہ اُنکے چار توپخانون سے برابر گولے چلنے لگے ۔ کثرت غبار سے جو ہم لوگون کو دوربین سے معلوم ہوتا تھا ظاہر تھا کہ سوارون سے جنگ ٹھہر گئی اور خفیف غبار پیدل فوج کی نشاندہی کرتے تھے ۔ باہم گولون کا تبادلہ برابر ہو رہا تھا مگر بظاہر زیادہ ہلاکت نہین تھی ۔ کیونکہ ترکون کے فوج محض دیکھ بھال کی غرض سے گئی ہوئی تھی ۔ اور یونانیون کا مقصد تھا کہ وہ زریاس ندی کے پار نہ اُترنے پائین ۔

دوسرا دن تھسلی پر حملہ کرنیکا دن تھا ۔ درہ ملونا کی پیچیدہ راہون کو افواج ترک برابر طے کرتے گئے ۔ سوارون اور پیادون اور توپون کا وہ سلسلہ نامتناہی تھا جو معلوم ہوتا تھا کہ شاید کبھی ختم نہ ہوگا اور سارا میدان انھین سے بھر جائیگا ۔ مضیق ملونا کا بالائی حصہ جہان پہ سرحدی چوکیون کے کچھ تھوڑا سا سبزہ ہے شلکبندی کا مقام قرار دیا گیا تھا اُس سبزہ زار مین چارون طرف پیدل فوج کا مجمع تھا کہین ہتیارون کے انبار لگا دیے گئے تھے ۔ کوئی اپنی بندوق کو ہنوز کلیجہ سے لگائے ہوے تھا کوئی کھڑا اور کوئی میدان مین گھانس پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اسطرح سارا میدان سبزہ زار سیاہ و سرخ رنگون مین رنگا ہوا دکھلائی دیتا تھا ۔ ان مختلف شکلون کے درمیان مین توپخانہ کے چھ چھ گھوڑون کا ایک ایک مجموعہ جنکی آنکھون سے صبر و تحمل ٹپکتا تھا

کھڑا تھا۔ چھ گھوڑے توپون کے انتظار مین تھے جو ہنوز راہ کے نشیب و فراز سے مقام مقصود تک نہ پہنچی تھین چڑھائی ایسی تھی کہ ایک ایک توپ کے کھینچنے کو چھ چھ گھوڑے بھی کافی نہ ہو سکتے تھے اسلیے اُن کے کھینچ لانے کے لیے پیدل فوج کا انتظار تھا۔

پہاڑ سے ترکی فوجون کا اُترنا شروع ہوا اور ایک پلٹن دوسری پلٹن کے عقب مین نہایت موزون فاصلہ کے ساتھ چلی جارہی تھی جب فاصلہ درمیان دو پلٹنون کے حد معین سے کچھ متجاوز ہو جاتا تو مابعد کی پلٹن کی رفتار مین حسب تیزی یا سستی ہو جاتی۔

روانگی فوج ایسی باقاعدہ تھی کہ اگر کوئی شخص فوج تک جسکی تعداد پندرہ بیس ہزار سے زیادہ تھی کسی روز صبح کو پہنچنا چاہے تو اسکو اپنی رفتار مین ایک گز زمین کا نقصان نہین کرنا چاہیے یہانتک کہ جانوران باربرداری جو ہر پلٹن کے سامان لادے ہوے ساتھ ساتھ چل رہے تھے خفیف اتفاقات راہ سے پیچھے پڑ گئے تھے۔ کبھی کبھی ان فوجون کا سرا کسی پہاڑی پر دکھلائی دیتا جسکا باقی حصہ ہنوز پہاڑی کے پیچیدہ راہون مین نظرون سے محجوب ہوتا جب وہ سرا غائب ہو جاتا تو پچھلا غیر مختتم حصہ نظر فروز ہوتا۔

اسی طرح نقل و حرکت فوج بلا قطع تسلسل جاری رہی۔ توپون پر توپین اور گھوڑون پر گھوڑے اور سوار و پیادے غرض دنیا بھر کا سامان جنگ آہستہ آہستہ مگر سخت بے رحمی کے ساتھ داخل ملک یونان ہو گیا۔

اب میدان مین فوجون کی تقسیم ہونے لگی۔ کوئی کالم یہان ہے اور کوئی لیا رہین اپنے اپنے مفوضہ کام انجام دینے کے لیے جارہا ہے۔ اسطرح آہستہ آہستہ یونانیون کے کالمون کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اور دلمین یہ مسلسل خیال پیدا ہونے لگا کہ اب کوئی منٹ مین پانچ منٹ ہوا دس منٹ یا آدھ گھنٹہ یونانیون پر گولہ باری ہوا چاہتی ہے۔

فوجون کی ترتیب جو چھوٹی چھوٹی لڑائیون کے لیے کافی ہوا اور نیز کمکی حصہ اور اسیطرح دوسرے ترتیبات افواج جاری تھے۔ اور اس سرگرمی سے کام ہو رہا تھا کہ ایک لمحہ کا نقصان نہین کیا جارہا تھا۔ مگر یونانیون کی طرف سے کچھ آثار جنگ پیدا نہ تھے۔ کیا وہ ان ترکی ترتیبون اور فوجون کی نقل و حرکت نہین دیکھتے تھے۔ نہین نہین۔ دیکھتے تو تھے۔ چنانچہ جو ترکی فوج سب سے آگے جارہی تھی اسکے روبرو یونانی توپ کا گولہ پھٹا تھا جس سے کچھ دھوان اور کچھ خاک اڑتی تھی۔ جیسا کہ آدھ

گھنٹے کے بعد معلوم ہوا - بعدہ پھر کچھ بھی نہین - صرف ترکون کی فوج جو دور سے سیاہ دھاگا معلوم ہوتا تھا آگے بڑھی جا رہی تھی - بالآخر ایک مقام پر پہنچکر ٹھہر گئی اور بعد اسکے دستی بنانے کی شکل مین یونانی میدان مین پھیلنے لگی

سر عسکر مقیمۂ الاسونا مشیر ادہم پاشا - خیری پاشا اور نشاط پاشا متعینۂ جانب یمین ایک ہی خیال مین مست اور ہمہ تن انتظار تھے اور اسوقت کل سامان حملہ تیار تھا -

سترھوان باب

جنگ ماٹی

مین نے تو سمجھا تھا کہ جنگ کی جو کچھ ضروری تیاری ہونیکو تھی وہ ہو گئی اور کل حملہ ہوگا مگر کل تک کی نوبت نہین پہنچی - بلکہ ۲۲ تاریخ جمعرات کی صبح کو ایک پوشیدہ فوجی قواعد ہوئی جو ابتک میری سمجھ مین نہین آئی - ۸ بجے دونون جانب سے معمولی توپین چلنے لگین - اس قسم کی بیقاعدہ توپین تین گھنٹے برابر چل رہی تھین اور جانبین کا اقرار ہے کہ ایک آدمی بھی اُس سے ضائع نہین ہوا - تقریباً کل ترکی فوج پیدل جو میدان مین جمع تھی بائین جانب بڑھنے کیلیے ضروری کام مین مشغول تھی - چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے ایک موضع کرت سالی پر جسکو یونانی خالی کر کے فرار ہو گئے تھے قبضہ کیا - اُسی اثنا مین داہنے جانب بھی پیشقدمی شروع ہوئی - اور جبکہ مین ایک پہاڑی پر بیٹھا ہوا میدان کی نقل و حرکت دیکھ رہا تھا مین نے دیکھا کہ کرت سالی سے فوج واپس آرہی ہے - اُس موقع پر میرے قریب ایک مشہور جرمنی ماہر فنون جنگ موسیو میجر فالکنروان سالن برگ تھا مین نے اُس سے اس غیر متوقع واپسی کی وجہ تعجبانہ پوچھی - اُنھون نے کہا کہ شائد عدم گنجائش کی وجہ سے فوجون کا کچھ خلط ملط ہو گیا ہے مگر تاہم وہ فوج وہان سے واپس ہی آئی اور جب لگا رہا واپس پہنچکر جہان سے کہ روانہ ہوئی تھی اپنے ہتھیار رجانے شروع کیے تب میجر موصوف نے غصہ سے کہا کہ مجھے معلوم نہین ہوتا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہین -

جب ہمنے بائین جانب میسرہ کی حرکت دیکھی تھی تو ہمکو خیال ہوا تھا کہ یہ لوگ حمدی پاشا کی فوج سے ملنا چاہتے ہین جو قریہ نامی مقام سے کوچ کر رہی ہے اور اسطرح متحدہ فوج سے یونانی

میمنہ کو جو دلیلر اور مسلر پر مقیم ہے گھیر لینگے۔ حمدی پاشا سے ملونہ مین بہت سخت اور طول طویل لڑائیان ہو چکی تھین۔ لوگون کا گمان ہے کہ اُنکے بہت سے آدمیون کا نقصان ہوا مگر چونکہ کوئی تختہ ہیڈ کوارٹر مین موجود نہین ہے اسیلئے صحیح اندازہ نہین کیا جا سکتا۔ بہر حال اب اُنھون نے اپنے دشمنون کو مار کر سامنے سے بھگا دیا تھا اور یونانی میمنہ پر بڑھ رہے تھے۔ حمدی پاشا کی فوج کے ساتھ کوئی یورپین کارسپانڈنٹ نہین تھا۔ میجر وان سولن برگ کو ترکی عہدہ دارونکی ذریعہ سے معلوم ہوا اور اُنھون نے مجھسے بیان کیا کہ آج ہی صبح کو الاسونا کی فوج میسرہ حمدی پاشا کی ڈویژن سے جو قریہ سے روانہ ہوا آملی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو فی الحقیقت ایک دن کا نقصان زیادہ افسوسناک ہا ہے۔

بہر حال اب مواقعات جنگ جانبین کے پیش نظر ہو رہے تھے۔ یونانیون نے اپنے بڑے حملہ کی تیاری ملونہ پر کی تھی لیکن اُنکے بازوی حملے جو حمدی پاشا اور خیری پاشا کی فوجون پر بمقام قریہ اور ڈماسی ہونیوالے تھے وہ بھی استحکام اور قوت مین کم نہ تھے۔ یونانیون کا غالب درجہ یہ منصوبہ تھا کہ قریہ پر حملہ کرنیسے یہ نتیجہ ہوگا کہ اُس میسرہ (حمدی پاشا) کی کمک مین ادہم پاشا قلب سے ایک معقول حصہ فوج کا بھیجینگے جس سے خاص ملونہ مین ضعف ہو جائیگا۔ مگر ایسا نہین ہوا اور وہ اپنے منصوبہ مین ناکام رہے۔ مگر اتنا تو ضرور ہوا کہ بمین اور لیار پر اُنکے کسیقدر زور دار حملون سے چار روز تک ادہم پاشا کی پیشقدمی ملتوی رہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ادہم پاشا نے اُن تجویزونکو جن کا اوپر ذکر ہوا ہے اور جو جنرل گولڈز کا ساختہ پرداختہ تھا نظر انداز کر دیا تھا اور یہ وہ تجویز تھی کہ سلمریا ندی سے پار ہو کر لریسا پر اُسکے عقب سے حملہ ہو۔ اور اسطرح یونانی فوج کی راہ فرار منقطع کر دی جائے۔ اگر اس تجویز پر عملدر آمد ہوتا تو خیری پاشا کی فوج اس کام مین لگائی جا سکتی تھی۔ مگر مجھکو خیری پاشا کے طریقہ جنگ مین بہت کچھ کلام ہے اور یہ مین نہین کہہ سکتا کہ اُنکو درحقیقت یونانیون نے پانچ روز تک روک رکھا اور آگے نہین بڑھنے دیا۔ کیونکہ جہان تک مین نے بچشم خود دیکھا اور لوگون سے سُنا مجھکو اُنکی سستی اور ناقابلیت پر سخت تعجب آیا۔ لڑائی کے ختم ہوتے ہی مجھسے ملاقات ہوئی اور اُنھون نے اپنی جیب سے پاکٹ بک نکال نکال کر بڑے فخر سے بیان کیا کہ ہمارے ہفتہ بھر کی جنگ مین اُنکے صرف دس آدمی مقتول اور چھبیس [۲۶] آدمی مجروح ہوئے۔ یہ نتیجہ غالباً صحیح ہے

کیونکہ مابعد کی لڑائیون مین جو دوسرے معنی مین چپ چاپ بیٹھے رہنا کہنا چاہیے یعنے فارسالا اور ڈموکو کی جنگون مین جنرل خیری پاشانے منجملہ فرائض جنرل کے یہ بھی بیان کیا کہ اگر ضرورت ہو تو لڑائی کھو دینی چاہیے۔ مگر کسی طرح آدمی نہ ضائع کرنے چاہئیے۔ لیکن اگر ادہم پاشا کا حقیقت مین یہ ارادہ ہوتا کہ اپنی خاص فوج سے یونانیون کے میسرہ پر حملہ کرین تو وہ ڈماسی پہنچکر اسیطرح خیری پاشا کی فوج پر ذاتی نگرانی کرتے جیسا کہ ملونا کی لڑائی مین ممدوح پاشا کی فوج پر کیا تھا۔ علاوہ [illegible] حمدی پاشا کی فوج کو اپنے میمنہ کے عقب سے گھما کر قلب مین لیجا کر جما دیا۔ اس کارروائی سے نقشۂ جنگ کا پتہ صاف معلوم ہو گیا یعنے آن واحد مین یونانیون پر تین طرف سے حملہ ہوگا۔ قلب یونانی پر تین ڈویژن اور الاسونا کا ایک بریگیڈ حملہ آور ہوگا۔ میمنہ پر ہمارا میسرہ یعنی حمدی پاشا کا ڈویژن اور یونانیون کے میسرہ پر خیری پاشا کی فوج۔ خیری پاشا صرف پنجشنبہ کو اس جنگ کے لیے تیار ہو چکے تھے اور غالباً اسیوجہ سے پنجشنبہ کی صبح کو جو قواعد ہوئی تھی وہ ختم ہوئی تھی۔ حالانکہ اول یہی معلوم نہین کہ اسکے شروع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ علی ہذا اس نقشۂ جنگ کی جو بالفعل قائم ہوا کوئی مقصود وجہ ہوگی مگر اسکا مفاد میری سمجھ مین نہین آیا۔ البتہ اسکا ایک عظیم نقص تو سر دست ظاہر ہے کہ اس تجویز سے یونانیون کی واپسی کے لیے کوئی شئے مزاحم نہ ہو سکی۔ چنانچہ آگے بڑھکر اسکا ثبوت مل جائیگا۔

ادہم پاشا کے تعویق کی ایک دوسری وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ یونانیون کا کریٹیری پر مسلسل قبضہ قائم رہا۔ اس کریٹیری کو ترک لوس محلی کہتے ہین۔ اور یہ مقام ایک پہاڑ مع ایک چوکی کے ہے جو ٹرنوا کی کنجی سمجھی جاتی ہے۔ یہ پہاڑی بلند اور ڈھال اور ناہموار پتھرون سے بھری ہے اور اسپر جانیکا راستہ صرف ایک پتھریلا نالہ ہے جو روبرو واقع ہے اور محافظت کے سامان بہت کچھ ہین یعنی انھین ڈھلوان مقامون مین قطار در قطار سنگین دیوارین تیار کر رکھی ہین۔ ان وجوہ سے اسکا حملہ کر کے لے لینا تو ممکن نہ تھا۔ اور یہ آخری کوہی مقام تھا جو یونانیون کے پاس باقی رہگیا تھا۔ اس مقام سے یونانیون نے سہ شنبہ و چہارشنبہ کو نشاط پاشا کی فوج پر سخت حملہ کیا اب تک اس جنگ مین ایسی آتش باری کہین نہین ہوئی تھی۔ ترکون نے کئی توپون سے دو تین گھنٹون تک ٹھہر ٹھہر کر دشمنون پر گولے چلائے بعض شراپنل[۱] گولے دو سو گز بلند ہوا مین جا کر پھٹتے جس سے

[۱] شراپنل ایک قسم کے فولادی مخروطی گولے ہوتے ہین جسکے اندر مسالحہ کے ساتھ گولیان بھری رہتی ہین کہ کسی خاص

کچھ دھوان پیدا ہوتا اور بعدہ تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتا۔ اور بعض گولے سنسان پہاڑ یون پر
گر کے پھٹے جنسے ممکن ہے کہ کچھ نقصان ہوا ہو۔ بہرحال توپخانہ کا مقصد پورا ہو گیا یعنی آدمی تو کم مرے لیکن
اُسکی آوازون اور گولون کے جابجا پھٹنے سے لوگ گھبرا بہت گئے تھے یونانیون کی طرف سے
بھی خوب آتشباری ہوئی مگر ترکی چوکی پر جو حملہ کیا گیا تھا اُسمین ہزیمت ہوئی اور آتشباری مین بھی
ضعف ہوتا چلا گیا۔ پہلے توپون کی دنادن تھی بعدہٗ بندوقونکی تڑاتڑ رہ گئی اُس تڑاتڑی مین بھی
جب اور ضعف آیا تو اتفاقی آواز آنے لگی اور وہ بھی رفتہ رفتہ خاموش ہو گئی۔ اس جنگ مین
نشاط پاشا کے بہت کم آدمی کام آئے۔ انہین سے اُنکے دوسرے برگیڈیر جلال پاشا نے شربت
شہادت چکھا۔ مگر کرٹیسری پر ہنوز یونانی ہی قابض رہے اسلیے ضرور ہوا کہ اُسپر افواج میمنہ و میسرہ کو
بڑھایا جائے چونکہ اُسپر یکبارگی دھاوا کرنیکا ارادہ نتھا اور نہ دھاوا کیا گیا اسلیے ادہم پاشا اپنے
بازو کی افواج کو اُسیطرح چہارشنبہ کو بڑھا سکتے تھے جسطرح اب جمعہ کو بڑھانیکا خیال ہوا۔ مگر غالباً اُنھون نے
اپنے قلب کو آگے بڑھا کر ان یونانیونسے مقابل نہین کرنا چاہا جو نزروز پہاڑیون اور کرسیٹری پر
متعین تھے اسلیے پنجشنبہ کو حملہ مین دیر ہوئی۔ اور اگرچہ حمدی پاشا کا میسرہ آگے بڑھایا گیا مگر جمعہ تک
التوائے حملہ کی کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوتی۔

بہرحال جمعہ کو بوقت سہ پہر ماٹی مین لڑائی ہوئی اور اس سے جنگ کے ابتدائی مراتب کا فیصلہ
ہو گیا۔ جب تک ہم لوگون نے انگریزی اخبارات نہین دیکھے اُسوقت تک ہم مین سے کسی کو جو
ترکون کے ساتھ تھے ماٹی کا نام تک نہین معلوم تھا اور نہ یہ معلوم تھا کہ وہان کوئی لڑائی ہوئی ہے
یا نہین۔ ماٹی ایک چشمہ اور ایک گرجے کا نام ہے جو یونانیون کی ایک چھوٹی پہاڑی پر واقع ہے
اس جنگ مین معمولی توپ بازیون کے بعد دلیلر اور مسالر مقامون پر قبضہ کیا گیا۔ مگر مواقعات جنگ
بدستور وہی رہے جو گزشتہ ہفتہ سے تھے۔ قلب افواج ترکی مین ممدوح پاشا کا ڈویژن۔ ایک محفوظ
برگیڈ تحت محمد پاشا جو سرفج سے قبل آغاز جنگ الاسونا پہنچ گیا تھا۔ اور حقی پاشا کا ڈویژن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸ - موقع پر پھوٹ جائے اور گولیان اندر سے نکل پڑین یہ گولے ایکسو دس ٹن والی توپون مین استعمال
کیے جاتے ہین۔ بانی ان گولون کا لفٹنٹ ہنری شراپنل تھا جسکو گورنمنٹ نے بصلۂ ایجاد دوبارہ سو پونڈ سالانہ کی علاوہ
فوجی تنخواہ کے پنشن دی۔ اسنے ۱۸۱۵ع مین پنشن لی اور ۱۸۴۲ع مین انتقال کیا۔ مترجم

شامل تھا۔ اُس مقام پر جمع تھا جہان سے مذکورہ بالا دو سڑکین نکلی تھین۔ اس قلب کا بایان حصہ تو موضع کریت سالی پر تھا۔ اس بائین حصہ کا آخری حصہ حمدی پاشا کا ڈویژن تھا جو ہمکو درۂ ملونا سے دکھائی نہین دیتا تھا۔ اور قلب کے داہنے جانب پر نشاط پاشا اور خیری پاشا تھے مگر اُنھون نے اس جنگ مین آج کچھ حصہ نہین لیا۔ ترکی فوج کا حصہ جو سب سے آگے تھا اُسکا رُخ جنوب و مشرق کی جانب تھا۔ یونانیون کا میمنہ ہمارے میسرہ کے مقابلہ مین موضع ولیملر مین تھا۔ یہ موضع مستطیل کچے مکانون سے آباد اور برائے نام دو موضعون سے مشتمل مگر درحقیقت ایک ہی موضع تھا۔ اور دوسرا گانون مسالہ نامی اس گانون سے ربع میل کے فاصلہ پر تھا ان دونون مقامون پر قبضہ ہو گیا۔ یہان سے نصف میل کے فاصلہ پر زریاس اور سلمریا ندیون کا اتصال ہوتا ہے۔ اُس مقام سے چھوٹی مدور پہاڑی تک اور پہاڑی سے ٹرنوا تک یونانیون کا توپخانہ برابر لگا ہوا تھا۔ اور ٹرنوا کے اوپر تودہ ہنوز کرسٹری پر قابض ہی تھی۔ مگر اوپر ترکون کی جمعیت کثیر تھی یعنے انکی فوج ۳۵ ہزار آدمیون کی تھی بلکہ نشاط پاشا اور خیری پاشا کی فوجون کو ملا کر ہ ۵ ہزار مجموعہ ہو جاتا تھا۔ بمقابلہ اسکے حسب بیان کارسپانڈنٹ ٹیوٹر یونانیون کے پاس ایک ایک[۱] ہزار آدمیون کی ۱۳ بٹلینین پانچ اسکواڈرن اور ۳۶ توپین تھین۔ انکی میمنہ مین اکیلے جو شدت کے ساتھ مصروف جنگ رہا آٹھ ہزار پیدل تھے۔ مگر یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ترکون کا میسرہ اپنی پوری قوت کام مین لانیسے عاجز تھا۔ اِسکے علاوہ چونکہ یونانیون کو بہت دنون تک اپنی مضبوطی کے بہت سے مواقع دیے گئے تھے اسیلیے انکا قبضہ اچھے اچھے جنگی موقعون پر پہلے سے تھا۔ فوجون کے درمیان مین جو کے کھیت کمر برابر تیار کھڑے تھے لیکن خشک میدان مین ہر گولہ کی رَو سے خاک کا بڑا غبار اُڑا کرتا۔ البتہ جنگل عمدہ سہارا تھا۔ جیساکہ درۂ ملونا سے معلوم ہوتا تھا۔ سوائے جنگل کے یہان سے ہر چیز جو میدان مین تھی دکھلائی دیتی تھی جو مثل لبادِ شطرنج کے سو میل مربع مین بچھا ہوا تھا اور پھر ستر ہزار آدمی دو قومون کے تقدیری فیصلہ کے لیے آمادہ تھے۔ جنگ دیکھنے کا یہ بہترین موقع تھا۔

[۱] جنگ ٹی مین جو بمعہ جمعہ واقع ہوئی ترکون کے ۱۲ ہزار اور یونانیون کی سات ہزار سپاہ تھی۔ بعد کو ۵ ہزار یونانی امداد اور پہنچے مگر ان کا پہنچنا بعد از وقت تھا۔ مسٹر اسٹیونس نے جو تعداد ہر دو جانبین کی افواج کی لکھی ہے اُسمین ایک جانب کے مصروف اور غیر مصروف اور دوسری جانب کے بعض مصروف جنگ سپاہ محسوب کی گئی ہے۔ علاوہ برین یہان ۲۱ ۲۴ اپریل تک جنگ ہوا کی جسمین جانبین کی فوجون مین تعداد کے لحاظ سے بڑا فرق ہو گیا۔ مترجم

بہرحال یہ جنگ توپون سے شروع ہوئی اور توپون ہی سے ختم ہوئی۔ جانبین کی قلب افواج بڑی
تیزی کے ساتھ توپین چلنے لگین اور شروع مین خوب چلین۔ ترکی شراپنل گولے یونانیون کے
توپخانون پر گرتے اور پھٹتے اور ادھر یونانیون کے توپخانون سے جب ایک مرتبہ چھ چھ گولے
چھوٹتے تو غبار خاک آسمان تک بلند ہوجاتا اُنکے گولے ترکون کے کبھی روبرو اور کبھی اُن کے
عقب مین جتے ہوے کھیتون مین گرتے مگر کبھی کوئی گولا اُنکے درمیان مین نہ گرا۔ مگر ترکون نے
فوراً رخ بدل کر یونانی میسرہ پر جو ایک پہاڑی پر تھا گولاباری شروع کردی۔ تمام سہ پہر یونانیون کی
توپ بیقاعدہ چلتی رہی۔ اسوقت ایک بجا تھا۔ میسرہ سے دو میل کے فاصلہ پر بڑے حملہ کی تیاری
ہو رہی تھی۔ اور یہان ترکی توپخانہ نہایت شاندار کام مین مصروف تھا۔ ایک وسیع جتا ہوا کھیت جسکا
رقبہ تقریباً ایک میل رہا ہوگا موضع **دلیلر** کے سامنے تھا۔ اُسکے داہنے پہلو پر ایک مکان تھا
جسمین بہت سی کھڑکیان تھین۔ ممکن ہے کہ یہ مکان کوئی خانقاہ ہو یا کسی کے رہنے کا گھر۔ مگر بظاہر
اسباب وسامان رکھنے کا گودام معلوم ہوتا تھا۔ یہ مکان ایک چھوٹی سی پہاڑی پر تھا جو رفتہ رفتہ داہنی
جانب ڈھالو ہوتی گئی تھی۔ اور یہی مقام اندفاع دشمن کیلیے تجویز ہوا تھا۔ **علی رضا پاشا** نے نہایت
مسرت وشادمانی کے ساتھ جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنی پیاری توپون کو چلتے ہوے دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے
تین توپخانون کو جتے ہوے کھیتون سے لیجاکر پہاڑی تک پہنچا دیا۔ ممکن تھا کہ اِن توپون سے بہت سے
یونانی نہ مارے جاتے مگر غرض کشت وخون تو تھی نہین توپخانے کے اجتماع کی بڑی غرض اضطراب
وگھبراہٹ ڈال دینے کی تھی۔ اسوقت تک ایک پلٹن پہاڑی کی داہنی جانب یعنے یونانیون کے
بائین جانب خاموشی کے ساتھ پہنچ گئی تھی۔ درختون کی آڑ مین توپخانہ آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوے
آگے بڑھا۔ اُدھر سے تو اُسکی حرکت کچھ معلوم نہ ہوتی بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی شخص شطرنج کے مہرونکو
عقب سے چلائے جا رہا ہے۔ بہرحال ایک کھلے ہوے جنگل کی آڑ مین پہنچکر گولہ باری شروع کردی۔ اُنکی
توپون کے دھوون سے عمدہ مواقع کے قبضہ کا ثبوت ملتا تھا۔ یونانیون کو اسکی پوری اطلاع تھی چنانچہ
ماٹی پہاڑی سے وہ **رضا پاشا** کے تینون توپخانون پر بخوبی گولون کی بارش کر رہے تھے۔ لیکن ذرا ایسی
دور تھی کہ وہان تک گولے پہنچتے ہی نہ تھے۔ بعدہٗ یونانیون نے ایک توپخانہ اور آگے بڑھایا اور
وہان سے گولے مارنا شروع کیے۔ تب بھی کچھ نہوا اور رضا نے ذرا بھی توجہ نہ کی بعدہٗ آدھا توپخانہ

اور آگے بڑھا یا ب بھی اُنکے گولے رضا کے توجہ طلب نہ ہوئے - مگر اب بڑے حملہ کا وقت آگیا تھا
پیدل دو پلٹن - کچھ تھوڑی سی اسکرمشر (چھوٹے چھوٹے جنگ والے) تھوڑی سی خاص فوج - اور
کچھ آدمی کمک کے لیے پہاڑی کیطرف بڑھنا شروع ہوئے اُنکی حرکت بہت سُست تھی - مگر تھوڑے ہی
عرصہ مین سارا میدان ایسا بھر گیا کہ آدمی دور سے بے حس و حرکت معلوم ہوتے تھے - یونانیون نے اپنی
توپون کا سلسلہ برابر جاری رکھا - ابتک تھوڑی سے ترکی توپین پہاڑی کے نیچے کھینچ لانیکے لیے
باقی تھین - اب حملہ آور فوج کا اگلا حصہ سبزہ زار کھیت سے آگے بڑھ گیا تھا اور رفتہ رفتہ آگے
بڑھتا جارہا تھا - یہانتک کہ پہاڑی پر چڑھنا شروع کیا اور وہان چڑھکر اپنے اپنے جوہر دکھلائے
اور جنگ ختم ہوئی - جنگ ماٹی گیا تھی - چند توپین - کچھ نیلا نیلا دھوان - چند گولون کے پھٹنے کی آواز
اور بس - یہ ماٹی کی لڑائی تھی جس سے لریسا فتح ہوا -

ترکون نے صرف تین پلٹن اور تین توپخانون کی مدد سے یونانیون کے مقبوضات پر قبضہ کرلیا - جس مین
اُنکے دس آدمی مقتول اور ۴۸ مجروح ہوئے - چار بجے توپخانہ نے اپنا مہلک اثر یونانیون کے میسرہ
یعنی کرٹیری پر دکھلایا - اور ایک پلٹن کو بھی حملہ کا حکم ہوا - مگر جون ہی اُنکا میمنہ منقلب ہوا ترکون کا
میسرہ بڑھا جو سلار پر قبضہ کرکے ندی کے اتصال تک چلا گیا سوارون نے یونانیون کے پچھلے
حصہ پر حملہ شروع کیا - شام کو یونانیون کو نتائج جنگ معلوم ہوچلے جو اب ختم ہوچکی تھی - بلکہ اس حد تک
یونانیون کا کام تمام ہوچکا تھا -

جب مین درہ کی بلندی پر صبح کو پہنچا تو یونانی وہان سے چلدیے تھے - توپخانہ کے محفوظ مقامات سے
بھی چلدیے تھے - مدور پہاڑی سے بھی چلدیے تھے - غرض ٹرنوا اور یہان تک کہ ناقابل فتح
کرٹیری سے بھی چلدیے تھے - غرض کہ سب جگہین خالی تھین اور اُنکا کہین بھی پتہ نہ تھا -
میدان نیلے دھوئین سے معمور تھا جو ولیلر اور مسلر کی آتش زنی کا نتیجہ تھا - اور دھوئین کے
پار فوج فرار تھی -

اٹھارھوان باب

قبضۂ لریسا

ادھم پاشا مفتوحہ و مقبوضہ خیمہ واقع دامن کوہ سرحدی مین آرام فرما ہوئے جہان ایک چٹان سے

میٹھے پانی کا چشمہ اُبل رہا تھا۔ اس چشمہ سے سپاہی جنھون نے اپنی جانون کو ابھی ابھی جانستان گولون سے مقابل کر دیا تھا اپنے اپنے پیالے بھر کر خوب جی بھر کر پی رہے تھے۔ اس سے کچھ اور فرو تر مقام مین جہان یہ چشمہ بہتے بہتے کیقدر وسیع ہوگیا تھا گھوڑے گھٹنون تک پانی مین اُترے ہوے بڑے شوق سے اپنی پیاسون کو بجھا رہے تھے۔ اس مقام پر لب آب ایک ایسا تناور درخت تھا جسکی نظیر ترکی ملکون مین نہین دیکھی گئی ہین اسکے سایۂ رحمت مین بیٹھکر باوجود گھوڑونکی لگد کوبیون اور بے حد تکلیف دہ مکھیون کے ڈیلی میل لندن کو تار لکھنا شروع کیا۔

ابھی لکھ چکا تھا کہ سلطان ذیشان کا ایک اڈیکانگ میرے پاس آیا جسکا تمام سینہ رنگین اور سنہرے لباس سے روشن تھا۔ اور یہ مژدہ سنایا کہ جناب ادہم پاشا آپ کو اطلاع دیتے ہین کہ لرلیسا پر قبضہ ہوگیا۔ مین نے نہایت تعجب سے مکرر سہ کرر پوچھا کہ لرلیسا پر قبضہ ہوگیا؟ ہم تو مدتونسے امید کرتے کرتے کل کے انتظار مین بیٹھے تھے کہ لرلیسا کے روبرو سلمریا ندی کی کنارے جنگ ہوگی۔ مگر اب معلوم ہوا کہ لے لیا گیا۔ پھر مین نے استعجاب سے کہا کہ کیا درحقیقت لرلیسا لے لیا گیا؟ اُسنے جواب دیا کہ آج صبح کو بغیر ایک گولہ چلائے ہوے! اُسیوقت ہم سوار ہوے اور دیکھنے کے لیے روانہ ہوے۔

میری طفلانہ عجلت ایسی تھی کہ ندی مین کود کر لرلیسا پہنچنے کا ارادہ کیا اور مین نے حالت جوش و اضطراب مین ایسا ہی کیا کیونکہ مجھکو کیسطرح بہت جلد لرلیسا پہنچنا چاہیے تھا۔ خوش قسمتی سے پہلے ندی مین بہت کم پانی تھا اور دوسرے ندی پر یونانیون نے جو پُل باندھا تھا وہ اپنی پُر اضطراب بھگدر مین بجنسہ صحیح و سالم چھوڑ گئے تھے۔ اگرچہ ڈائنامیٹ کا ایک صندوق اسکے پاس پڑا تھا۔ لطف تو یہ ہے کہ مین نے اسی صندوق کو اُسیطرح دور دور تک وہین پڑا ہوا دیکھا۔ ترکون نے اپنی فیاضانہ بے پروائی سے ایسی خطرناک چیز کو وہان سے اُٹھوانے کی مطلق پروا نہ کی ممکن ہے کہ وہ ابتک وہین پڑا ہو۔

مین نے عجلت مین یہ بھی چاہا کہ بلا لحاظ سڑک وغیرہ سیدھا لرلیسا چلا جاؤن مگر اسمین کامیابی نہ ہوئی۔ مین چند ترکون سے راہ مین ملا اور انھین کے ساتھ ہوگیا۔ اور چونکہ ترک اٹیڑے ترچھے چلنے کے عادی نہین ہوتے بلکہ ایسی راستون کو پسند بھی نہین کرتے اسیلیے ہم لوگون نے

اُس شاہراہ پر جو ٹرنوا کو جاتی تھی چلنا شروع کیا۔ کریپٹری جو ابتک ناقابل رسائی تھا ہوتے ہوئے ٹرنوا پہنچے۔

ٹرنوا بالکل خالی اور خاموش تھا۔ کہین کہین مرغیان اور کُتّے چلتے پھرتے دکھائی دیتے۔ مگر کل مکان خالی۔ دروازے اور کھڑکیان بالکل کھُلی ہوئین۔ ٹوٹے ہوئے بیز و نکی ٹکڑی دروازون مین اندر سے لگے تھے نکٹی۔ قمیص۔ اور کوٹ وغیرہ تمام گلیون مین پھٹے پڑے تھے۔ تمام شہر ایسا سرد اور خاموش تھا گویا مرگ عام کا فتویٰ ہو چکا تھا۔ یونانیون نے جب فرار ہونیکا قصد مصمم کر لیا تو پھر کوئی چیز ادھوری نہین چھوڑی۔ اس چوبی پُل سے جو خشک اور وسیع پتھریلی ندی موسومہ زریاس پر تھا۔ ہم لوگ گھوڑے دوڑاتے ہوے لریسا کی سڑک پر پہنچے۔ اگرچہ اس سڑک پر دوانچہ خاک جمی ہوئی تھی مگر تاہم اس سمت مین یہ سڑک تمام سڑکون سے زیادہ وسیع اور سب سے بہتر پٹری دار سڑک تھی۔ سڑک کے داہنی جانب ایک بہت وسیع بارکس بنا ہوا تھا جسے دیکھکر بے تحاشا ایک ترکی ہمراہی افسر نے کہا یہ ہمارا بنایا ہوا۔ اس موقع پر اور آگے جو سمان یونانیون کے مایوسانہ اور بے سروپا اضطراب[1] و پریشانی کا دیکھنے مین آیا اسکی شائد کوئی نظیر دوسری جگہہ نہ ہوگی۔ ڈھیرون گھوڑ ون کی کاٹھیان اور ساز و سامان سڑکو نپر پڑے تھے۔ کاغذات متعلق فوج دل بادل سڑکون پر ہوا مین اُڑ رہے تھے۔ غرض کہین کوٹ اور کہین ٹوپی کہین توپون کے لیجانے کی گاڑیان اور بوٹ مگر جو سب سے زیادہ شرم کی بات تھی جا بجا کارتوس کے ڈھیر ملے۔ ممکن ہے کہ کوئی سپاہی دنیا بھر کے تمتعات اضطراب مین پھینکدے۔ مگر تب بھی

[1] ٹرنوا سے لریسا فرار ہونے مین یونانیون نے کمال اضطراب و خوف اور بزدلی کا اظہار کیا تھا۔ لندن ٹائمز کے ایک کارسپانڈنٹ کا جو خود والنٹیر بنکر شریک جنگ ہوا تھا بیان ہے کہ ہکو شب کے وقت بغیر ایک گولی چلائے نہایت بزدلی کے ساتھ بھاگ جانیکی ہدایت ہوئی۔ دس بارہ میل تک تو باقاعدہ بھاگتے رہے۔ اگرچہ دن رات کام کرتے کرتے رات کو آرام کے وقت اضطرابی حالت مین بھاگنا نہایت ناگوار تھا۔ لریسا چند میل باقی تھا کہ دفعتاً شور ترک آپہنچے جسپر سپاہیون نے اپنی ہی ساتھیون پر مضطربانہ فیر کرنا شروع کیا۔ ہر فیر کی آواز پر ہر شخص اپنے آپکو ترکون کے پنجہ مین گرفتار سمجھتا تھا۔ مارے ڈر کے سوار اور توپخانہ والے۔ پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ اور پھر ایک پر ایک ٹوٹ پڑے۔ سوار پیدل پر اور پیدل گاڑیون کے پہیون پر۔ اور گاڑی کھڈون مین۔ گھوڑ ون کا بھاگنا۔ ٹٹوون کا بدکنا۔ لاتین مارنا۔ اور پیدل سپاہیون کا کچلنا۔ مجروحون کی آہ و زاری۔ بچھڑون کی پریشان حالی۔ غرض اُس قیامت نما منظر کا حال کسی طرح الفاظ مین ادا نہین ہو سکتا۔ مترجم۔

وہ مایوس نہین ہو سکتا لیکن جب سپاہی گھبرا کر کارتوس پھینکنا شروع کرے تو سمجھو کہ وہ یاس و نامردی کی عمیق دریا مین غرق ہو گیا۔ سڑک کے بازو مین دو یونانیون کی لاشین ملین جنکے زخم رسیدہ چہرون پر مکھیون کی کثرت سے بجز سیاہی کے اور کچھ نہ دکھلائی دیتا تھا۔ یہ دونون اپنے ساتھیون کے ہاتھون سے عام فراری کی حالت مین ہم آغوش اجل ہوے تھے۔

یونانیون کی ٹوٹی پھوٹی بکھری ہوئی اشیاء پر ترکی فقمند فوجون نے تصرف کیا۔ اور ہر طرف سے بہت بڑی فوجین جسمین سوار اور پیادے اور دوامی صابر وشاکر جانوران باربرداری شریک تھے۔ میدان مین داخل ہونا شروع ہوئی۔ انتظام باربرداری گو اچھا نہ ہو مگر ہر چیز مہیا تھی۔ لیکن باوجود فتح و نصرت کی ترکون نی کچھ اظہار مسرت اور جوش وغیرہ کا شکر ون پر نہ کیا تھا۔ یہان بھی اس تھسلی کے میدان مین جہان چارون طرف قیمتی غلہ کے کھیت لہرا رہے تھے ہمیشہ کے معمول کے موافق نہایت استقلال متانت اور غیورانہ قدم کیسانہ کوچ کر رہی تھی۔ ترکون کے نزدیک یہ کوئی نئی بات نہ تھی کہ اُنسے یونانی ڈرتے ہین اور وہ اُن کا ملک لیتے جا رہے ہین۔ کیونکہ ترک وہان پہلے بھی تھے۔ اور کسی یونانی کو اُنکے وہان سے نکالنے کی کبھی جرأت بھی نہین ہوئی تھی۔ جیسا کہ مین نے پہاڑ پر سے لرلیسا کی کیفیت دوربین سے دیکھکر دریافت کی تھی ویسا ہی آکر دیکھا۔ سفید مکانات پر جا بجا بیلین چڑھی ہوئی اور سرو کے درخت کھڑے تھی۔ لرلیسا مین گلاب اور دوسری خوشبودار پھولون کی بہت کثرت ہے اور اسیلئے عطریات کے لیے مشہور ہے۔ حسن اتفاق سے اس شہر مین فاتح فوج کا داخلہ بھی نہایت رحم انگیز اور عطر بیز تھا۔ درحقیقت ترکون کا یہان آنا ایسا نیک اور پر لطف تھا کہ اس تمام ہفتہ مین کہین دیکھنے مین نہین آیا۔ مجھے شک ہی کہ میرا بیان کپتان میکالؔ[1] تسلیم نہ کرینگے۔ لیکن میرا بیان حقیقت پر مبنی ہے۔ ترکی فوج کا دشمن سے چھینے ہوئے ملک مین داخل ہونا نہایت خوشنما منظر اور لنڈن کے سنڈے اسکول کی دعوت کا مسرت انگیز جلسہ سمجھا جاتا بہت سے انگریزون کو عجیب بات معلوم ہوگی۔ مگر میرے سر مین آنکھین ہین اور انھین آنکھون سے

[1] لنڈن کا ایک ممتاز اور نہایت متعصب باشندہ ہے۔ یہ مسٹر گلیڈاسٹون کا رازدان اور بمقابلہ ترک زمانہ سابق مین اہل بلگیریا اور زمانہ حال مین ارمنیون کی طرفداری مین بہت اشتعال انگیز تحریرین کی ہین۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین مولوی سید امیر علیصاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ نے کپتان میکال کی متعصبانہ تحریرونکی مختلف رسائل لنڈن مین بہت پردہ دری کی ہے۔ سید صاحب اور میکال کی تحریرین قابل ملاحظہ ہین۔ مترجم۔

یہ عجیب منظر دیکھا ہے۔

جو ترکی افسر (لفٹنٹ) ہم لوگون کے ساتھ تھا اُسکے دو چچا طرابلس مین موجود تھے۔ اور یہ دونون اُس شہر کے مستقل اور ممتاز مسلمان باشندون مین سے تھے۔ انمین سے ایک شخص تو طرابلس کی جانب سے دار الوکلاء ایتھنز مین وکیل تھا انھین کے مکان پر ہم لوگ گئے۔ حسن عونی بے جنکی تحصیل مین ملکیت تھی ہم سے پہلے پہنچ چکے تھے۔ جسوقت سے شہر دکھائی دینے لگا تھا ہمارے لفٹنٹ کا نرکنے والے طفلانہ تبسم سے چہرہ لہلہا رہا تھا۔ جب ہم لوگ ایک گوشہ سے مُڑکر اُنکے چچا کے مکان پر پہنچے تو وہ یہانتک بے چین ہوئے کہ گھوڑے سے اُترے اور اندر چلے گئے۔ اُنکے خانہ باغ مین اُنکے چچا کے بہت سے آدمی کام مین مشغول تھے۔ جو اُن کو دیکھکر بڑے جوش سے ہنستے ہوے ملے۔ ہم لوگ بھی مکان کے اندر گئے۔ اُس مکان کا منتظم آیا اور پہلے اُنکو بڑے جوش وخروش سے لپٹایا اور بوسہ دیا علی ہذا اُنکا چچا دوڑا ہوا آیا اور ملا اور بوسہ دیا اور ایسے زور سے دبوچا کہ لفٹنٹ صاحب کا فشار ہوگیا۔ بعدہٗ اُنکے چچا نے ہم لوگون کی دستبوسی کی۔ اسکے بعد سوالون پر سوال۔ مزاج پرسیان و دیگر استفسارات وتہنیات ومبارکبادیان اور غایت جوش کے ساتھ ہنسی قہقہے ہونے لگے۔ اِن سب باتون مین سے مین نے یونانیون کی فراری اور ترکون کے قبضہ کی کیفیت کو بخوبی سمجھا۔ لیکن درحقیقت ہمارا میزبان اِن کیفیات سے بہت کم واقف تھا۔ کیونکہ مسلمانان طرابلس پر پچھلے دنون ایسا تشدد ہو رہا تھا کہ گلی گلی اُنپر حملہ ہوتا اور ازراہ شدت تعصب اُنکے سرونکی لال ٹوپیان جو انہوا سلے ترکون کا نشانِ امتیازی تھا پھاڑ ڈالی جاتین اور زدوکوب سے خود ادھ موے کر ڈالے جاتے۔ اِن وجوہ سے وہ ہفتون اپنے گھرون سے باہر نہین نکلتے تھے۔ انھون نے اِن شدائد کو یونان کے ممبرانِ مجلس قومی[1] سے منسوب کیا تھا اور بیان کیا کہ دوسرے یونانی جو ہم شہر ہین کچھ بھی نقصان رسانی پر آمادہ نہ تھے۔ اگر فرض کیا جائے کہ وہ ایسی شیطنت کرتے تو اُنکی سخت حماقت سمجھی جاتی۔ کیونکہ کم سے کم نصف درجن یونانی جو اُس وقت بھاگ نہ سکے تھے اُنھین کے باورچیخانہ مین پناہ گزین تھے۔ اتفاق سے اُسی وقت

---

[1] چونکہ یونان کا بادشاہ۔ اہالی خاندان اور اکثر درباری غیر ملکی ہین۔ لہذا خاص باشندگان یونان نے ملکی حقوق کے تحفظ کیلیے اپنے گروہ مین سے ایک مجلس قرار دی رکھی ہے جسکا نام یونان کی قومی مجلس ہے۔ اسکو کل نظم ونسق ملکی اور انتظام فوجی وغیرہ مین بہت بڑے اختیارات ہین۔ اسکے اراکین اکثر نہایت متعصب ہین۔ عام یونانی ونسے متنفر ہین۔ اس جنگ کی اصل بانی بھی مجلس تھی

ایک یونانی بیمار افسر جسکو اُسکے ہمراہی اور نیز یونانی ڈاکٹر چھوڑکر بھاگ گئے تھے یہان لایا گیا۔ حسن سبیٹے نے اُسکی تیمارداری کی اور جو کچھ اُنکی جاگیر اس یونانی قیدی کے لیے بہترین سلوک کرسکتی تھی وہ کافی تھا۔ اُسنے مجھسے بیان کیا کہ جمعہ کو رات کے وقت یونانی ٹرنوا سے بڑے اضطراب مین بھاگے تھے۔ جو کچھ مین نے دیکھا تھا اُس سے تو مین خود بھی اُنکی مضطرب الحالی کی صداقت دیکھسکتا تھا۔ ولیعہد یونان جمعہ کے روز شام کے وقت وہان پہنچے تھے اور پھر رات کو دو بجے فارسالہ روانہ ہوگئے۔ ساری رات لریسا مین فوجین آتی رہین صبح کو وہ بھی فارسالہ فرار ہوگئین اور تمام ہفتہ کے دن بڑے اضطراب کے ساتھ وہان کی آبادی کے لوگ جانب جنوب فرار ہوے۔ یونانی حکام نے دو سو قیدیون کو قیدخانہ سے چھوڑکر مسلح کردیا تھا جو ہفتہ کی ساری رات چوری کرتے رہے یا گولی مارتے رہے یا اور دوسری قسم کے صدمے پہنچاتے رہے۔ اتوار کی صبح کو ترک داخل ہوے بس اتنی ہی بات تھی جو وہ جانتا تھا اور اسیقدر اُسکے جاننے کی ضرورت بھی تھی۔ باقی حال مین نے سیف اللہ سے سنا اُنکا بیان تھا کہ ہفتہ کی رات کو گیارہ بجے ایک ترکی اسکواڈرن آہستہ آہستہ یونانی دُھس تک پہنچ گیا جسکو خالی پایا۔ لیکن اُنھون نے حسب اتفاق چار یونانیون کو پکڑ لیا اور ان چار قیدیون سے یہ دریافت واقعی کیفیت معلوم ہوئی۔ اُنھون نے بیان کیا کہ اس شہر کی محافظت جیب کترون اور جورو مارنیوالون کے سپرد کردیگئی تھی۔ کیونکہ یونانی فوج تو اسکے پہلے ہی چلدی تھی۔ علی الصباح سیف اللہ اور کرملکو سوبجہرون کے دو اسکواڈرن اور ایک توپخانہ ہمراہ لیکر آگے بڑھے اُنھین جیب کترون نے اُنپر توپین چلانی شروع کین لیکن صرف ایک یا دو گولون کے بعد وہ خود سُست پڑگئے جسکے بعد معاً ایک اسکاڈرن گھوڑیسے اُترکر قرابینون سے فیر کرنے لگا اور دوسرا اسکواڈرن متصل کے پل سے شہر کے اندر کوچ کرنا شروع کیا۔ یہان پر سلمریا ندی بہت گہری اور تیز رفتار تھی اور اس موقع پر ندی مذکور کے سنگین و آہنی پل کو انھین بدمعاش جیب کترون کی فوج نے ڈائنامیٹ سے اڑا دینا چاہتا تھا لیکن چار سوار درمیان مین آپڑے جس سے اُنکی کل تجویزین کالعدم ہوگئین اور وہ بھاگ کھڑے ہوے۔ یونانی کُل انجن اور گاڑیان لیکر فرار ہوگئے بجز ان چیزون کے اور باقی سب چیزین چھوٹ گئی تھین۔ شہر و قلعہ۔ الواب اور سامان توپ و تفنگ پہننے کے کپڑے اور کھانے کی چیزین جانورون کا چارہ غرض دنیا بھر کی کل چیزین چھوڑ چھاڑ کے چل دیئے تھے۔

اور اسطرح کل چیزین اور سب سے بڑھکر اُنکی عزت خاک مین مل گئی تھی - حالانکہ اُنکو کوئی شکست نہین دی
تھی - صرف دو دن کی باقاعدہ گولہ باری سے جو اُنھین کے قول کے بموجب اُنکا ایک آدمی بھی ضائع نہوا
تھا بھاگ گئے - یہ صرف فراری نہ تھی جس سے وہ لعنت کے مستحق ہو گئے - اگرچہ فراری کی وجہ سے
خود ولیعہد پر سخت الزامات عائد ہوے جو انصاف سے بعید تھا - کیونکہ جنگ ماٹی کے بعد مقام
مذکور کے جیسین جانیسے کوئی قدرتی محفوظ مقام فارسالہ کے شمال مین باقی نہ رہ گیا تھا - مگر جس بات سے
ولیعہد اور اُنکی ماتحت فوج پر علی التوالی لعنت کی جا سکتی تھی وہ فراری کا شرمناک طریقہ تھا یہ وہ
فراری تھی جسمین عہدہ دار نہایت خوف زدہ ہو کر اپنے آدمیونکو پیچھے چھوڑ کر بھاگے جا رہے تھے اور
یہ وہ فراری تھی جسکا سرگروہ خود کمانڈر انچیف افواج قاہرہ یونان اور فرزند اکبر شاہ جارج تھا
ممکن ہے کہ اس کارنمایان کے صلہ مین وہ آیندہ یونان کے نہایت نامور بادشاہ ہون اگرچہ فی الوقت
جنگ نہ ہو لیکن ہر جنگجو قوم کو شیخی بگھاریکا موقع ہو سکتا ہے - مگر جو قوم کہ جنگ کے عادی نہ ہو وہ
بزدلی کا اظہار پردہ مین کر سکتی ہے مگر جیسے کہ بزدل اور شیخی بگھارنیوالے یعنی دو متضاد قوت مجتمع
رکھنے والے اہل یونان ہین شائد اُنکی آیندہ نظیر یوروپ مین نہ ملے گی -

یونانیون پر اب زیادہ توجہ کی ضرورت نہ سمجھکر ہم لوگ افواج قاہرہ کا خوشنما داخلہ جو اب
شہر مین ہو رہا تھا دیکھنے گئے - سولجر تمام شہر مین پھیل گئے اور پردہ دار مسلمان عورتین مُنھ پر
برقع ڈالے ہوے باہر نکل آئین اور ادھر اُدھر چیتھڑے لگائے ہوے پھرتی تھین چھوٹے
چھوٹے بچے جنمین ترک اور یہودی اور یونانی شامل تھے گلیون مین کھیل رہے تھے - کتے
دھوپ مین بیٹھے ہوے دھوپ کھا رہے تھے - مرغیان اپنے خیال کے بموجب ادھر اُدھر
سڑکون پر بے خوف پھر رہی تھین گویا کہ اُنکا ستانیوالا اُنکی نظرون مین کوئی نہ تھا - بہت سی دوکانین
جکڑ کر بند کر دی گئی تھین - نیم وحشی اناتولیا والے نہایت تعجب کی نگاہ کے ساتھ بازارون مین
ادھر اُدھر گھوم رہے تھے جنمین سے بہت سے لوگون نے راستہ مین بمشکل سلونیکا دیکھا تھا اور
دوسرے لوگون کی نظرون مین یہ پہلا ہی شہر تھا مگر باوجود ان سب باتون کے کوئی حادثہ پیش
نہین آیا - یہ نہین کہ مطلق کسی قسم کی کوئی بے عنوانی نہ ہوئی ہو - کیونکہ چند آدمی لوٹ کی علت مین
گرفتار ہوے تھے جنکو گولی مار دینے کا حکم ہوا - لیکن دوسرے ہی روز صبح کے وقت سزائے

جسمانی کے ساتھ رہائی ہوگئی - مگر مین گھنٹون شہر مین گھومتا رہا اور مین کہہ سکتا ہون کہ جو انتظام اور
تربیت اور خوش خلقی ترکون کی دیکھنے مین آئی وہ دنیا کی کسی قوم سے گھٹکر نہ تھی بلکہ مجھے یقین ہے کہ
کوئی قوم اسکا مقابلہ نہین کر سکتی - مین نے کسی ملک مین کبھی نہین سُنا کہ سولجر ایسے تربیت یافتہ اور
سادہ مزاج اور اپنے عہدہ دارون کے بے قیل وقال ایسے تابعدار ہون جیسا کہ ایک بچہ اپنے
مان باپ کا ہوتا ہے - عہدہ دارون نے لوٹ مار کی ممانعت کر دی تھی جسکی سولجرون نے پورے
طور سے تعمیل کی - مین مثالاً کہتا ہون کہ مین نے جتنا شور وشغب لبرل کلب مین کھانا کھاتی وقت
دیکھا ہے اُتنا بھی لریسا مین قبضہ کے پہلے دن نہ دیکھا گیا - اسکی وجہ یہ ہے کہ عہدہ دارون نے
نہایت عمدہ انتظام کر لیا تھا مین نے حقی پاشا سے ملاقات کی جو اپنی فوج کے ساتھ داخل شہر ہو رہے
تھے - جب مین نے اُنکو مبارکباد دی تو اُنکے چہرہ سے کسی غیر معمولی خوشی کا اظہار نہ تھا - اُنھون نے
جواب مین کہا کہ فخر اللہ کو زیبا ہے اور فتوحات بخشیدہ خدا ہین - جو حُسن اتفاقات سے حاصل ہوجایا
کرتی ہین - لیکن جو خوش نظمی اُنھون نے قائم کر رکھی تھی وہ اتفاقی نہ تھی جسپر دنیا کا کوئی جنرل فخر
کر سکتا ہے - سنتری ہر گوشہ پر کھڑے ہوے تھے سوار گلیون مین پہرہ دے رہے تھے - بنکون اور
دوسرے بڑے کارخانون مین حسب سابق خاص سنتری متعین تھے - سخت پسند البانیون کا یونانی سنتریون کو
حقارت اور نفرت سے دیکھنا عجب لطف انگیز منظر تھا جو علحدہ پتھرون پر بیٹھے ہوے ان چوکیدارون کا
مضحکہ کر رہے تھے - امن وامان کی ایسی عام حالت تھی کہ اگر چوکیون پر کچھ اعتراض ہو سکتا تھا تو اسی
بات کا کہ اُن محافظون کے وجود کی ضرورت کیون تسلیم کی گئی -

ایک اور وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جو عمدہ ترتیب اور خوش انتظامی لریسا مین قائم تھی وہ اسوجہ سے
تھی کہ جب ترک وہان داخل ہوے تو کسی جوش وخروش کے ساتھ داخل نہین ہوے تھے اور اسوجہ سے
بھی کہ یونانی آبادی کا غالب حصہ بھاگ گیا تھا اور یونانی مجرمون نے جو قید سے چھوٹے تھے وہ غنیمت کا
بہترین مال اُڑا لیجا چکے تھے - اسلیے کچھ لوٹ کے لیے باقی بھی نہ تھا - مگر یاد رکھنا چاہیے کہ کسی ترک کو
کسی حال مین اتنی جھنجھلاہٹ نہین ہوتی جتنا کہ لڑائی کے نام سے دھوکا دیے جانے سے ہوتی ہے
کہ بغیر ایک بندوق چلائے فتح ہوجائے اور شریک وسہیم اموال غنیمت ہو - یہ سب باتین تو تھین مگر
اسکے سوا ایک بڑی بات اور بھی تھی یعنی شہر لریسا نصف مخالف گروہ سے ہنوز بھرا ہوا تھا یعنے

ہزاروں یہودی موجود تھے ۔ یہ مال و زر کے بے خوف سپاہی شہر مین بدستور قائم رہکر یونانی نوٹونکو نہایت کم قیمت یعنی اصلی قیمت سے تیس فیصدی کم پر لیکر بازار تجارت خوب گرم کیے ہوے تھے یونانی بھی بہت سے رہ گئے تھے اور قبضہ قائم ہوتے ہی لمحہ بہ لمحہ اُنکی تعداد زیادہ ہوتی جاتی تھی۔

لیکن دوسری حیثیت سے لریسیا دشمن کا ملک نہین تھا بلکہ ترکون ہی کا تھا - وہ بعد چند ایام کے واپس آرہے تھے - سڑک پر مجھے بہت سے لوگ اپنے اہالی خاندان کے ساتھ ملے جو اپنے اپنے گھرون کو گاڑیون یا گھوڑون پر یا پیدل واپس آرہے تھے گویا میعاد سزاے جلاوطنی ختم کر کے اپنے گھرون کو لوٹ رہے تھے[1] بہت سے سولجر ایسے ملے جو لریسیا مین پیدا ہوے اور ساری زندگی وہین بسر کی تھی - یونانی ہمسایہ کے تشددات سے اُن لوگون کو ترک وطن کر کے سلونیکا مین قیام کرنا پڑا تھا وہان سے مجاہدین فی سبیل اللہ کی مدد مین داخل ہو کر آسانی کے ساتھ پھر سرحد پر پہنچے اور اسطرح اپنے اپنے گھرون اور بچھڑے ہوے بال بچون مین آرہے تھے - جب فوج شہر مین داخل ہو رہی تھی تو مصیبت زدہ مسلمان قطار در قطار سڑکون پر نکلتے اور اپنے نجات دہندہ ترکی افواج کو سلامی دیتے تھے - دو ہفتون سے یہ مسلمان اپنے گھرون سے بخوف ممبران قومی مجلس یونان نکلے نہ تھے - جس شب کو یونانی فوج فرار ہوئی اُس شب کو بھی ان مسلمانون پر یونانی بیقاعدہ فوج نے بلا امتیاز بندوقون کی باڑھ لگا دی تھی - چنانچہ خود میرے دیکھنے مین درجنون کارتوس کے صندوق راستون پر پڑے ہوے ملے جو ٹھوکرین کھا رہے تھے - شہر مین وقت داخلۂ فوج بڑے بڑے جوش و خروش کا اظہار تھا کوئی اپنے بچھڑے ہوے بال بچون سے مدتون کے بعد ملتا اور کوئی اپنے گھر سے نکل کر مفرورین و مہاجرین بھائیون کا خیر مقدم کرتا - غرض عام مسرت - قہقہہ ہنسی دل لگی معانقہ مصافحہ کا دن تھا - یہان تک کہ مجھ سا اجنبی آدمی بھی جو ترکی ٹوپی زیب سر کیے ہوے فوج فاتح کے ساتھ آیا تھا اُنکے عام اخلاق مین اظہارات مسرت مین شریک کیا گیا - لوگ مجھ سے ملتے - ذوق و شوق سے ہنستے - سلام و دست بوسی کرتے - یہان تک کہ میرا ہاتھ تو سلام کرتے کرتے درد کرنے لگا تھا - اور قہوہ کی

[1] صوبہ تھسلی جسمین لریسیا اور ترنالہ وغیرہ ہے یونان کو دول یورپ کی زبردستیون سے سلطان المعظم نے ۱۸۸۱ء مین دے دیا تھا - بعدہٗ مزید توسیع کی یونان کی طرف سے کوشش ہوتی رہی اور ۱۸۸۶ء مین خفیف سا مقابلہ بھی ہو گیا تھا - اِس سے ظاہر ہے کہ صرف سولھوین سال ترک اپنے ملک مین پھر آگئے - مترجم -

پیا لیون سے میرا معدہ شکر کو شھا ہو گیا تھا۔ یونانیوں کو لوگ بالکل بھول گئے تھے اور سارا لرلیسا سلیم الطبع خلیق مزاج۔ وسیع الخیال۔ متین طبیعت اور دوستانہ روش اور نہایت شادان و فرحان ترکون سے بھرا ہوا تھا۔ الغرض ترک پھر اپنے گھرون مین واپس آ گئے تھے مگر کوئی تہلکہ انگیز واقعہ پیش نہین آیا۔ اگر تم کسی مفتوحہ شہر مین کبھی گئے ہو جہان کے مفتوحہ لوگ تمسے خوف زدہ لرزرہے ہون جہان کا کُل لاوارث اثاثہ تمہارے پیش نظر اور زیر اختیار ہو۔ اور تمکو بدلہ لینے کا اچھی طرح موقع ہو تب بھی کسی چیز کے لالچ کا خیال تک تمہارے دلمین پیدا نہ ہو تو وہ وقت تمہاری زندگی مین بہترین زمانہ سمجھا جائیگا۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ ہر چیز طمع خیز ہوتی ہے۔ یہ شہر نہ میرا مفتوحہ تھا اور نہ یونانی میرے دشمن۔ لیکن اگر درحقیقت یہ میرا مفتوحہ اور یونانی میرے دشمن ہوتے تو مجھے خوب معلوم ہے کہ جو سلوک ترکون نے کیا اُسکا عشر عشیر بھی مجھ سے نہ ہو سکتا۔

اُنیسوان باب

کپوا مین

جسطرح الاسونا مین دو یور مین کار سپانڈنٹون کی ہمراہی مین ایک مکان مین قیام کا اتفاق ہوا تھا وہی نوبت لرلیسا مین بھی ہوئی۔ کسی شخص کو اُس سے زیادہ عمدہ مکان کی خواہش نہ تھی۔ حسن بے نے اتوار کو ہماری دعوت کردی تھی کیونکہ ہمارے آدمی اور جانور اور سامان الاسونا تک تیس میل کے دور مین پھیلے ہوے تھے۔ جو دعوت دی گئی تھی وہ علاوہ اسکے کہ ایک ترکی جنٹلمین کی طرف سے تھی کھانا نہایت لذیذ تھا۔ بعد دعوت کے اُن کا ایک منتظم ہمکو ایک مکان مین سونیکے لیے لے گیا۔ مجھے معلوم نہین کہ وہ کس کا مکان تھا مگر اتنا تو ہوا کہ ہمکو ایک پیسہ بھی کرایہ نہین دینا پڑا جسکا سبب شائد یہ ہو سکتا ہے کہ حسن بے کی یہان انتظامی حکومت بارہ گھنٹون سے ہو گئی تھی جو بہت باقاعدہ چل رہی تھی۔ ہم اُس مکان کے زینہ سی گزرتے ہوے اندر کمرے مین گئے سارا مکان خالی پڑا ہوا تھا۔ اندر کے کمرہ مین بستر لگے ہوے تھے جنکے صاف تکیے اور گدے اور چادرین تھین اور وہین ہم سب سو گئے۔ لرلیسا مین دو تین دن تک کسی مکان مین رہنا خاصکر اُن لوگون کے لیے جو دیانت داری کا برتاؤ کرنا چاہتے مشکل بات تھی کیونکہ اُس زمانہ طوائف الملوکی مین کوئی چیز کسی کی ملکیت مین نہین سمجھی جاتی تھی۔ ہمسا

سامان دوسرے روز صبح کو پہنچا۔ جہان تک ہمکو اُس مکان کی ملکیت کے متعلق معلوم ہوسکا وہ اسقدر
تھا کہ گویا وہ ہماری ملکیت مین داخل تھا اور ہمارے گھوڑے اور سامان تو ہماری ملکیت مین تھے ہی
پس ہمنے ان سب چیزون کو مکان کے اندر مالکانہ حیثیت سے بھر دیا۔ دو دن تک تو یہ مکان بسبب
کثرت سامان اور گھوڑون کے لگیج آفس[1] اور سرکس کا نمونہ ہوگیا تھا۔ کوئی شخص ایک کمرہ سے دوسرے
کمرہ مین بغیر رائفلون اور کرچیون کے روندنے کے نہین جاسکتا تھا اور اندنون لرلیسا پر قبضہ کرنے سے
رائفلون اور کرچیون کی کثرت بھی ہوگئی تھی اور ارزان قیمت پر بک رہی تھین انکے سوا گھوڑون کا
سامان۔ تھیلے۔ میلی قمیصین۔ اور کھانے پکانے کے برتن بہت آگئے تھے اور پڑے تھے مکان کے
محدود صحن مین تیرہ گھوڑے کھڑے ہوئے تھے انمین سے جو شریر تھے وہ درختون مین یا زینہ کے کٹہرون
مین باندھ دیئے گئے تھے اور باقی یون ہی چھوٹے ہوئے تھے۔ الاسونا مین ہمکو ایک معمولی کتہ بھی مل گیا تھا
جسکو ہم بہت ہوشیاری سے پرورش کرتے ہوئے یہان تک لائے تھے یہان دو دن نہین ہوئے
تھے کہ اُسنے چار کتے اور اکھٹے کرلیے جو اُس سے بھی بدتر تھے ہرچند انکو مارتے تھے مگر وہ جاتی
نہ تھے اور چونکہ ان کتون کے وارث و مربی فارسالہ یا اتھنسر مین جنگ کے خوف سے لرزان
اور ہراسان پڑے ہوئے تھے اسلیے ہمنے انکو کھانا اور پناہ دینا گوارہ کرلیا۔ سب سے عجیب بات
یہ تھی کہ چارلی لریسہ مین پہنچتے ہی پاؤ گھنٹہ کے اندر میرے پاس پہنچ گیا اور معمول سے زیادہ خرش
وخورم نظر آتا تھا کیونکہ ایک مور بھی بغل مین دبائے ہوئے تھا مین اُس سے کہنے ہی کو تھا کہ لوٹ بری
چیز ہے مگر میرے جملہ کو اُسنے روک کر کسیقدر غصہ سے کہا کہ مین اُسے یون ہی پاگیا ہون اور شیر پاشا کے
پاس لیجانا چاہتا ہون اُسکے بیان سے مین نے سمجھا کہ اُسکا ارادہ ہے کہ کمانڈر انچیف کی خدمت مین
اُسکو پیش کرے۔ تاہم مین نے پوچھا کہ تم شیر پاشا کا نام لیتے ہو جسپر اُسنے نرمی سے کہا اچھا
مسٹر اسٹیونس تم ہی لے لو۔ مگر ہماری فوج مین سختی سے یہ قاعدہ جاری تھا کہ اول تو لوٹ کی اجازت
نہین اور دوسرے اگر اتفاقیہ لوٹ ہوجائے تو لوٹنے والے کا افسر لوٹ کی چیزون کو اپنی حفاظت
مین رکھے اس قاعدہ کے پابندی کے لحاظ سے مین نے جواب دیا کہ مجھے درکار نہین۔ علاوہ [illegible] مجھکو
بطخ اور مرغیون اور رقاز اور فیل مرغ کی پرورش کا تو کچھ طریقہ معلوم تھا مگر مور کے کھلانے پلانے کے متعلق

[1] لگیج آفس سے مسافرون کے سامان وغیرہ رکھنے اور تولانیکا آفس مراد ہے اور سرکس سے گھوڑون کا تماشا کرنیوالے مقصود ہین۔ مترجم

مجھے بالکل ناواقفیت تھی۔ بہرحال دوسرے لوگون کے کہنے سُننے سے کہ اس مکان کی ایک طرح کی زینت ہوتی ہے چارلی نے اُسے وہین چھوڑ دیا اور وہ بظاہر کسیقدر غصہ اور ملال کے ساتھ میری پلنگ کے نیچے جا بیٹھا اور بُلانے سے بھی باہر نہ آتا تھا۔ چنانچہ چار گھنٹے تک وہین بیٹھا رہا اور کبھی کبھی غصہ سے کُڑکُڑاتا رہا بالآخر صحن مین بُلانے سے آیا جہان پانچ دن تک رہا مگر گھوڑون سے سخت ناموافقت تھی اور گھوڑے بھی اُسکی دُم کو لہراتے ہوے دیکھکر بھڑکتے تھے اسی زمانہ مین پھر ایک جنگ ہوئی ہم دیکھنے کیواسطے باہر گئے ہوے تھے۔ واپسی کے بعد ہمکو بہت شکر گزار ہونا پڑا کیونکہ ہمارا مور کوئی چُرا لیگیا تھا۔

مالِ حرام بود بجائے حرام رفت

ہمارے آدمیون مین سے پہلے دن نو آدمی پہنچے جو بڑے کمرہ مین جہان غالیچہ بچھا ہوا تھا سو رہے اور جبکہ ہم لوگون کا بستر حسب ہدایت ترجمان ایک کمرے کے فرش پر لگا دیا گیا تو یہ لوگ سامان کے صندوقون پر سونے لگے اُنہین سے ایک ایک آدمی ہمارے کمرون کے دروازون پر سو رہا اور جب حسن بیگ نے کسی کا اصطبل ہمارے حوالہ کر دیا تو سائیس اپنے دستور کے موافق گھوڑونکے پیٹ کے نیچے سو رہے۔ مین نے اپنے سائیس جارجی کی شائد پوری قدردانی نہین کی چارلی اور اسلن کے بارہ مین تو مین پہلے ہی صاف تھا مگر اب معلوم ہوا کہ جارجی نہایت قدردانی کا مستحق اور سخت محنت کش ہے اور چونکہ وہ یونانی تھا اسلیے وہ لکڑی کاٹتا اور پانی کھینچتا غرضکہ ہر ذلیل سے ذلیل کام کرنے مین کچھ تکلف نہ کرتا جو کسی معزز ترک سے ممکن نہ تھا اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُسکو ان کامون کی وجہ سے چند پنس روزانہ علاوہ اسکی مقررہ تنخواہ کے ملا کرتے تھے جو اُسکے ساتھیون کی تنخواہ سے کاٹ لیا جایا کرتا تھا دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ان خدمات کے عوض مین بوقت خاتمۂ جنگ بخشش کی امید تھی مین خیال کرتا ہون کہ جارجی جبتک میرے پاس رہا کبھی دو مہینے مین ایک مرتبہ بھی کپڑے نہین بدلے تھے اور وہ کبھی بستر پر نہین سویا وہ اصطبل کی گھانس پر سویا کرتا گویا اُسکے لیے گھانس اور آسمان کے سوا تیسری چیز کچھ بھی کی نہ تھی۔ ایک دن مین نے اُسکو ایک لات ماری کیونکہ اُسنے گھوڑے کو ایک لات ماری تھی مگر حقیقت مین خود گھوڑے ہی اُسکو لاتین مارا کرتے تھے۔ بہرحال وہ نہایت خوش اور اپنے جانورونکا پورے طور سے نگہبان تھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ سوئی کے کام مین بھی اُسکو دخل تھا جسکو اس بات کے دیکھنے سے تسکین ہوئی کہ لڑائی کے خاتمہ کے زمانہ مین وہ بہت کچھ دولتمند اور بہ نسبت سابق کے

صاف شفاف تھا۔

بقیہ زمانۂ جنگ تک ہمارا قیام لرلیسیہ ہی مین رہا۔ قبضہ ہونے کی دو ایک دن بعد سلونیکا کی یہودی تار والے کو لائے جو فرنچ زبان پڑھ سکتا تھا اور یہ ظاہر ہے کہ جہان کارسپانڈنٹ کا تار والا ہوگا وہین اُسکا قیام بھی ہوگا اگرچہ ودلو پر قبضہ کرنیکے بعد وہان سے بھی تار دینا ممکن تھا مگر تاہم لرلیسیا ہی میدان جنگ سے زیادہ قریب تھا چنانچہ جب ہم مین سے کوئی شخص تار بھیجتا تو تار لیجانیوالا لوٹتے وقت اپنی خرجیون مین شراب پہلی - چاء - اور دوسری اغذیہ - اور نان پاؤ بھر لایا کرتا۔ تم اسکی کبھی قدر نہین کرسکتے کہ نان پاؤ کیسی مفید چیز ہے اگرچہ وہ کیسی ہی جلی ہوئی ہو جبتک کہ تم کو بغیر اُسکے کوچ کرنے کا حکم نہ ہو علی ہذا وہ کل چیزین جسپر ہم لوگ انگلستان مین نفرت کی نگاہ رکھتے تھے وہی چیزین یونان مین ہماری بہترین غذا تھی۔ یہانتک کہ شامپین شراب جو (صرف شب ہاے فتوحات مین محدود استعمال ہونیسے تمام ایام جنگ تک چلتی رہی) نہایت مضر اور نفرت کے قابل ہمارے زمانۂ راحت مین سمجھی جاتی تھی تھسلی کی خاک آلودہ سولہ گھنٹون کے دنون کے بعد نہایت لذیذ اور اکسیر معلوم ہوتی تھی۔ دوسری قسم کی پائدار غذائین۔ مثلاً مٹن اور مچھلیان روز بروز تسلط ہونے کی وجہ سے ملنے لگی تھین جسکا ہمکو شکر گزار ہونا چاہیے۔ ہمارے پاس کی تیار شدہ غذائین جو ٹین کے بکسون مین بند تھین ختم ہونے لگی تھین اگرچہ گھونگے ابھی بہت کچھ باقی تھے مگر مجموعی حیثیت سے مین فخریہ کہہ سکتا ہون کہ سارے زمانۂ جنگ مین ہمارا کھانا قابل حسد یورپین تھا۔ لرلیسیا مین بعد مارشل کے ہمارا ہی دستر خوان تھا۔ اور اگر ہمکو کوئی شیخی باز قرار دے تو اُسکو کہنے دو جسکی وجہ ایک یہ بھی ہوگی کہ ہم نے اُسکو اپنی میز پر دعوت نہین دی۔ اور اسطرح اُسکو غیر معمولی خوشی کرنیکا موقع نہین ملا۔ مین کہوہ مین ۲۵ اپریل روز یکشنبہ سے ۳۰ اپریل تک رہا یہ وہ زمانہ تھا جبکہ جنگ کے متعلق کوئی کارروائی قابل یادداشت نہ تھی۔ لڑائی کے متعلق جو کچھ ہمکو معلوم ہوتا وہ کنعان بے سے۔ جو ہر صبح کو ہمارے یہان نو بجے تشریف لاتے اور ترقیات جنگ کے متعلق بڑے جوش سے ماشاء اللہ کہتے اور نعرہ ہای جنگ بلند کرتے۔ مگر مین نے جہانتک غور کرکے دیکھا میدان کارزار مین فوج کی صفین کم اور توپون کی آواز شاذ تھین کنعان بے کا چہرہ جو جنگی خوشیون سے روشن ہوتا مبہم پاتا۔ علاوہ برین مخبری کی حیثیت سے کنعان بے کبھی پورے طور سے قابل اطمینان بھی نہین تھے بلکہ اُنکی نسبت مسخرہ پن سے یہ کہا گیا تھا کہ اگر کسی اخبار کی

اشارات مین ہوتے تو زیادہ موزون ہوتا کنعان بے اس اصول کی سختی سے پابند تھے کہ شوکت و لطافت
بیان معمولی الفاظ کے استعمال سے کبھی ممکن نہین ہے کنعان بے یونانیون کے فرار ہونیکے بعد بھی بہت
شادان و فرحان نظر آتے تھے اور اثناء بیان مین اُنکی فراری کے متعلق کہ کیسے سراسیمہ بھاگے توپ
اور دیگر سامان حرب۔ شراب کی کثیر مقدار یہانتک کہ عورتون کے پائتابے وغیرہ چھوڑ گئے۔ رنگ آمیز
اور دلچسپ بیان سے محظوظ کرتے رہتے۔ ایک دن بیان کیا کہ البنی لوگ دو ہتیار لیکر نکلتے ہین ایک
دوست کے لیے اور دوسرا دشمن کے لیے۔ ایک دن ملونہ مین ہم لوگون سے تھوڑے سے فاصلہ
پر جا کر ایک البنی پلٹن کو جو اُسوقت کوچ کر رہی تھی دیکھکر خود بخود بڑبڑانا شروع کیا اور جوش محبت مین
آکر اسلن کو پکارا اور کہا دیکھو دیکھو شیر جا رہے ہین۔ غایت محبت سے اُنکی آواز بھرائی ہوئی
اور آنکھون مین آنسو لبالب تھے۔ ایک دن مین نے نصف درجن عہدہ دارون کے روبرو جنمین سے
ہر ایک نے خوشی سے شراب نوشی کی تھی کنعان بے کو شراب پینے کی دعوت دی مگر اُنھون نے
ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا جس سے اظہار تورع مقصود تھا۔ وہ ہمیشہ بڑی لفاظی چھانٹتے تھے مگر
گرفت نہین ہوسکتی تھی وہ اکثر کہا کرتے کہ ۲۴ گھنٹہ مین صرف دو گھنٹہ سونا نصیب ہوتا ہے باقی
اوقات مین نہایت ضروری سرکاری کامون پر تعینات رہا کرتا ہون ایک دن اُسی رو مین اسی
قسم کا بیان کر رہے تھے مین نے اُنسے گستاخی سے پوچھا کہ شب کو کہان جانا ہوا تھا۔ جواب مین
بے تحاشا فرمایا کہ الاسونا مین نے کہا کہ الاسونا یہانسے ساٹھ میل ہے وہان تک آنا جانا کسیطرح
قرین قیاس نہین ہے صرف یہی ایک موقع تھا کہ جسمین اُنکی اسطرح گرفت ہوئی ہے۔ ان وجوہ سے
کسی محتاط کارسپانڈنٹ کو کنعان بے کی اطلاعون پر لندن کے اخبارون مین خبر بھیجنا چندان ضرور
نہ تھا اور اگرچہ اُنھون نے ہر روز دولو کے فتح کی خبر دی مگر مین سرکاری اطلاع کا منتظر تھا جسکی
عملی کارروائی ایسی ہی سست تھی جسطرح ترکی افواج کی سرحد پر پیشقدمی۔ اصل یہ ہے کہ ہر شخص سہولت سے
کام کرنا چاہتا تھا کچھ تو اسوجہ سے کہ سامان رسد و گولہ بارود وغیرہ لے لیا پہنچ جائے اور کچھ اس
وجہ سے کہ ترکون مین ہمیشہ سے دستور بلکہ ضرب المثل ہے کہ فتوحات کے زمانہ مین ہر کام سہولت سے
کرنا چاہیے۔ بہرحال داہنے جانب خیری پاشا نے زرکوس انتہائی سرحدی مقام پہلا
جنگ و جدال ۲۷ کو اور ترخالہ پر ایک خفیف اسکرمش کے بعد ۲۸ کو قبضہ کر لیا اور وسط مین

ممدوح اور نشاط پاشاؤن کی افواج فارسالہ کی طرف بڑھ رہے تھے اور بائین جانب حقی پاشا کی فوج سلیمان پاشا کے سوارون کی کمک مین جا رہی تھی جسے دوالو کی تسخیر مین کامیابی اور دلسٹینو کے روبرو ہزیمت ہوئی تھی حمدی پاشا مع فوج لرلیسا مین موجود تھے حیدر پاشا ملونہ مین تھا اور حسن پاشا غلطی سے سمندر کی جانب پہنچ گئے جہان انکو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ بہرحال ایک بات ہر جگہ محقق تھی یعنی پیشقدمی بہت سستی کے ساتھ کی جا رہی تھی لیکن دو ایک دن مین بہر صورت یونانیون سے مڈبھیر ہونیوالی ضرور تھی مگر یہ محقق نہوا تھا کہ ولسٹینو مین مقابلہ ہوگا یا فارسالہ مین - اگرچہ صاف طور سے ظاہر تھا کہ فارسالہ پر بڑا حملہ ہوگا جو ولیعہد کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جسمین تین ڈویژن جمع ہو رہے تھے - میری دانست مین یہ امر محتاج دلیل نہ تھا کہ حملہ کے وقت ادہم پاشا اُس موقع پر موجود ہونا ضرور ہوگا جو بالفعل ولیعہد کے خالی کردہ خیمہ واقع لرلیسا مین قیام پذیر تھے اور وہان بظاہر کوئی آثار جلد کوچ کے نہین معلوم ہوتے تھے - اِن وجوہ سے مین ۲۰ تاریخ کو ولسٹینو روانہ ہوا -

بیسوان باب

شکست اور پسپائی

ولسٹینو کی پہلی لڑائی مین یونانیون نے ہمکو شکست دی تھی اب اس شکست کو چاہو واپسی کہو یا ملتوی شدہ حملہ یا جیسا کہ ایک کارسپانڈنٹ نے اس شکست کو اجتماع فوج بمقام عقب کے الفاظ سے تعبیر کیا یہ فقرہ اخلاقاً اور ایک معنی مین بالکل صحیح ہے - مگر بہرحال شکست کہنا کچھ مضائقہ نہین - اِس ساری لڑائی مین یہی ایک شکست ہوئی تھی - اس لڑائی کا حکم ادہم پاشا نے نہین دیا تھا بلکہ اگر وہ موجود ہوتے تو اُسکی ضرور مخالفت کرتے - اس موقع پر یونانی فوج کی تعداد بماتحتی کرنل اسمولنسکی بارہ ہزار سپاہیون کی تھی - جنکے ساتھ چار توپخانے بھی تھے - اور موقع جنگ نہایت مضبوط اور مستحکم تھا - برخلاف اِسکے جو ترکی فوج حملہ آور ہوئی وہ حقی بے کی فریق مین سے ایک بریگیڈ تحت نعیم پاشا اور سوارون کا دستہ تحت سلیمان پاشا تھا جنکی مجموعی تعداد بمشکل چھ ہزار سپاہیون کے علاوہ چار توپخانون کے ہوتی ہے ایسے مستحکم مقام کو صرف نصف فوج سے تسخیر کرنے کی کوشش کرنا صاف پاگل پنے کی دلیل تھی -

مگر اسکی وجہ ایک غلط فہمی تھی - یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ یونانی لریسیا سے بھاگنے کے بعد کچھ ایسے اُکھڑ گئے ہین
کہ ترکی سوبجرون کو دیکھتے ہی بھاگ کھڑے ہونگے مگر یہ بات نہ تھی - وِلسٹینو مین یونانی فوج کا کمانڈر سب سے
بہتر افسر تھا - اِسمولنسکی کو ہر طرح کی آسانی تھی - مگر اُنکی بھی یہ خام خیالی تھی جو وہ سمجھتے تھے کہ اگر یونانیونکو
کوئی اچھا افسر دیا جائے تو وہ اب بھی سپاہی بن سکتے ہین - بیشک ایسی ناکافی فوج سے ترکون کا وِلسٹینو پر
حملہ کرنا حماقت تھی - وِلسٹینو کے حملہ کے بانی مبانی نعیم پاشا اور سلیمان پاشا تھے اور دونون سے
زیادہ غازی احمد مختار پاشا کے فرزند محمود بگ کو حملہ کا اصرار تھا - اسمین شک نہین کہ اُسپر حملہ
کرنا مقتضی ضروریات سے تھا - کیونکہ یونانیون کے ہاتھون مین جتنے جنگی مقام تھے اُنمین سے سب سے
اہم یہی مقام تھا - وہ لوگ اسوقت وولو سے فارسالہ جاتے ہوے ریل کی حفاظت کر رہے تھے
اُنکی فوج کا بڑا حصہ میسرہ فارسالہ مین اور قلب وِلسٹینو اور میمنہ وولو مین تھا - وِلسٹینو مین
ریلوے لائنون کا جنکشن ہے - یعنے وولو سے لریسیا - اور وولو سے فارسالہ - ترنالہ - اسلیے
اگر وِلسٹینو فتح ہوجاتا تو یونانی دو ٹکڑے ہوجاتے - اور اِسمولنسکی یا تو وولو واپس جاتا یا جنوب جانب
ہلمیرو مین پناہ لیتا - اور وولو کو غیر محفوظ اور ولیعہد کو بمقام فارسالہ بلا کسی حفاظت کے چھوڑنا پڑتا -
بیشک یہی تجویز محمود بگ کے خیال مین بھی گزری تھی - لیکن ادہم پاشا کی تجویز اس سے زیادہ
غور طلب تھی - یہ یاد رہے کہ دشمنون کا سلسلہ ریل سے تھا اور عقب مین جہان سے فوجی مشکلبندی ہوتی
سمندر تھا - ان واقعات سے دو ہی نتیجہ نکل سکتے تھے - اول یہ کہ کسی ایک مقام پر حملہ کرنا خطرناک
تھا - کیونکہ اگر ایک مقام پر حملہ ہوتا تو ریل کے ذریعہ سے بہ آسانی دوسری جگہ سے کمک پہنچ جاتی جس سے
خود حملہ آور فوج کو سخت خطرہ کا سامنا ہوتا - اسلیے عمدہ تجویز یہ تھی فارسالہ اور وِلسٹینو دونون جگہ پر
ایکبارگی حملہ کر دیا جائے تاکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کمک نہ پہنچ سکے اور یہی بات تھی جسکے اوپر آخر مین
ادہم پاشا کامیابی کے ساتھ چلے - لیکن ۳۰ اپریل تک فارسالہ کے قریب ترکی فوج کا وجود ہی نہ تھا
جس سے اُسکا کچھ دبدبہ دشمنون پر پڑ سکتا - دوسرے یہ کہ یونانیون کی لام بندی سمندر سے تو تھی ہی
اُنکا قلب توڑنا چنداں توجہ طلب نہ تھا - کیونکہ اس قلبی شکست سے اگر وہ ہلمیرو مین چلا جاتا تو بایان
حصہ ساتھ ہی ساتھ ڈموکو مین پہنچ جاتا جو نہایت مستحکم مقام تھا اور جہان براہ اسٹلڈیہ و لامیہ
سمندر سے انتظام رسد رسانی کا ہو سکتا تھا - اگر اِسمولنسکی بھاگ کر وولو جاتا تو وہ اپنی فوج کو برباد کرتا

اسٹاڈیہ روانہ کردیتا اور آپ خود بطور میمنہ افواج ڈموکو مین قائم رہتا۔ محمود بگ کو اپنی رائے کے موافق صرف اُسوقت کامیابی ہوسکتی تھی جبکہ وہ نہایت تیز اور دلیرانہ تعاقب کرسکتے۔ حالانکہ اُنکا یہ چال ترکون کے عادتی طریقہ کے بالکل خلاف تھا۔ ادہم پاشا کی تجویز یہ تھی کہ ایک خفیف حملہ ولسٹینو پر اور دوسرا حملہ یونانیون کے میسرہ واقع فارسالہ پر کیاجائے۔ اور تکمیل مقصد کے لیے دشمنون کا محاصرہ کرلیا جائے مگر اس آخری تجویز مین کامیابی نہین ہوئی۔ جسمین مجوز کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ طریق عمل کا۔ اہل یورپ محمود بگ کے ساتھ ہمدردی کرینگے۔ کیونکہ اُنکی خواہش دشمنوںپر دلیرانہ حملہ کرنے اور اُنکو بھگا دینے کی تھی۔ بہرحال جو کچھ ہو ولسٹینو کی لڑائی اگرچہ بہت اچھی طرح سے ہوئی۔ مگر اُسمین ناقابل معافی غلطی ضرور ہوئی۔

لریسا سے ولسٹینو تقریباً ۴۰ میل ہے اور جسوقت یعنی ۱۰ بجے ہم ترکی ہیڈ کوارٹر مین پہنچے اسوقت بازار جنگ وجدال خوب گرم تھا۔ جانبین کی افواج ملونا کے مواقعات کے برعکس تھی۔ اور بڑا فرق یہ تھا کہ اِس مرتبہ یونانی پہاڑی پر تھے اور ترکی میدان مین۔ وسط مین اور دونون جانب پہاڑون کے بہت سے سلسلہ میدان تھسلی تک جابجا پھیلے ہوے تھے اور فارسالہ ولسٹینو ریلوے لائن نمایان تھی۔ سامنے ولسٹینو بھی دکھلائی دیتا تھا جسکی بلند میناریں سبز درختون مین سربفلک تھین۔ مگر ولسٹینو کا بہت بڑا حصہ بیچ مین جنگل حائل ہونیسے دکھلائی نہین دیتا تھا جو دور سے صرف چند گز کا معلوم ہوتا تھا۔ مگر درحقیقت بہت سے میلون کا رقبہ تھا۔ ریلوے جنکشن بھی جنگل کے سبب سے دکھلائی نہین دیتا تھا۔ فارسالہ اور وولو کی ریلوے شاخین بھی پہاڑون مین چھپی ہوئی تھین۔ جب مین پہاڑی پر سے بسواری اسپ روانہ ہوا تو توپونکی سست آواز میرے کانون مین آرہی تھی۔ مین ایک گاؤن ریزوملو مین سے ہوکر گزرا جہان سامان حرب سے لدے ہوے گھوڑے اور ایک پلٹن محفوظ فوج کی متعین تھی۔ سایہ مین تین یونانی قیدی بیٹھے ہوے تھے۔ گاؤن کے سامنے بائین جانب مجھے پاشا بھی ملے جو میری سخت حیرت کا باعث ہوا۔ اُسوقت مین نے سمجھا کہ گویا ترکی فوج کا کوئی قلب مقام نہین ہوتا۔ فوج کے لوگون سے معلوم ہوا کہ جنگل مین یونانیون نے مٹی کے دُھس بنائے ہین۔ چنانچہ ہماری ایک اسکرمشر[1] کمپنی جنگل کے اندر گئی جو گاہ گاہ بندوقون کی تڑتڑاہٹ خاموش

[1] اسکرمشر وہ فوجی مختصر گروہ ہے جو بڑی فوج کے کوچ کے قبل دشمنون سے راستہ صاف کرنیکے لیے داہنی بائین اور آگے بھیجدیا جاتا ہے۔ اکثر پہلی چھیڑچھاڑ اسی مختصر گروہ سے ہوتی ہے۔ مترجم

ہوا کے ذریعہ سے ہمارے کانون تک پہنچاتی۔ جنگل کے سامنے دو سو گز کے فاصلہ پر دو کمپنیون نے ایک
ہلکا سا خندق کھود رکھا تھا۔ اُنکے داہنے جانب غلہ کے کھیت مین چوتھی پلٹن تھی اور اُن سے نصف میل کے
فاصلہ پر نعیم پاشا اور سلیمان پاشا مع توپخانہ بغیر گھوڑون کے موجود تھے جو پاؤ میل کے فاصلہ پر پیچھے
تھے اور اُنکے بائین جانب کسیقدر آگے سوارونکے دو اسکواڈرن موجود تھے۔ بقیہ سوار داہنے جانب
محمود بگ کے ساتھ تھے اُسکے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ نعیم پاشا نے اپنے قلبی حصہ فوج کو دونون جانب
اعانتاً بھیجدیا تھا جس سے اُنکا قلب بہت کمزور ہوگیا تھا۔ اور بلکل لڑائی پہاڑی پر ہورہی تھی اُنھون نے
یہان توڑ کر کوشش کی کہ دشمن کے دونون بازوون پر صرف اپنے آدھی فوج سے حملہ کرین۔ بائین جانب سے
نہایت سخت لڑائی ہورہی تھی ہم اپنے آدمیون کو پہاڑ پر چڑھتے ہوے دیکھ رہے تھے اور اُنکی بیقاعدہ
اور ٹھہر ٹھہر کر بندوق کی آواز اور اُسکے مقابلہ مین یونانیون کی باڑھ کی آواز گوش گزار ہورہی تھی۔
دشمنون کے پاس کوہی توپین بھی موجود تھین۔ داہنے جانب دونون جانب سے آہستہ آہستہ ایک دوسرے پر
توپین چل رہی تھین۔ یونانیون نے بھی اس موقع پر ایک خندق کھود رکھی تھی۔ اور ایک پیدل پلٹن پہاڑ
کی چوٹی پر متعین تھی۔ کبھی کبھی جب ترکی فوج دامن کوہ مین حرکت کرتی دکھلائی دیتی تو یونانیون کی توپخانہ سے
گولونکی بوچھار ہوتی۔ مگر بہر حال کارروائی بہت سست چل رہی تھی۔

بظاہر ہماری فوج آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر کوئی زیادہ موقع پیشقدمی کا نہین ملا۔ جسکی یہ وجہ
تھی کہ درحقیقت دشمن اپنی جگہ پر استحکام کے ساتھ قائم تھے۔ ہر لحظہ یہی خیال ہوتا تھا کہ اب ہماری محفوظ
فوج بلائی جاتی ہے۔ مگر قابل طلب مسئلہ حل طلب یہ تھا کہ بھیجی کہان جائے۔ یہ تمام دن حماقتون مین صرف ہوا
دوپہر کو یہ خیال ہوا کہ اگر اور زائد فوج کی مدد سے یونانیونکے میسرہ کو بھگا دینے کا موقع نہ ملا تو سارے
دن دھوپ مین محض توپ بازی سے کوئی فائدہ نہ نکلے گا۔ چنانچہ محمود بگ نے سوارون کا ایک دستہ
لیکر یونانیون کے میسرہ پر حملہ کیا۔ مین اُسے بچشم خود تو نہین دیکھ سکا کیونکہ درمیان مین درخت حائل تھے
اور میدان بوجہ کرا داغ پہاڑی کے واقع ہونیکے حجاب مین تھا۔ لیکن محمود بگ نے جبکہ مین
اور وہ وولو جارہے تھے تو اپنا سارا قصہ بیان کیا اُنھون نے بیان کیا کہ موقع واردات پر تین سو
جوانون کے بھی صف بستہ کرنے کی جگہ نہ تھی۔ اسیلیے اُنھون نے کالم کالم لیتنے عمودی صف بندی کرکے
پہاڑی دھسوان پر حملہ کیا جہان بالمقابل توپین اور پیدل سپاہی بکثرت موجود تھے۔ وہان یونانیونکو

دو دمدمے یکے بعد دیگرے تھے اور محمود بیگ نے اگلے دمدمے پر حملہ کا حکم دیا۔ مگر گھوڑے بلندی پر چڑھتے میں بھڑکنے لگے۔ اور اس کشاکشی میں بجائے قرارداد دمدمے کے دوسرے دمدمے پر چلے گئے جہاں پہنچتے ہی یونانیوں کے دونوں دمدموں سے آتشباری ہونے لگی اور گھوڑے پر گھوڑے ضایع ہونے لگے۔ بعدہٗ اُنھوں نے سوارونکو حکم دیا کہ گھوڑوں سے اُتر کر پیدل حملہ کریں۔ اس اثنا میں یونانیوں کی طرف سے آتشباری میں بہت شدت ہو گئی۔ یہ لوگ (ترک) خندق تک پہنچ چکے تھے اور خود محمود بیگ اور ایک یونانی افسر سے جو دمدمے میں تھا گولیوں سے مقابلہ ہونے لگا۔ یہانتک کہ محمود بیگ کے ایک سپاہی نے جو اُنکے پیچھے کھڑا تھا یونانی افسر کو ایسی تاک کر گولی لگائی کہ وہ فوراً ہلاک ہو گیا۔ مگر اس سے چندان فائدہ نہ ہوا کیونکہ توپیں بہت شدت سے چل رہی تھیں جس سے اُنکو پھر واپس آنا پڑا۔ یہ حصۂ جنگ بالکل **بلیک لاوا**[1] کی شجاعت اور مردانگی کا ایک نمونہ تھا مگر اُسی طرح ناکامی بھی ہوئی۔ سوار خوش قسمتی سے تیس آدمیوں کے ضایع ہونیکے بعد واپس آئے مگر بیکار اور مردہ گھوڑوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ یہ نتیجہ اسبات کا تھا کہ کرنیلی کی خدمت ایک سی سالہ جوان کو دی گئی اور اُسکو ایک برگیڈ کی افسریت کا موقع دیا گیا۔

ولسٹینو کی لڑائی محمود بیگ کے دلیرانہ حملہ کی وجہ سے یادگار رہے گی لیکن میرے خیال میں یہ لڑائی شدت تشنگی کی وجہ سے بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ مجھکو کبھی ایسی پیاس نہیں لگی تھی۔ آدمی گھوڑے۔ گدھے غرض آسمان اور زمین سوکھ گئے تھے اور پیاس سے خشک ہو کر پنج گئے تھے۔ ہوا مطلق نہیں چلتی تھی۔ اور یونانی توپوں کا دھوان محیط ہو رہا تھا۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو پیاس کی اور بھی شدت ہوئی کہ ترک جو دنیا میں سب سے زیادہ ناقابل برداشت چیزوں کی برداشت کرنیوالے ہیں پناہ مانگ گئے گھوڑے دھوپ کی سختی سے ہوش باختہ تھے۔ ہر سوار اپنے گھوڑے کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور شدت پیاس سے کسی کے لب ملے ہوئے نہ تھے۔ پیدل جوانوں کیواسطے سواروں کے پاس بھی سایہ کی جگہ نہ تھی۔ جب میں گھوڑے پر سوار ہو کر اُسطرف سے گزرا تو میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو پریشان مصیبت زدہ اور زندگی سے مایوس ہو رہے تھے۔ ممکن ہے کہ پہاڑ کے اوپر کہیں کہیں کوئی ہوا کا جھونکا

---

[1] یہ اشارہ جنگ کریمیا سے ہے جبکہ روسیوں کے مقابلہ میں انگریزی اور فرنچ افواج نے بہ اجازت سلطان المعظم بلیک لاوا اور سیواسٹوپول پر غیر مفید حملہ کیے تھے۔ یہ جنگ ۱۸۵۴ء سے ۱۸۵۶ء تک جاری رہی۔

آجاتا ہو مگر دوپہر کیوقت چٹان اور دوسرے اِدھر اُدھر کے پتھر آگ کی بھٹیون سے زیادہ جل رہے تھے۔

پہاڑی پر سے تمام سہ پہر کو پانی لاؤ پانی لاؤ کی صدا بلند رہی اور جہان تک ممکن ہوا پانی بھیجا گیا۔ وسطی مقام ہماری فوج کا موضع بوندولو تھا۔ یہین سے مین لڑائی دیکھ رہا تھا۔ اور آفتاب میرے غیر محفوظ شدہ سر کو جو ترکی ٹوپی کی وجہ سے پچھلا حصہ چھپا ہوا نہ تھا اپنی آتشین شعاع سے جلا رہا تھا۔ اس گاؤن مین صرف ایک کنوان تھا جسپر پانی کے لیے ہجوم اور ہر شخص اُسکی طلب مین بیتاب ہو رہا تھا اور جو کچھ پانی اُسوقت ہاتھ لگ جاتا اُسی پر گویا فتح و شکست بلکہ بہت سے لوگون کی جانون کا دارومدار تھا۔ ڈولچیون سے پانی مشکون مین بھرا جاتا اور دو مشکین ایک گھوڑے پر دو جانب لادکر کھیتون اور میدانون مین ہوتے ہوے پہاڑ تک پہنچتے اور راہ مین قیمتی پانی کی ضروری مقدار سے لوگون کو سیراب کرتے جاتے۔ آفتاب کی حرارت اور گرمی کی شدت سے لوگون مین دارفتگی پیدا ہو گئی تھی۔ پانی سے پیاس نہ بجھتی تھی پانی کے قطرات جو زمین پر گرتے وہ خشکی زمین سے ایسے جلد غائب ہوجاتے گویا ساری زمین بلاٹنگ پیپر (جاذب) کی بنی ہوئی ہے۔ اِن شدائد پر یہ اور طرہ ہوا کہ کنوئین کے محاذی ایک مکان تھا جو آتش زنی کی وجہ سے شعلۂ جوّالہ بنا ہوا تھا۔ اُدھر آفتاب کی سختی تمازت اِدھر آگ کی شدت حرارت نہ آنکھون سے دیکھی جاتی اور نہ جسم انسانی سے برداشت ہوتی۔ اس آتش زنی سے کنوئین کی تراوت مبدل بہ حرارت ہو گئی تھی۔

سہ پہر کو جبکہ جسم انسانی سے رطوبت کا آخری قطرہ نکل جاچکا تھا اُسوقت یونانیون نے ولسٹینو کے عقب مین پہاڑی پر اپنی فوج اُتارنی شروع کی۔ پہلی توپ کی آواز سے پے در پے چار ٹرینین داخل ہو گئین اور لحظہ بلحظہ اُنکی تعداد ہم لوگون سے بدرجہا بڑھنے لگی جس سے مایوسی چھائی جاتی تھی۔ یونانی فوج کچھ صف در صف اور کچھ کالم در کالم پہاڑ کے ڈھلوان حصے مین جمتی چلی جاتی تھی۔ اُنکی توپین بہت جلد جلد چلتین اور مسلسل گڑگڑاہٹ قائم رہتی۔ ترک اپنی جگہ تو قائم رہے مگر گولہ بارود وغیرہ کم ہونیسے جواب ترکی بہ ترکی نہ دیسکے۔ سامان جنگ بہمہ وجوہ لرلیسا مین تھا۔ برسر موقع نہ تھا۔ اُدھر یونانیون کے پاس بہ کثرت سامان جنگ موجود تھا اور انکے پاس بڑی معاون و مددگار ریل تھی۔ ہمارے بائین جانب سے بندوقون کی باڑھین ختم ہو چلی تھین لیکن یونانیون کی

توپین جلد جلد چل رہی تھین - داہنے جانب یونانی کبھی تو آگے بڑھنے کی جرأت کرتے اور کبھی پھر واپس ہوجاتے - ہماری فوج بھی کبھی پیچھے جھکتی اور کبھی بڑی تیزی سے آگے بڑھکر حملہ کردیتی - دونون طرف سخت آتشباری ہورہی تھی اور فوجین لہراتی ہوئی ایک دوسرے پر حملہ آور تھین - ہمارے بہت قلب کے نقصان اور پہلو کی شکست سے ترک منتشر ہوگئے - اگر یونانی جنگل میں نہ ہوکر سامنے آئے ہوتے تو وہ ہمارے قلب حصہ کو جو اسوقت کمزور تھا ارسلیتے اور کل برگیڈ فنا ہوجاتا - جب شام کا وقت ہوا اور تاریکی چھانے لگی - ہمارے جنرل نے قیاس کیا کہ اسوقت ۲ میل کے سرحدی میدان مین کم سے کم ۲ ہزار سپاہی پھیلے ہونگے - لہذا اُنکو اکٹھا کرنا چاہئیے - جب یونانیون کو ہمارے اس ارادہ سے اطلاع ہوئی تو اُنھون نے توپون کو زیادہ تیز کردیا مگر خوش قسمتی سے کچھ نقصان نہ ہوا نہ ہمارے کام مین مزاحمت ہوئی - ترک بادل ناخواستہ سُستی سے مگر متانت اور معمولی شان تعزز کے ساتھ میدان کارزار سے واپس آئے - اور موضع گھیرلی مین جو سات میل عقب مین واقع ہے قیام گزین ہوئے - یونانی اپنے مقام ہی پر قائم رہے آگے بڑھنے کی جرأت نہین کی موقع کے اعتبار سے اُنکو کامیابی ہوئی - ترکون نے گاؤن اور ریلوے جنکشن لے لینے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکے - لیکن ناکامیابی پر بھی اُنکی ہمت اور جرأت مین کوئی فرق نہین آیا اُنکے مشاغل حظوظ روحی بدستور جاری رہے - چنانچہ بعض تو باوجود عہدہ دارونکی ممانعت کے گانے پر مصر رہے - بعض ترکون کا قول تھا کہ جو ہم چاہتے تھے وہی ہوا - یونانیونکو ہمارے قیام کی اطلاع ہونی چاہیے اور ہمارا تعاقب کرنا چاہیے تھا - اور پھر دوسرے روز علی الصباح ساڑھے پانچ بجے اپنے موقعون پر اُسی گاؤن کے روبرو نہایت استقلال و آمادگی اور سامان کے ساتھ جا پہنچے - سب کی وردی بالکل یکسان نہ تھی - کیونکہ تین آدمیون مین سے ایک سپاہی کی وردی کسی یونانی رجمنٹ کے مشابہہ بنائی گئی تھی - اور سب کے سب بڑے جوش اور آمادگی کے ساتھ مقابلہ کے لیے جارہے تھے -

گزشتہ شام کو منجملہ موجودہ کارسپانڈنٹون کے کئی لوگون نے لڑائی دیکھنے جانے اور اپنے مراسلات بھیجنے کا حتمی ارادہ کرلیا تھا - لیکن ۳۵ میل شب کو جانا اور پھر اُسیقدر فاصلہ طے کرکے لڑائی دیکھنے کیلیے صبح تک واپس آجانا سلونیکا کے گھوڑے کے بیلہ بھی کچھ آسان بات نہ تھی -

علاوہ اسکے اگر جنگ شروع ہو تو کم سے کم بعد طلوع آفتاب ہوگی۔ اسیلیے مین نے اپنے دوسرے ہمراہیون کے ساتھ گھیرلی مین شب باشی کی تجویز کی۔ چنانچہ حسن عونی بے کے ہمراہ ہم لوگ میدان کارزار سے روانہ ہوے۔ اتفاق سے گھیرلی مین اُنکی جاگیر تھی۔ جب ہم وہان پہنچے تو اُنھون نے ایک بوڑھے خوبین چشم یونانی کو بلایا اور یہ کہکر ہمکو اُسکے سپرد کیا کہ ان لوگونکو بہت آرام و آسایش اور بہت اچھے مکان مین اُتارو۔ پس ہم لوگ ایک کھلے ہوے مکان کے بالاخانہ پر جو وہان بہترین مقام تھا مقیم ہوے اور دو البانی ملازم ہماری خدمت کے لیے دیے گئے مگر کوئی مترجم نہ تھا لیکن اتفاق سے اسلن اور حسن دونون یونانی زبان مین گفتگو کر سکتے تھے اسیلیے اُنکے ذریعہ سے کارروائی آسان تھی۔ ہمنے انڈون کی ضرورت ظاہر کی اور ضرورت کو تمسخر کے ساتھ اُس خوبین چشم یونانی کو بیوقوف بنانے کے لیے بیان کی تھی۔ ہماری اس حرکت سے البانی ملازم نے واقف ہوکر ہنسنا شروع کیا۔ ہمنے کہا کہ بہت جلد انڈے مہیا کیے جائین اور یہ کہکر اور سامان بیچ پر ڈال کر تمباکو پینا شروع کیا۔

انڈے آنے ہی کو تھے کہ حسن زینہ پر آیا اور بڑے ہی جوش مسرت سے چلا کر کہا کہ ملازم (یہان ملازم لفٹننٹ کو کہتے ہین۔ ہمنے سمجھا کہ شائد انڈے آئے اور کوئی لفٹنٹ صاحب آئے اور انڈے لیکر چلدیے۔ لیکن دفعتاً بوٹ اور مہمیز اور تلوار کی آواز اور کھڑک زینہ پر معلوم ہوئی جس سے گمان ہوا کہ درحقیقت کوئی لفٹننٹ آتا ہے کہ اتنے مین سعدالدین بے کا روشن چہرہ پھر دکھلائی دیا۔ جس سے بہت کچھ تعجب اور خوشی ہوئی۔ اُنھون نے بھی اسقدر التفات ظاہر کیا کہ گویا ہمسے کبھی جدا ہی نہین ہوے تھے۔ مگر اب وہ سلیمان پاشا کے اڈیکانگ ہوگئے تھے اور اُنکی قیام کے لیے کسی مکان کی تلاش مین تھے۔ بظاہر اُنھون نے اُسوقت سے جبکہ ہمسے الاسونا مین ملاقات ہوئی تھی غسل نہین کیا تھا۔ چہرہ بالکل خاک آلود ہو رہا تھا اور ایک آستین مین گولی کا سوراخ موجود تھا۔ چہرہ سے آثار خراب ظاہر تھے مگر تاہم وہ سعدالدین بے نہ تھے۔ جنگ کی گیدڑ (؟) اُنھین کہین سے کہین پہنچا دیا تھا۔ اُنکے عمق اور ناشائستہ حرکات جاتے رہے تھے اور ایک لایق افسر بنگئے تھے۔ اُنھون نے شراب و تمباکو نوشی سے انکار کیا۔ یہانتک کہ کھانے اور گفتگو کرنے سے بھی محترز رہے۔ اُنکے جنرل نے مکان کی تلاش مین اُنکو بھیجا تھا اور

وہ بہ تلاش مکان روانہ ہوئے۔

انڈے تعداد مین کم مگر دوسری حیثیتون سے اچھے تھے کچھ تھوڑی سی سفید شراب تھی جو رال کی آمیزش سے بنی ہوئی تھی اور جو تھسلی کے گرم جون کو سرد کرنیکے لیے کافی تھی۔ تقریباً کل یونانی شرابین اسیطرح رال سے مخلوط بنی ہوئی ہوتی ہین اور میرے علم مین صرف ایک ہی شخص تھا جو انکو پی سکتا تھا اور وہ مین تھا۔ اُس خوشچشم یونانی نے ہمارے آرام گاہ مین آکر کچھ بات چیت کا ارادہ ظاہر کیا مگر ہمنے متعینہ ملازمون کے ذریعہ سے اُسکو نکلوا دیا۔ بعدہٗ اسکن اوپر کے زینہ پر آیا اور اپنی بھیڑ کی کھال جو غالباً میری ہی تھی بچھائی اور بندوق کو علاحدہ کر کر وہین زینہ پر سو رہا۔ اسکن پیدائشی قزاق تھا جو مین نے اپنی ساری عمر مین دیکھا تھا مگر گلڈاک کی طرح وفادار تھا۔ پس ہم لوگ بھی کوٹون کو بہن کر کوچون پر سو رہے اور دوسرے دن صبح کو لڑائی کے وقت جاگے۔

لیکن درحقیقت کوئی جنگ نہ تھی اور ہم لوگ واپس جا رہے تھے دس بجے ہمکو ایک کمکی فوج ملی جو حقی پاشا کے تحت مین تھی اُسکے بعد ایک پلٹن کے بعد دوسری پلٹن یہان تک کہ ایک بریگیڈ مع توپون کے خاک آلودہ بڑی پریشان حالت مین چلا آ رہا تھا۔ مین اُس وقت یونس آفندی کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو نظرون سے یونانی پہاڑی تک پیمایش کر رہے اور ارادہ کر رہے تھے کہ ۲۵ میل دوپہر کے کھانا کھانے کے پہلے پہنچ جائینگے۔ یونس کسی بریگیڈ یا پلٹن سے متعلق نہ تھے وہ اپنے جنگی جوش کے اقتضا سے جس کسی پلٹن مین جو بظاہر فی الوقت جنگ کرنیوالی معلوم ہوتی شریک ہو جاتے تھے۔ خواہ وہ کسی حصہ فوج کے افسر بنائے جائین یا اپنی بندوق کے ساتھ قید ہو جائین انکے نزدیک دونون ایک ہی بات تھی۔ مگر اُسروز یونس کسی لڑائی مین شریک نہ ہو سکا۔ ریوٹر کے کارسپانڈنٹ اور مین نے یہ فیصلہ کیا کہ گھیرلی مین کم سے کم ایک شب اور رہنا چاہیے تاکہ اگر کوئی لڑائی ہو تو دیکھنے مین آئے مگر کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ ریوٹر کو نیند غالب تھی اور منھ پر رومال رکھکر بڑے خرّاٹون سے سونے لگا۔ لیکن مین نے سارا دن کھڑکی کھولکر اِدھر اُدھر دیکھنے مین گزار دیا مگر مین ہمہ تن توپ کی آواز پر کان لگائے رہا یہ تو ظاہر تھا کہ جبتک توپین تیار نہ ہولینگی آغاز جنگ نہ ہوگا۔ لیکن بڑی خوشی کی بات تو یہ تھی کہ کھڑکی سے تین کنوئین دکھلائی دیتے تھے۔ مین کل کی جگر سوزی کے لحاظ سے ان کنوؤن کو کھڑکی سے بہ نظر حسرت دیکھتا تھا۔ اِن مین سے دو کنوین ایسے تھے جنمین

بہت ہجوم کے ساتھ پانی کھینچکر مٹی کے تیل کے صندوقون مین بھر رہے تھے اور پانی بھرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک لمبی لکڑی مین ایک جانب کافی وزن باندہ دیا جاتا تھا۔ پس جب پانی بھرنا منظور ہوتا تو اُس وزن کو بلند کر دیتے۔ اسی طرح پانی نکالتے کے وقت پھر وزن کو نیچے کر لیتے۔ کنوئین کا سنگین چبوترہ پانی مین بھیگا ہوا تھا اور اُسکے اطراف وجوانب کی زمین بہت تر تھی۔ کیونکہ سپاہی ڈولچیون پر ڈولچیان بھر کے لیجاتے اور گھوڑون کو پلاتے تھے۔

اکیسوان باب

مفتوحہ شہر مین

ولسٹینو کی لڑائی گویا ایک اتفاقی باجا تھا جو اول اور دویم لڑائیون کے درمیان مین بجا تھا۔ ولسٹینو کی جنگ ادہم پاشا کی تجویز کے موافق نہ تھی بلکہ سوائے فوجی دیکھ بھال کے اور وہ کسی امر مین شریک نہین ہوئے تھے۔ یونانیون نے بڑی فیاضی سے ہمارا نقصان ساڑھے پانچسو آدمیون کا بیان کیا۔ لیکن درحقیقت اس سے بہت کم تھا اگر یہ تعداد یونانیون کے حوصلہ افزائی کے لیے بتلائی گئی ہو تب بھی کوئی فائدہ نہ تھا۔ دوسری لڑائی جو اب شروع ہوئی وہ بمقابلہ اُسوقت کے جسکا تعین ادہم پاشا نے کیا تھا کسیقدر دیر مین آغاز ہوئی تاہم یہ دوسری لڑائی جو تھسلی کی جنوبی سرحد پر ہوئی بہ نسبت پہلے حصہ کے بہت ہی دلچسپ تھی۔ اس ایک جنگ مین درحقیقت دو جنگون کا لطف نظر آرہا تھا۔ یعنی اِس لڑائی مین وہ اجماعی حملہ تھا جو جنگ ملونہ مین نہ تھا۔ علی ہذا اِن لڑائیون مین واقعی جنگ وجدال کی نوبت پہنچی تھی جو جنگ ماٹی مین نہ ہوئی تھی۔ ہم لوگ دوسری ماہ مئی کو یہ سمجھکر لریسا واپس گئے تھے کہ ولسٹینو مین بالفعل کچھ کام نہین ہے مگر مین نے اسلن کو گھیرلی مین مع ایک گھوڑے کے چھوڑ دیا تھا کہ جون ہی توپون کے چلنے کی آواز سنے مجھے لریسا مین فوراً اطلاع دے ہیڈکوارٹر مین بسبیل تذکرہ معلوم ہوا کہ اِن دونون لڑائیون کے درمیان مین کچھ وقفہ لازمی تھا کیونکہ سو میل تک جو سیاہ سڑکون پر پھیلی تھی اُنکی خوراک کا ازسرِنو بندوبست کرنا ضرور تھا۔ اِن فوجون کا یونانی لائن پر ریل کی سڑک کے کنارہ کنارہ کوہ اُتھرس کے محاذی اکٹھا ہوکر حملہ کرنا ضرور تھا۔ چونکہ یونانی مقام نہایت مستحکم تھا اسلیے بہت سمجھ بوجھ کے حملہ ہونیوالا تھا۔ اگر یونانی اس مقام پر ۳۰ اپریل کو لڑگئے ہوتے تو ریل کی

جنگی اہمیت ترکون کے سارے برگیڈ کے تباہ ہوجانیسے بہت اچھی طرح ظاہر ہوگئی ہوتی۔ مگر انھون نے
تو اُسوقت حملہ نہین کیا اور اب ہماری طرف سے انپر حملہ ہونیوالا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کب۔ اور
جواب یہ ہے کہ کل۔ مگر یہ عجیب ملک ہے کہ جہان کل کا زمانہ ختم نہین ہوتا۔ مغربی آدمی کے لیے تو یہانکا
ایک کل جسمین بہت سے کل آتے اور گزرجاتے ہین بلائے جان ہے۔ جنگ تو تکلیف دہ نہین ہوتی ہے
مگر جو لیت ولعل کیجاتی ہے اُس سے سخت تکلیف ہوتی ہے جسمین ہم لوگ بالفعل گرفتار تھے سامان
خوراک کثرت سے موجود تھا مگر دن بدن چھوٹے چھوٹے تاجر پیدا ہوتے جاتے تھے جس سے
بآسانی کل سامان ضروری اکھٹے ہوجاتے۔ نیند بھی اُن دنون خوب آتی خاصکر جبکہ کسی آیندہ جنگ کا
خیال دل سے دور ہوجاتا اور کوئی تشویش باقی نہ رہ جاتی۔ رات کو سونا صبح کو اُٹھنا کسل مٹانے
کیلیے اور گھوڑون کو ٹھیک حالتمین رکھنے کے لیے تھوڑی دور تک تفریح کرنا سب کچھ ممکن اور
میسر تھا مگر لیت ولعل کی تکلیف بدستور قائم تھی۔ بیرحم آفتاب کی شدت تمازت سے۔ مکھی مچھر کھٹمل
اور دوسری تکلیف دہ کیڑے مکوڑون کی کثرت سے طبیعت نہایت زچ ہورہی تھی۔ جب کبھی نقل و
حرکت کی نوبت پہنچتی تو یہ چیزین نظرون سے غائب اور اُنکی تکلیف صرف دلگی معلوم ہوتی اور جب کبھی
قیام ہوتا تو طاعون کی مہیب شکل مین پھر نمودار ہوتین۔ علی ہذا اردلی سولجرون کا اِدھر اُدھر آتشین
سڑکون پر گھومنا جو اپنی حالت مین مطمئن تھے ہماری آنکھونکو کچھ کم تکلیف دہ نہ تھا۔ ہم تو انھین دیکھکر
یہی دعا کرتے رہتے کہ اگر جنگ نہین ہوتی تو یہی بلوہ کردین یا قتل عام ہوجائے۔ میرا قیاس تھا
کہ فقدان جوش سے سب کے سب بزدل ہوگئے ہین۔ ورنہ ایک انگلشمین کو ایک یونانی بڑے
شہر مین ایک ہفتہ رہنا کیا مشکل تھا۔ اگرچہ شہر بغیر آبادی کے ہورہا تھا۔ اسمین شک نہین کہ جنگ کا
جوش بہت مبالغہ سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ خاصکر مشرقی جنگون کا حال۔ یہان دن بھر کی شست
قدم لڑائی تفریحی شغلہ مین مبدل ہوجاتی ہے۔ مگر لڑائی کے جوش کا اُسیوقت اندازہ ہوسکے گا
جبکہ تم لڑائی کے باہر ہو اور وہان سُنو۔ مگر سب سے زیادہ جو امر تکلیف دہ تھا جس سے انسان کا
حوصلہ اور خیالات زائل ہورہے تھے۔ بلکہ جس سے ہر چیز کا بجز وقت کے ستیاناس ہورہا تھا وہ
اس شہر کی سنسان حالت تھی۔ لریسیا شہر خموشان بن رہا تھا۔ مکانات خالی۔ انسان ندارد اور کاروبار
معطل تھے۔ لڑائی تو نہ تھی۔ مگر پولیٹکل ناراضی کا اظہار مقصود تھا۔ یونانیون کا ترک وطن کرنا کوئی

اعلیٰ درجہ کی حکمت عملی نہین کہی جا سکتی - بجائے اسکے اگر جدال و قتال کے بعد نوبت تخلیۂ وطن کی پہنچتی تو خاص امتیاز حاصل ہوتا - بہرحال ہر شخص کی آنکھ اتحاد یورپ* اور شرائط صلح پر لگی ہوئی تھی - ترکون کے لریسا پہنچنے کے قبل ہی یونانیون کا شہر خالی کر دینا پولیٹکل چالبازی تھی - کیونکہ گو قتل عام سے ڈرنا لازمۂ بشریت ہے مگر درحقیقت یونانیون کی یہ پولیٹکل چال بازی کچھ کارگر نہین ہوئی - اور قتل عام تو درکنار کسی کی نکسیر تک تو پھوٹی نہین - بمشکل کسی شخص کا کچھ مال و متاع برباد ہوا ہو تو ہوا ہو ورنہ بخیریت تمام رہے - مگر اُسپر بھی لریسا سنسان پڑا تھا - لریسا کی خاموشی محض بوجہ وہان کی آبادی فرار ہو جانے کے تھی کیونکہ لریسا کے مسلمان جو کثیر تعداد مین تھے بدستور قائم رہے - بہت سے یہودی بھی بحالہ قائم اور آباد رہے - اور جو بھاگ گئے تھے وہ دو روز مین واپس آئے - یہان تک کہ بہت سے غریب یونانی جو لہو لگا کر بھی شہیدون مین نام نہ لکھوا سکتے تھے - واپس ہوئے -

اطمینان کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ ہر شخص اپنے فرار شدہ اراکین کے واپس لانے کی فکر مین تھا چنانچہ جب مین ولسٹینو لڑائی دیکھنے جا رہا تھا تو میرے ہمراہ ایک نوجوان یونانی تھا جو اپنی والدہ کو وولو سے لانے جا رہا تھا مگر چونکہ وہ میدان جنگ سے ہو کر نہین جا سکتا تھا اسلئے افسوس کے ساتھ اُسکو واپس آنا پڑا - بلکہ اس سے بڑھکر یہ بات تھی کہ قبضہ کے دوسرے دن مین ایک ایسے یونانی سے ملا جو جوش حب الوطنی مین شہرۂ آفاق تھا - میرے یہودی رہبر نے اُسے جستجو کر کے ایک مقفل بلند مکان سے نکالا اور مین نے اُس سے وہین جا کر ملاقات کی جو متبسم اور مسرور نظر آتا تھا وہ قبل ازین ایک چھوٹے گانون مین جو یہان سے دو گھنٹہ کی راہ پر ہے بھاگ گیا تھا لیکن جب اسکو معلوم ہوا کہ ترک کچھ بھی تشدد نہین کرتے تو مطمئن ہو کر چلا آیا - اُسنے قسم کھا کر بیان کیا کہ مین سپاہی پیشہ نہین ہون مگر اُسکی عمر کا لحاظ کر کے مین نے تو اسکو سولجر ہی سمجھا علاوہ برین اُسکے یونانی عہدہ دارونپر لعنت ملامت سے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا گیا تھا - اُسکا بیان تھا کہ ان عہدہ دارونکو سوائے شراب پینے اور قہوہ خانہ مین لن ترانیان ہانکنے کے اور کچھ نہین آتا مگر یان سولجر بہادر ہین جو کچھ اسکا بیان عہدہ دارونکی متعلق تھا وہ ممکن ہے کہ صحیح ہو مگر جبکہ لریسا کی سڑک گولی بارود اسلحہ اور دیگر جنگی ساز و سامان سے پٹی ہوئی دیکھی گئی تو سولجرونکی بہادری کا دعوی بھی بے دلیل تھا -

* معاہدہ آرای انگلینڈ - فرانس - جرمنی - روس - آسٹریا - اور اٹلی بمقابلۂ سلطان روم اتحاد یورپ ہے - مترجم

علاوہ برین خود اُسی کے حالات پر غور کرنیسے سولجرون کی بہادری کی ایک مثال لمجاتی ہے۔ بہرحال جو کچھ ہو جو گھبراہٹ اور اضطراب کی حالت بچشم خود دیکھی گئی اُس سے کسیطرح گریز نہین ہے اور باوجود اسکے اگر کوئی شخص اس امر کا مدعی ہو کہ یونانی پہلی لڑائی کے بعد بھی اچھے لڑے تو اُسکو یہ خیال بھی پکانا چاہیئے کہ ترک بھی پہلے اسیطرح ڈر گئے تھے مگر ولسٹینو کی لڑائی اور یونانیونکی فراری سے یہی لرلیسیا مین کچھ زیادہ جوش نہین ہوا۔ جو لوگ باقی رہ گئے تھے اُنکے لیے تو رات و دن صرف سولجرون کا تماشا دیکھنا تھا۔ یونانیون کی وردیان جسے وہ چھوڑ چھاڑ بھاگ گئے تھے ترکون کے ہاتھ پڑ گئی تھین۔ اُنھون نے تو اس بات کی مطلق پرواہ نہین کی کہ وہ وردیان کس کی ہین اور آیا بدن پر ٹھیک ہوتی ہین یا نہین اور پہننے کے بعد کیسی معلوم ہوتی ہین۔ مگر جبتک اُنکے پاس رہین اُنھون نے خوب تن کے پہنا۔ ایک خاص قسم کی وردی جو گہرے سبز رنگ کی تھی ترکون مین بہت مقبول ہوئی تھی۔ مجھے تو معلوم نہوا کہ وہ کس چیز کی تھی اور نہ جدید قابضون نے اسقدر دریافت کی تکلیف گوارہ کی۔ مگر اُن عام مقبولیت تھی کہ سوار و پیادہ اور گولنداز سب بلا تکلف اور بلا امتیاز زیب جسم کیے ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے لرلیسیا کچھ دنون تک تو گویا گہرے سبز لباس مین ملبوس رہا مگر کچھ دنون بعد گہرا اودہ اور پھر اسکے بعد سفید پوش ہو گیا۔ انھین دنون بیقاعدہ البانیون کی کثیر تعداد یہان پہنچی اور اگرچہ وہ مجھے بہت ہی پسند تھے تاہم مین کہہ سکتا ہون کہ یہ لوگ درحقیقت بڑے ہی بے قاعدہ تھے۔ انمین سے آدھے زیادہ سولہ سترہ برس کے جوان چھوکرے بے ریش و بروت صاف شفاف ہاتھ پاؤن۔ برق دم ہنسوڑ۔ اور بالکل اُسی طرح شادان و فرحان جسطرح کسی مدرسہ کے لڑکے کسی جگہ کرکٹ کھیلنے مین نظر آتے ہین۔

اُنکی آسمانی رنگ کی جاکٹ بالکل [illegible] اور قومی سفید ترکی ٹوپی نہایت صاف تھی۔ مگر زیادہ عمر والے تو بہت ہی بیقاعدہ نظر آتے تھے۔ کیونکہ اُنمین سے کئی آدمیون کے بدن پر بیتھرڈون کی وردیان تھین اور یونانی وردیان اُنکے آنیکے قبل ہی لُٹ جا چکی تھین۔ ایک شخص کرچ کا غلاف اپنے دونون ٹانگون کے بیچ مین آگے اور ایک دوسرا شخص پیچھے باندھے ہوئے تھا۔ بہت سے سولجر اپنی کرچ لٹکائے ہوئے پھرتے تھے تا کہ جہان کہین کوئی شکار ملے وقت ضائع نہو۔ ایک دن عجیب اتفاق ہوا۔ انھین لوگون مین سے ایک پارٹی کوچ کر رہی تھی۔ مین بھی گھوڑے پر اُنکے ساتھ تھا

ہولیا۔ یہ لوگ بہت دور سے دھوپ مین آرہے تھے اور ہر ایک کی پشت پر بندوقون کارتوسون اور اوزارون
اور دیگر جنگی سامان کا پشتارہ تھا۔ مگر انکے پیچھے چند سولجر ایک سوؤر کو دوڑاتے ہوے چلے آرہے تھے ایک
تو از روے مذہب ایسے نجس و ناپاک جانور کا مارنا اور دوسرے پھر شکار یہ دونون غضب کی تحریکین تھین
اسلیے اُس گرفتار بلا کو لوگون نے کچھ تو آگے سے گھیرنا اور چند آدمیون نے پیچھے سے دوڑانا شروع کیا بہت سے
سولجرون نے تو کیچ ہی سے اٹھا لینا چاہا مگر بالاتفاق سبھون نے آگے اور پیچھے سے بندوقون سے خبر لی اور
اس امر کا مطلق لحاظ نہ کیا کہ پیچھے لوگون کی بندوقین اگلے گروہ کو نشانہ بنائینگی اور آگے والے پچھلون کو
نشانہ کر دینگے مگر یہ سب کچھ ہوا لیکن سخت تعجب یہ تھا کہ با وجود اس تگ و دو کے نہ کوئی آدمی زخمی ہوا نہ
سوؤر مارا گیا اور نہ بیرسے چوٹ لگی[۱]۔ حالانکہ آتشباری ایسی ہوئی کہ جنگ ہاے ملونہ اور وسٹینو دونو کی
بھی عام خطرات سے یہان زیادہ خطرناک حالت ہوگئی تھی۔

باوجود ان تجربات کے البانیون سے طبیعت اُکتا گئی تھی اُنکا بند گاڑیون کے آگے پیچھے خفیہ شکار
کے تلاش مین مایوسانہ پھرنا یا راتون کو گانون مین بڑی امیدون کے ساتھ جانا جہان انھون نے روٹی
اور دودھ اور تمباکو کی ناجائز تجارت شروع کر دی تھی بہت کچھ افسوسناک تھا۔ کیونکہ اس ناکامیابی کے
ساتھہ یہ تو ضروری تھا کہ نہ تو وہ لوگ تنخواہ کے لالچ پر آئے تھے اور نہ تنخواہ کا انھین بھروسہ دلایا گیا تھا۔
اور نہ حضرت سلطان کی خیرخواہی مدنظر تھی بلکہ وہ تو لوٹ کے لیے آئے تھے۔ اور لوٹ کی انکو ہوگئی
ممانعت۔ پھر اُسپر سیف اللہ بے کی گورنری جو ہر وقت گلی کوچون مین پیادہ ہو یا سوار موجود۔ کبھی
کبھی ہاتھ مین چھڑی ہوتی۔ ورنہ مٹھی باندھے گھونسا تانے تو ہمیشہ رہتا۔ انھون نے کہا کہ آہن با آہن کوفتن
صرف اسی طرح ممکن ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انکی اس آمادگی کی خود مفسدہ پرداز وقعت کرتے تھے۔
سیف اللہ نے ایک پولیس کی جمعیت قائم کی جسمین مسلمان۔ عیسائی۔ یہودی۔ سب انتظاماً بھرتی

---

[۱] گو یہ محض مضحکہ ہی ہو مگر ایسا اتفاق کبھی کبھی ہو جایا کرتا ہے۔ مہم تیراہ مین شب کے وقت بندوق چور پٹھانون کی بڑی نگہداشت کی جاتی تھی اور خفیف سے شبہ پر گولیون کی بارش کر دی جاتی تھی۔ ایک شب کو کسی چور کا شبہ ہوا اور سنتری نے معمولی سوال کے بعد گولی ماردی اسطرح تمام شب اُس مشکوک چور کو مختلف کیمپون سے گولی مارتے رہے مگر صبح کو دیکھا تو وہ مشکوک چور صرف ایک گدھا تھا جسکے پانون بندھے ہوے تھے۔ اور با وجود تمام شب گولیون کی بارش کے اسکو کوئی گولی چھو بھی نہ گئی اور وہ گدھا تمام شب کیمپون کے ایدگرد یا بستہ پھرتا رہا۔ مترجم

کیے گئے تھے۔ اتفاق سے جس روز یہ انتظام شروع ہوا اُسی روز ایک گلی مین ایک عجیب واقعہ پیش
آیا جسے مین بچشم خود دیکھنے گیا وہان دیکھا تو سیف اللہ پاشا تیغ برہنہ کھڑے ہوے ہین مین نے
مجمع مین گھُس کر واقعہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خود گورنر صاحب نے ایک عیسائی شخص کو اس علت
مین گرفتار کیا تھا کہ وہ ایک دوسرے عیسائی کا بستر لے بھاگا تھا۔ گو مختلف اقوام کی معیت سے پورا
کام نہ نکلتا رہا ہو مگر اسمین تو شک نہین کہ سیف اللہ پاشا ان مختلف الاقوام لوگون پر پوری کامیابی سے
حکومت کر رہے تھے یہانتک کہ بدمعاشون کا کال ہو گیا تھا۔

بہرحال کوئی شہر بغیر باشندون کے شہر نہین کہلایا جاسکتا۔ اسیلیے صرف سولجرون کی فی الوقت
آبادی یا زیادہ سے زیادہ اُن لوگون کی موجودگی سے جو فوجی ضروریات کیلیے آتے جاتے تھے شہر کی
آبادی نہین ہوسکتی تھی۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ یہ موجودہ تہذیب و شائستگی کا گولا ہے جسکے اندر
زمانہ ابتدائی کا وحشیانہ مواد بھرا ہوا ہے۔ کیونکہ فوج اور جنگ کل مصالحات ملکی کے ضد اور تہذیب
و شائستگی کے دشمن ہین۔ اس سے تجارت۔ تہذیب۔ تمدن سب پامال ہوتے ہین۔ ایسی حالت
مین صرف پیٹ بھر لینا۔ محدود طریقہ سے زندگی بسر کرنا۔ لڑائی پر جانا۔ تھکنا۔ یا زخمی ہونا اور اپنے
افسر کی اطاعت مین رہنا ہے۔ باقی اللہ اللہ خیر سلا۔ لڑائی تو آسان بات ہے مگر لڑائی شہر
کیلیے موزون نہین ہے ہان دیہات اور میدان مین اسکا تماشا قابل دید ہوتا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ۴ رمئی کو ابر محیط سے آفتاب کی تمازت مین تخفیف ہوئی۔ آسمان پر بادل کی
گرج گویا کل کی جنگ کا پیام لائی ہے۔ فارسالہ پر چڑھائی ہے۔ اور اب آئندہ خالی مکان۔ اور
سنسان گلی کوچون سے واسطہ نہ رہے گا۔ لیکن دیکھا چاہیے کہ کل کب ہونا ہے۔ الحمد للہ کہ مایوسی
مین امید بر آئی۔ اور کل کل ہُوا۔ ۵ بجے صبح کو ہمارے سنتری نے جو ہمیشہ دار الصدر مین خبر پہنچانے
کیلیے تعنات رہا کرتا تھا آکر خبر دی کہ مشیر پاشا۔ فارسالہ کوچ کر رہے ہین۔

بائیسوان باب

جنگ فارسالہ

ابتک جسقدر لڑائیان ہوئین اُنکے نتائج پر غور کرنیکے بعد صحیح طور سے کہا جاسکتا ہے کہ کسی جنگی بیانہ

جنگ کی حیثیت سے کامل کامیابی نہین ہوئی حقیقت مین لڑائی ہے کیا چیز۔ اسمین نہ علم کا خرچ اور نہ فن کا صرفہ اور نہ کسی پولیٹکل چالبازیون کا نتیجہ بلکہ لڑائی نام ہے اُس کشت وخون کا جو زمانہ حال کی آلات و اوزار سے اپنی پوری حد تک انجام پائے۔ اِس لحاظ سے اِن جنگون مین دو وجہ سے ناکامی ہوائی اول تو یونانیونکی بے توجہی یا بُزدلی۔ جو اسقدر عرصہ تک ٹھہرتے ہی نہ تھے کہ کشت وخون کی نوبت پہنچے۔ دوسری بدقسمتی جو یونانیون کے مارے جانے مین کسی بدانتظامی یا اور کسی وجہ سے حائل ہو جاتی اور ترکون کا ہاتھ صاف نہ ہوسکتا۔ چنانچہ بار بار ادہم پاشا کی وہ تجویزین جو اعلیٰ درجہ کی جنرلی حیثیت سے نہایت قابل قدر تھین اپنے فرائض کی انجام دہی مین قاصر ہوجاتین۔

جب کبھی وہ یونانیون کے کاملاً قلع وقمع کرنیکی تجویز پختہ کرلیتے تو وہ کسی نہ کسی طرح سے کافور ہوجاتے بعض وقت تو صاف بچکر نکل جاتے اور بعض وقت لڑائی شروع ہونیکے قبل ہی جبکہ بظاہر جنگ کا قصد کرتے خفیہ فرار ہوجاتے۔ چنانچہ جنگ ماٹی مین لڑائی کے بعد بچکر صاف نکل گئے اور فارسالہ اور ڈوموکو کی لڑائیون مین قبل ہی آمادگی دکھلاکر فرار ہوگئے حالانکہ یہ دونون مواقع لڑائی کے لیے نہایت عمدہ تھے۔ مگر جونہی اُنکی کشت وخون کا وقت آیا وہ غائب ہوگئے۔

سب سے زیادہ فارسالہ کی لڑائی اگر ہوتی تو نہایت دلچسپ ہوتی کیونکہ فوج کثیر۔ مواقع کشادہ اور ترتیب نہایت دلکش تھی۔ مگر جو کچھ لڑائی ہوئی وہ یونان کی بھاگتی ہوئی فوج کے پچھلے حصہ سے طبع آزمائی کی گئی۔ یونانی آگے بڑھے تو لڑنے کے لیے۔ مگر الٹے واپس بھاگنے کے لیے۔ قدم جما نہین اور چل دیے۔ لڑائی کا خاتمہ ہوگیا۔

یہ شہر جو ایک بڑے گانون سے زیادہ وقعت نہین رکھتا تھسلی کی جنوبی حد پر ایک پہاڑ کی پہلو مین واقع ہے جسکو یہان کا سیر دیاری کہتے ہین جو درحقیقت کوہ اُتھرس کا ایک حصہ ہے اِس سے آگے ریلوے لائن ہے جو وولو سے ترخالہ جاتی ہے۔ اُسکے آگے ایک خشک ندی ہے جسکے بعد چند دیہات ملتے ہین۔ اُس سے کچھ آگے بڑھ کچھ پست پہاڑیان ہین اور اُسکے بعد میدان تھسلی۔ یہ موقع یونان کی فوج کا تھا اور شاید ہی اس سے بہتر موقع کسی یورپین فوج کو نصف یورپ تلاش کرنیکے بعد بھی مل سکتا۔ پست پہاڑی کے سلسلے توپون کے جمانیکے لیے بے حد موزون مقامات تھے۔ یہان سے جب (ترکی) پہاڑی مقام پر حملہ کیا جاتا تھا محافظت کا

کوئی سامان ہی نہ تھا۔ اور گنجائش اسقدر تھی کہ یونانیونکی کل فوج اطمینان سے جمع ہو سکتی۔ اور انکے عقب مین تھوڑی سی عمدہ توپخانہ اور عمدہ پیدل فوج سے اپنے دس گنی فوج کو استقدر نقصان پہنچائی کہ بڑی سے بڑی فوج مین تھرتھراہٹ پیدا کر دیتی۔

چنانچہ بڑے بڑے مبصرین نے مجھسے بار بار بیان کیا کہ یہ ایک ایسا موقع تھا کہ اس جگہ کم سے کم پانچہزار ترک کام آتے۔ مگر یونانیون نے اس موقع کو چھوڑ دیا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہار کے بعد ہر موقع سے دست بردار ہوتے جائینگے۔ جنگ عبراز روز مقررہ واقع ہوئی جو جنگ ان قابل اعتراض نہین ہے۔ یونانی اس جگہ دو ہفتون سے موجود اور اہتمام جنگ مین مشغول تھے۔ اگرچہ درحقیقت اُنکی تعداد نسبتاً کم تھی کیونکہ اُنکی طرف کے کارسپانڈنٹ کا بیان ہے کہ علاوہ اُس حصہ فوج کے جو امداد ولسٹینو بھیجی گئی تھی یونانیونکی جمیت ۲۵۰۰۰ سپاہ اور پچاس توپون کی تھی۔ انکے مقابلہ مین ترک ۴۰۰۰۰ تھے۔ لیکن اگر یہ بیان تسلیم بھی کیا جائے تو یونانیون کو بالضرور پہلے سے معلوم تھا کہ ترکون کی تعداد بوقت مقابلہ بڑھ جائے گی۔ اور اگرچہ ترکون کی تعداد زیادہ تھی مگر عمدگی موقع جنگ کے لحاظ سے یونانیون کو ترکون کی کثرت کا کچھ خوف نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ مدافعت کافی موقع تھا تاہم وہ چھوڑ کر چلدیے۔ اور اُسوقت سے پھر کوئی مقابلہ نہین ہوا۔ صرف اُنکی بھاگتی ہوئی فوج کے واپسی حصہ پر کچھ حملے ہوجایا کرتے۔ علی ہذا ولسٹینو مین بھی اُنکے قدم نہ جم سکے۔

ہماری فوج مین میسرہ پر ممدوح پاشا قلب پر حمدی پاشا و نشاط پاشا اور میمنہ پر خیری پاشا جو ریل کی سڑک ترخالہ سے آئے ہوے تھے اپنی اپنی مفوضہ افواج کے ساتھ پڑا جمائے ہوے تھے۔ لریسا پر قبضہ کرنیکے بعد ممدوح اور حمدی اور نشاط پاشاؤن نے اپنے اپنے حصص فوج کے ساتھ آہستہ آہستہ جانب جنوب یعنی فارسالہ کی طرف کوچ کیا تھا۔ لریسا کو فارسالہ آنیکو دو سڑکین ہین ایک غربی سڑک جو اگرچہ مختصر ہے مگر اُسکے اطراف مین کوئی گانون واقع نہین تھا وہ سڑک سیدھی ایک گانون سیاسی نامی تک پہنچتی ہے جو فارسالہ سے اور پندرہ میل آگے ہے۔ اسلیے مین نے دوسری سڑک کو ترجیح دی جسکے اطراف مین چار دیہات مساوی فاصلہ پر ملتے تھے۔ ممدوح پاشا بھی اسی شرقی سڑک سے چلے اُنکے عقب مین ادہم پاشا اور ادہم پاشا کے پیچھے مین تھا۔ حمدی پاشا اور نشاط پاشا نے غربی راہ اختیار کی تھی۔ ادہم پاشا کی

تجویز تھی کہ پانچوین تاریخ کو فوجی قوت کیساتھ تو دیکھ بھال کیجائے اور چھٹی کو فارسالہ اور سیٹینو پر
اکبارگی حملہ کردیا جائے یونانی بہت سویرے ہی مقابلہ کیلیے پہنچ گئے۔ اُنکے ساتھ دو بریگیڈ صف
اول مین اور آدھے آدھے بریگیڈ کمک کے لیے عقب مین موجود تھے۔ ایک بریگیڈ مین آٹھ ہزار آدمی
تھے اسلیے اُنکی تعداد ترکون کی ایک پورے ڈویژن کے مساوی ہوگئی تھی۔

یہ جنگ تین حصون مین تقسیم کی جاسکتی ہے۔ اول دیکھ بھال۔ دوم فراری۔ سوم جنگ جب
ادہم پاشا نے یونانیون کو پہاڑی پر قبضہ کیے ہوے دیکھا تو اُنھون نے اپنے مقدمۃ الجیش کو اُنکے
مقابلہ کیلیے بھیجدیا تاکہ اُس پہاڑی پر ترکون کا قبضہ ہوجائے۔ جو توپخانہ اور توپون کے لیے نہایت
موزون تھا۔ اور دوسرے دن کی جنگ مین وہین سے کارروائی کیجائے۔ میرا گمان ہے کہ بجز
سیف اللہ کے جو چپہ چپہ زمین اور درخت سے اسقدر واقف تھا کہ آنکھ بند کیے ہوے سیدھا
اتھینز کو چلا جاسکتا تھا۔ اور کوئی شخص بخوبی واقف نہ تھا کہ فارسالہ کی پہاڑی پر یونانی فوج
جمع ہوگئی ہے یا نہین۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جبکہ ممدوح پاشا مقابل کی پہاڑی پر پہنچ چکے
تھے مین نے اُس مقام کو دکھلاکر اُنسے جگہ کا نام پوچھا تو اُنھون نے بالکل لاعلمی ظاہر کی ۹ بجے
ہونگے کہ ترکون کے بڑھتے ہی یونانیون نے توپین داغنی شروع کردین اِدھر سے بھی برابر
جواب دیا جارہا تھا۔ اس مرتبہ یونانیون کی توپین بمقابلہ گزشتہ کئی مرتبون کے بہت اچھی
چل رہی تھین جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُنھون نے اپنی توپون کی زد کا پہلے سے اندازہ کرلیا
تھا۔ لیکن گو بہ نسبت سابق اچھی حالت ضرور تھی مگر اُس سے کچھ زیادہ نقصان نہین ہوا۔ برخلاف
اسکے اس مرتبہ ترکون کی توپین بمقابلہ جنگ ہاے ماسبق اچھی نہ تھین مگر تاہم ایسی اچھی چلین کہ یونانیونکو
واپس ہونا پڑا۔

دو گھنٹونکی توپ بازیون کے بعد اُنکو واپس ہونا پڑا تھا جس سے جنگ کا دوسرا حصہ شروع
ہوگیا اسوقت تک ممدوح پاشا اور اُنکے البانی مشرقی سڑک کی بائین جانب بڑھکر اپنے میمنہ سے
مل گئے تھے اور دونون بازوونکو مقابل کے بازوون کی جانب بڑھا رہے تھے۔ قلب کے
دونون ڈویژنون کا توپخانہ اور گولنداز وغیرہ پہاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے گو ممدوح پاشا کے
طریق جنگ سے اعلی درجہ کا علمی سولجر ہونا ثابت نہ ہوتا ہو مگر اُنکی بہادر اور جنگجو ہونے مین کسیکو

کلام نہین ہوسکتا - اسلیے اُنکو روک رکھنا ممکن نہ تھا - لہذا ایا تو آج جنگ ہوتی ہے یا پھر کبھی نہ ہوگی -

یونانی اپنی باقاعدہ فوج کیساتھ تو بہت باقاعدہ واپس ہوگئے تھے - مجھکو بعد کو معلوم ہوا کہ فوج کا پچھلا حصہ غیر ملک کے بہادر سپاہیون سے مرکب تھا جو بامداد یونان فوجی حیثیت سے آئے اور شریک جنگ ہوے تھے - ممدوح پاشا کا دشمنون کی بھاگتی ہوئی فوج کو نیست و نابود کرنیکا ایک دلچسپ نظارہ تھا - یونانی ایک پہاڑی کے عقب مین پہنچکر پل دریا اور ریلوے اسٹیشن کے جانب بھاگ رہے تھے - اور ممدوح پاشا توپخانہ پر توپخانہ پہاڑی پر اور پلٹن پر پلٹن میدان مین متواتر بھیج رہے تھے - گولے اس انداز کے ساتھ چھوڑے جاتے تھے کہ مقابل کی فوج جو سڑک کے دونون جانب کھیتون مین پرا باندھے کھڑی تھی اُسکے بیچون بیچ مین گرتے اور پھٹتے تھے جنگی پیدل فوج پہاڑی پر چڑھی اور دشمنون کو اسطرح بھاگتے ہوے دیکھا جسطرح مدرسہ کے لڑکے چھٹی ملنے پر فرار ہوتے ہین تو پہاڑی پر سے اُترکر اُنھون نے بہت استقلال سے دشمنون پر فیر کیا اور اس استقلال سے آگے بڑھتے گئے گویا کوئی مقابلہ مین توپخانہ نہین تھا - اور نہ وہان سے کوئی فیر کرنیوالا تھا - چنانچہ مین نے خود ایسے تین آدمیون کو دیکھا جو جوش مین اپنے ساتھیون سے آگے نکل گئے تھے اور ایک مقام پر اطمینان سے کھڑے ہوکر ساری لیجیین یعنی ممالک غیر کے بہادر سپاہیون کی فوج کا جواب دے رہے تھے - ان بہادران ممالک اجنبیہ نے دلیری سے آتشباری شروع کی مگر جلد بھاگ کھڑے ہوے - والیس باقاعدہ ہوئی کوئی شخص اپنی جماعت سے بھاگا نہین - بھاگتے بھاگتے وہ لوگ دریا تک پہنچ گئے جس سے اُنکی بہت آدمی ضایع نہین ہوے - مین نے بہت سے واقعات پل پر کی فراری کے کتابون مین پڑھے ہین - اور اسلیے مین بہت کچھ کشت و خون کی امید کیے ہوئے تھا - مگر دریا ہر جگہ سے پایاب تھا اسلیے یونانیون کا قلب اور میسرہ باسانی اُترگیا - اور اہالی اجنبیہ پل سے بھاگے کیونکہ اُسکی اُڑ مین ریلوے اسٹیشن اور فارسالہ جانے کی سڑک محفوظ تھی - یونانیون نے اپنے مواقع کے چھوڑ دینے مین سخت غلطی کی بشرطیکہ یہ فرض کرلیا جائے کہ اُنکا لڑائی مین کامیابی حاصل کرنا مقصود تھا حالانکہ بظاہر اسباب اُنکو فتوحات کی چندان فکر ہی نہ تھی - ان مواقعات جنگ کے چھوڑ دینے کے بعد اب یونانی ایک ایسے تنگ مقام پر جمع ہونا شروع ہوے جہان چند مواضعات کے علاوہ

ایک موضع واصلی نامی بھی تھا۔ یہ سب مواضع قبل سے یونانیون کے قبضہ مین تھے اور اگر انکو ڈوموکو بھاگنا منظور ہوتا تو اُسپر قبضہ رکھنا بھی لابدی تھا۔ کیونکہ فارسالہ کے عقب مین تو ایک پہاڑی سلسلہ تھا جسپر توپین جا نہ سکتی تھین۔ لہذا خواہ مخواہ ڈوموکو فرار ہونیکے لیے اُسکے بائین جانب سے راستہ بناتا تھا۔

اب جنگ کی تیسری صورت پیدا ہوئی۔ یعنی لڑائی ممدوح پاشا اپنے بازو کی فوج سے علحدہ ہوکر قلب مین ادہم پاشا سے کچھ مشورہ کرنیکے لیے آئے اور مین اُنکے ساتھ ساتھ ہوا راستہ مین ایک البانی لڑکے کو جسکی عمر ۱۲ سال ہوگی دیکھا جسکے ایک پاؤن مین گولی لگی تھی اور وہ ایک ہی پاؤن سے عین میدان آتشباری مین کھڑا ہوا اپنے دوسرے بھائی کو جسکی عمر ۲۰ سال کی ہوگی اشارہ سے بُلا رہا تھا۔ اُسکا بھائی آیا اور اپنی پیٹھ پر اُسے لاد کر لیدیا۔ جب ہم لوگ ادہم پاشا کے قریب پہنچے تو وہان سے دیکھا کہ کل فوج یونانی میدان کے پار بھگا دی گئی تھی۔ اور اب ترکون کے ہاتھ اُنکی تقدیر کا فیصلہ رہ گیا تھا۔ کیونکہ اب وہان سے بھاگ کر فارسالہ کے گرد جمع ہو رہے تھے اُنکی بڑی کوشش یہی ہو رہی تھی کہ جسطرح ہوسکے ترکون سے مقابلہ نہ ہوا اور رات کی تاریکی مین توپون کو لیکر کوہستان مین بھاگ جائین۔ اگر رات نہوگئی ہوتی تو ترکون کی کامل فتح مین کوئی شک ہی نہ تھا۔ گویا رات اور فتح باہم ضدین تھے۔ اور رات کو کامیابی ہوگئی لیکن یہ نقص بد انتظامی یا بدقسمتی کی دلیل ہے۔ خیری پاشا کا ڈویژن جو داہنے جانب سرے پر تھا اُسکا کام تھا کہ فارسالہ کے عقب مین پہنچکر ڈوموکو کی سڑک پر مقابلہ و مقاتلہ کرتا۔ وہ سڑک پہاڑ کے کنارے کنارے دور تک چلی گئی تھی یعنی پہاڑ سڑک کی بائین جانب تھا۔ فارسالہ سے ایک میل کے فاصلہ پر سڑک کی داہنے جانب بھی پہاڑ کسیقدر بلند ہونا شروع ہوگیا تھا لیکن تین چار میل کے بعد پھر اُسکا سلسلہ اس جانب کم ہوگیا۔ گویا میدان مین پہاڑون کا ایک جزیرہ تھا اور اسلیے اگر خیری پاشا شمال کی جانب سے پہاڑ کے پیچھے پیچھے آکر ڈوموکو سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر خبر لیتے تو اُنکے لیے بہت آسان تھا اور کسیطرح شب کی تاریکی یونانیون کے بھاگنے کا موقع نہ دیتی بلکہ وہ گھر کر تمام و کمال ہلاک ہوگئے ہوتے۔ مگر اول تو خیری پاشا کے آتے ہی مین دیر ہوئی کیونکہ وہ ۳۰ میل کوچ کرتے ہوئے آرہے تھے جو قابل لحاظ ضرور ہے۔ دوسری خرابی یہ ہوئی کہ جس نقطہ مقصود تک اُنکو پہنچنا تھا وہ اُنکے خیال سے جاتا رہا یا راہ کی پیچیدگیون سے سہو ہوگیا۔ اسلیے وہ یونان کے میسرہ یشین کے بجاے میسرۂ والبسین کے مقابلہ مین پہنچے اور وہ بھی صبح ہوتے ہوتے۔ اسلیے یونانیون کو کامل ہلاکت ز

بچنے اور صرف فرار ہونیکا اچھا موقع ملا۔
یہ ایک جنگ تھی جسمین اس قسم کی ناکامی ہوئی مگر اس ناکامی کے قبل چند مقابلے ایسے اچھے
ہوے تھے کہ انگلینڈ سے آیکا پورا معاوضہ ملگیا۔ ممدوح پاشا نے دو مواضع برکلی اور سیچی کا محاصرہ کرلیا
تھا۔ حمدی پاشا کے فوج نے یونانیون کو جو اور دوسرے مواضع کی تنگ عددہ مین جمع ہو رہے تھے
دوسری جانب سے گھیر لیا۔ اور نشاط پاشا کچھ اور آگے تھے۔ اور جب چارون طرف سے محاصرہ کرلیا
تو ہر طرف سے توپخانے آگے بڑھنے شروع ہوے۔ یونانی گویا توپخانہ کے حلقون مین آگئے اور چارون طرف سے
محصور مواضع۔ ریلوے اسٹیشن۔ اور آگے بڑھکر میدان۔ آرامگاہ اتواب سلطانیہ ہو گئے۔ یونانی
بھی اپنی جگہون سے اناب شناب توپین چلاتے رہے۔ بہرحال ترکون نے موضع پیپہ۔ میگولا کو
چار بجے شام تک گولہ باری کرکے لے لیا۔ لیکن یونانیون کے قلب مین مذکورہ بالا موضع واصلی تھا
جو لب دریا ہونیسے ہمارے فارسالہ پر بڑھنے مین سخت حائل ہو رہا تھا۔ جسطرح اس موضع کی حفاظت
یونانیون کو بہت اہم تھی اُسیقدر ترکون کو اُسکا تسخیر کرنا ضروریات سے تھا۔ چنانچہ دونون جانب سے
حملہ اور مدافعت مین قوت صرف ہو رہی تھی۔ فتح کے دوسرے دن مین اس موضع کے چارون
طرف بہت ہوشیاری سے گھر رہا ہون مجھے یاد ہے کہ مین نے اُس موضع کے وسط مین ایک مکان
دیکھا ہے جو کارتوسون سے بھرا ہوا تھا اُسمین آگ لگا دی گئی اور وہ مکان ہمہ تن مثل ایک شعلہ کے
ہو گیا تھا اور کارتوسون کی دنا دن آواز مسلسل آرہی تھی۔ اس گانون پر حملہ کرنا نہایت خوفناک
اور دشوار امر تھا۔ جب پیدل فوج جوتے ہوے کھیت کو آدھے میل طے کرکے آگے بڑھی ہوگی تو آپیر
فوج مقابل سے اسقدر گولیان چلی ہونگی اور ایسی ہلاکت ہوئی ہوگی جسطرح گھانس کاٹی جاتی ہے یہ
موضع ساحل ندی پر واقع ہونیسے حملہ کرنیوالی فوج جب اُسکے ایک سرے پر پہنچی تو پہلے چھ فیٹ
کنارا اُترنا پڑا جو کہ برابر عمیق اور ۲۰ گز عریض تھا اُسکے بعد پھر دس فیٹ کا پختہ کنارہ چڑھنا پڑا اُسکے بعد
وہ گانون نظر آیا جسکے چارون طرف سے پختہ پشتہ بندھا ہوا تھا۔ ہر جگہ کھائیان اور پشتے بنے ہوے
تھے۔ اور ہر جگہ قلعہ بند دیوارین مع گولی چلانے کے سوراخون کے موجود تھین غرض یہ ایسی مستحکم جگہ
تھی جہان فوج کی فوج تباہ ہو سکتی تھی مگر تاہم ترک بلا خوف بلکہ جنگی نظر سے بہت تعریف کیساتھ
بڑھتے گئے۔ غالباً موقع جنگ کی مضبوطی کا انھون نے اندازہ نہین کیا اور اگر کیا ہو تو بہت ہی

مستحکم اور خونخوار سمجھا ہو۔ بہرحال ترک ایک جانب تو گولیون کے چلنے کی اسطرح آواز سن رہے تھے۔ جسطرح کوئی گھوڑے کو چابک سے متواتر اور مسلسل مار رہا ہو۔ دوسری جانب گولون کی ہولناک آواز پیہم کانون مین آرہی تھی۔ اور اپنے ہمراہیون کو خاک وخون مین غلطان اور اُنکے ہتیار ادھر اُدھر ہوا مین اُڑتے ہوے دیکھ رہے تھے۔ تب بھی یہ نڈر آدمی ایک دم کے لیے بھی ذرا نہین جھجکے۔ اور اللہ اکبر کی ہولناک مگر مستقل آواز لگاتے ہوے چلے جارہے تھے۔ اسطرح اللہ اکبر کہتے ہوے ایک کھیت سے گزر کر دوسرے بنتے ہوے کھیت مین پہنچے اور وہان بہت استقلال و استحکام کے ساتھ صف بندی کرکے بہ اطمینان تمام گولیون کی بارش شروع کردی۔ ہر باڑھ پر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی ایسی صاف صدا بلند ہوتی کہ گولیون کی آواز کے ساتھ نعرۂ تکبیر صاف طور سے سُنائی دیتا۔ گولیون کے علاوہ اب آدمیون نے چارون طرف سے ہلہ کردیا اور اللہ جسکے نام کا نعرہ بلند ہورہا تھا اب ترکون کی طرف متوجہ ہوا۔ اور یونانی فرار ہوے۔ مجھے گمان ہے کہ چونکہ ترکون کی گولی بہت اونچی جارہی تھی اسلیے یونانیون کے کچھ آدمی ضایع نہین ہوئے بلکہ نکل بھاگے۔ یونانیون نے دیکھا کہ اب اُنکے مالک (ترک) آپہنچے۔ لہذا اُنکو بجز فراری کے اور کچھ چارہ نہین تھا یا بالفاظ دیگر ممالک کے پہنچنے کے بعد کتا اپنے مسکن کی راہ لیتا ہے۔" اُنکا ترکون کے مقابلہ مین قائم رہنا خارج از امکان تھا جو بڑے استقلال اور غیوری سے موت کا مقابلہ کرتے اور فتوحات حاصل کرتے ہین۔

مغربی پہاڑی نے آفتاب کا حجاب کیا تھا اور تاریکی میدان کارزار مین دوڑنے لگی تھی کہ ترکون نے اس ناقابل تسخیر گانون پر قبضہ کیا۔ اسوقت تک ریلوے اسٹیشن بھی گولون کی زد سے خوب صاف ہوگیا تھا اور ہمارے جنگجو سپاہی ندی پر بھی قبضہ کرچکے تھے۔ صبح ہوتے ہوتے فارسالہ خالی ہوگیا اور ہم لوگ وہان پہنچے۔ یہ جنگ فارسالہ بڑی اہم جنگ تھی اگرچہ بمقابلہ اور جنگون کے اس مین نوبت مقاتلہ کم پہنچی۔ ہمارا نقصان زیادہ سے زیادہ دوسو آدمیون کا ہوا تھا۔ یونانیون کو بھی اسیقدر آدمیون کی ہلاکت کا اقرار ہے مگر بالضرور اُسطرف تعداد مقتولین زیادہ ہوگی۔ ہمارے قبضہ مین اُنکی چار توپین اور پچاس قیدی بھی آئے مگر اس جنگ کے بعد ولسٹینو پر یونانیون کو قبضہ رکھنا ممکنات سے نہ تھا۔ کیونکہ اُنکے میسرہ کو ہمارے بازو کی فوج سے نقصان کثیر پہنچ چکا تھا اور ولسٹینو کا نکل جانا وولو کا بھی ہاتھ سے ضایع کردینا تھا۔ تاہم یونانی ہلمیرو اور ڈومو کو کے پہاڑون مین

ہنوز موجود تھی مگر اُنکے ہاتھون سے عمدہ جنگی ریلوے مواقع ایک جانب سے دوسری جانب تک نکل جا چکے تھے - فارسالہ کی اصل لڑائی وہی تھی جو واصلی مین ہوئی جسمین چارزانو زمین پر بیٹھنے والے قوی الجثہ - غلیظ الطبع - سست مزاج - تیغ تبر یا داڑھی والے - اہم من اللہ غیر مشکوک (ترک) نہایت جوانمردی سے لڑے اور فتحیاب ہوئے -

تئیسوان باب

دولو کا حشر

خدا کی قدرت دیکھو کہ سامنے انگریزی جھنڈا لہرا رہا ہے - اور یہ یونین جیک[1] جو شاندار مطمئن اور معتبر نظر آرہا ہے اسٹیشن ولیسٹینو کے ٹکٹ گھر کے سامنے ترکی نوج کے درمیان ہوا مین اُڑ رہا ہے -

صبح کے چار بجے تھے کہ ہم لوگ چا کیواسطے پانی کی تلاش کر رہے تھے - لیکن جھنڈے کو دیکھکر ہم تینون آدمی اُسی طرف جھپٹے - ہمارے ساتھ امریکہ کا ایک محب الوطن بھی ہمارے قومی جوش مین شریک ہوکر وہان پہنچا - اور اُس جھنڈے کے پاس ایک سفید رو خوش چشم سفید لباس راست قد بیس سالہ (انگریز) جوان نظر فروز ہوا - اگرچہ اُسوقت اور بھی آدمی اور دوسری قومون کے بھی جھنڈے تھے مگر مین اپنی آنکھین ٹھنڈی کرنیکو اُسی جوان کا متوالا ہوگیا اور اُسیکو تکتا رہا - جو نظر کو نہایت بھلا معلوم ہوتا تھا - اور اُسی کے پہلو مین دیانت و استقلال کے پتلے ہر وقت تیار و بے خوف محبوب و دلنواز اور کسیقدر ڈھیلے کپڑے پہنے ہوئے ترک دکھلائی دیتے تھے میری تو حالت ہی بدل گئی تھی مگر تاہم مین ترک نہین ہوگیا تھا - لیکن یہ سب کیون مجتمع ہو رہے تھے - کیا یونان کا انگلستان نے الحاق کرلیا تھا یا سلاطین یورپ نے التوائے جنگ کی کارروائی کی تھی - بہرحال کچھ تو تھا جسکا عنقریب ظہور ہوتا ہی انگریزی اور فرنچ کانسلون کا ایک ڈیپوٹیشن جسکے ساتھ بہت سے انگریزی اور امریکن کارسپانڈنٹ شریک تھے اس درخواست کے ساتھ آئے ہوئے تھے کہ دولو تو خالی ہوگیا ہے اور بالکل آپ ترکون کے

[1] انگلستان - اسکاٹلینڈ اور آئرلینڈ کی علحدہ علحدہ بیدے نام سی جھنڈے خاص امتیازات کے ساتھ مین جب یہ تینون ملک باہم متحد ہو ایک فرمانروا کے تحت مین آگئے تو متحدہ جھنڈا (یونین جیک) ایجاد ہوا جسکی بنیاد سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوئی - مترجم

رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اب التجا ہے کہ وہان کے عام باشندون کو کچھ نقصان نہ پہنچایا جاے۔ اگرچہ ہم لوگ اس واقعہ خلوے موقع سے خود ہی واقف تھے۔ مگر انکی درخواست گستاخانہ تھی۔ لیکن اُن بیچارون کو کچھ معلوم نہ تھا کیونکہ اُنکے قلوب ترکی مظالم کے قصون سے جو یونانیون کے ایجاد کردہ تھے بھرے ہوے تھے اور اُنکے دل گزشتہ جنگی واقعات اور پریشانیون کو یاد کر کے اچھل رہے تھے انھون نے اس بات کا مطلق خیال نہ کیا کہ بھلا کوئی معقول آدمی وولو کے دوکاندارون پر ہاتھ صاف کرے گا خاصکر جب کہ آدھے یورپ کے جنگی جہاز آنکھون کے روبرو لنگر انداز ہون۔

بہرحال اب وقت فتح فارسالہ سے جو واقعات ہوے اُنکا تذکرہ کرون گا۔ فارسالہ مین ۲ کو جنگ ہوئی اور آج ۸ مئی ہے ترکون کے قاعدہ کے بموجب فتح کے بعد یعنی ۶ کو کوئی کارروائی نہین ہوئی۔ ۷ کو ہم لوگ ولسٹینو روانہ ہوئے۔ ہم صبح کو وہان روانہ ہونیوالے ہی تھے کہ یہ خبر پہنچی کہ حقی پاشا نے ولسٹینو سے اسمولنسکی کو بھگا دیا۔ اور وولو آرہے ہین۔ یون تو اس مقام پر روز چھوٹی موٹی لڑائی ہوتی رہتی ہے مگر بڑی لڑائی ۵ کو ہوئی۔ افسوس ہے کہ اُسی دن فارسالہ مین جنگ تھی جس سے میرا اس جنگ مین شریک ہونا ممکن نہ ہوا۔ بس یہی ایک لڑائی تھی جسمین مین بذاتہ شریک نہ ہوسکا۔ مگر سلسلہ کے لیے جنگ کی کیفیت یونانی فوج کے ہمراہی کارسپانڈنٹون کی بیان کی ہوئی لکھی جاتی ہے۔ کیونکہ حقی بے کے ہمراہ کوئی کارسپانڈنٹ نہ تھا۔

جنگ ساڑھے چھ بجے صبح کو شروع ہوئی۔ یونانی فوج کے حصۂ میسرہ پر قوت حملہ زیادہ تر صرف کیگئی۔ کیونکہ میمنہ کا تولا کا کالا پہاڑ مانع نقل وحرکت ہورہا تھا اور قلب پر حملہ کرنیکے لیے زیادہ تر یلاف ٹیپ نامی پہاڑیون سے سابقہ پڑتا تھا۔ ہنگامہ کارزار گیارہ بجے تک طرفین سے گرم رہا۔ گیارہ بجے ترکون نے کرا داغ پہاڑ کی جانب قدم بڑھائے جنپر یونانیون نے کوہی توپخانہ سے آگ برسانی شروع کی۔ ترک بھی ترکی بہ ترکی جواب شراپنل گولون سے دیتے رہے۔ چنانچہ یونانیون نے تاب مقاومت نہ لاکر دوپہر کے قریب راہ فرار اختیار کی۔ لیکن حقی پاشا نے اس سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا یعنی اُنکا تعاقب نہ کیا۔ خواہ یونانیون کی فراری کا علم نہ ہوا ہو یا معمولی ترکی دستور خاموش بیٹھے رہنے کی ہدایت کی ہو۔ دو بجے تک یونانیون نے کل کھائین اور خندق اور دوسرے مقامات جنگ چھوڑ دیے اور باقاعدہ طور سے صورت فرار اختیار کی۔ اُنکا میسرہ تو مجروح ہوچکا تھا۔ اب

عقب کے مفرور حصہ کو فارسالہ سے آنیوالی ریل سے کٹ جانیکا خوف تھا۔ اسلیے کرنل اسمولنسکی نے
درکی سے پہر کو ولسٹینو خالی کر دیا۔ اور دوسرے روز صبح کو چلتے چلاتے ترکی ہراول پر چند گولے
برسا دیئے مگر سہ پہر کو وہان سے بھی باقاعدہ ہلمیرو کی جانب پسپائی اختیار کی۔ ۶ تاریخ کو بوقت شب
ادہم پاشا نے حقی پاشا کی اعانت مین فارسالہ سے ممدوح پاشا کی فوج روانہ کی جو لڑائی ختم
ہوجانے کے بعد دوسرے روز سہ پہر کو پہنچی اُسی روز خود ادہم پاشا نے مع ہیڈ کوارٹر کے اسٹاف کے
شام تک نزول اجلال فرمایا۔ اور مجھکو بھی اُنکے ہمراہی کا شرف تھا اور جو وہی اعزاز مجھکو دوسرے
دن ہونیوالا تھا اُسکا خواب پریشان دیکھ رہا تھا۔

اسمین کوئی کلام نہین کہ کانسلون اور اخبار نویسون کا صلح کے لیے پھریرا لہرانا اور سلاطین کے
نشانات اُڑانا اور اس بندر کی حوالگی کے لیے جو یونان مین درجۂ دوم کا بندر تھا گفتگو کرنا ضرور
خلاف آئین وضوابط تھا۔ اور جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہے کسیقدر گستاخانہ بھی تھا۔ مگر ترکو
خدا نے عجیب وغریب قسم کا انسان بنایا ہے کہ اُنکو خلاف ضابطہ امور پر بہت کم توجہ ہوتی ہے
اور چونکہ کسی کے جرائم کی تفتیش مین نہین رہا کرتے اسلیے اکثر گستاخیون سے بھی چشم پوشی کیجاتی ہے
بہرحال بے ضابطہ ہو یا نہ ہو مگر ایک بات دواماً یاد رکھنے کے قابل تو ضرور ہے کہ انگریزی اخبار نویس
یونانیون کو بچانیکے لیے آئے جسکے معاوضہ مین یونانی فوج اُنکو اُنھین کی قسمت پر چھوڑ کر چلدی
اور یونانی شہری حکام اور دوسرے ذمہ دار عہدہ دار اپنے ملک مین بیٹھے ہوے مزے سے گیت
گاتے رہے۔

بہرحال کپتان نجیب بے اس اعلان کے ساتھ بھیجے گئے کہ ساکنان شہر مین سے جو شخص
کسی قسم کا بلوہ وفساد کرنا چاہیگا اُسکو سزا ہوگی اور جو خاموشی اور امن وامان سے رہیگا اُس سے
کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجائے گی۔ اُنکے پیچھے پیچھے میرا گھوڑا بھی سرگرم رفتار ہو رہا تھا۔ مین نے سمجھا
کہ اگر جنگی کارسپانڈنٹون کو اعزاز دیا جاتا ہے تو مین اُس اعزاز سے کیون محروم رہون۔ درحقیقت
نجیب بے نے از راہ نجابت ہم لوگون کا بڑی سرگرمی سے استقبال کیا اور تمام رعایتی حقوق
عطا کرنے مین ہم لوگون سے مشورہ لیتے رہے۔ یہ مسلم ہے کہ انسان اپنی کمزوریون مین بہت کچھ
مبتلا ہے لیکن محض اُنکی کمزوریون کی طرف توجہ کرنا بالضرور شرمناک ہے۔ مگر تاہم مین نے اُسروز

دیکھا کہ نجیب بے کے لیے وہ دن کمال فخر و مباہات کا تھا اور شائد تمام ایام جنگ مین اُسی کوئی ایسا دن نصیب نہین ہوا - اور اُسکو زندۂ جاوید رکھنے کے لیے بار بار ہم لوگون کیطرف دیکھتے اور اُس عزت یومیہ کی ہمسے داد اور مبارکباد چاہتے - کیا اسکی وجہ یہ قرار دیجا سکتی ہے کہ جب شہر کی جانب سے اظہار اطاعت و فرمانبرداری کیا گیا تو ایک شخص کی بھی گرفتاری کی نوبت نہ آئی تھی - لوگ ایسے مطیع اور منقاد ہو گئے تھے کہ اُن لوگون کے ساتھ رعایت بالشرائط کا اعلان کرنا ایسا ہی آسان ہو رہا تھا جیسا کہ اخبار دن کے کارسپانڈنٹون کے ساتھ کیا جاتا تو بے تکلف ہو جاتا - اگرچہ درحقیقت شہر پر فوجی قبضہ نہ ہونیسے شرطیہ رعایتون کا دیا جانا ہنوز باضابطہ نہ تھا مگر تاہم کچھ نہ کچھ فوجی نشان بحری ہو یا بری یہان باقی رہ گیا تھا یعنی یونانی بیڑہ جہاز ہنوز بندرگاہ **وولو** مین لنگرزن تھا جسمین ایک جنگی جہاز موسومہ سارا اور دو ایک مستولی جہاز اور ایک باربرداری کا جہاز تھا - معلوم نہین کہ اُس بیڑہ کا کیا ارادہ تھا - شائد یہ خیال رہا ہو کہ ہمارے (ترکون کے) داخلۂ شہر کے وقت یونانی جہاز گولہ باری کرینگے جس حالت مین پھر ہمسے کچھ نہ بن پڑتا اور اگر ترکی بہ ترکی جواب کے لیے کچھ آمادہ ہوتے تو اہل شہر کے مکانون اور دوسرے سامان اور اثاثہ تباہ و برباد کرتے جو یونانیونکو ناگوار ہوتا - اسیلیے یہ معاملہ ذرا غور طلب ہو رہا تھا - اور بار بار یہی سوال ہوتا تھا کہ **وولو** مطیع ہو گیا یا نہین اگر مطیع ہو گیا تو پھر یونانی جہاز بیکار ہین - اور اگر مطیع نہین ہوا تو ہمکو بلا لحاظ موجودگی بیڑہ جہازات اہل شہر پر ہاتھ صاف کرنا چاہیے - جہازات ہمارا کچھ بھی نہین کر سکتے -

مگر یہ مسئلہ بھی مثل بہت سے دیگر مسائل کے جو اس عجیب و غریب جنگ مین پیش ہوتے رہے خود بخود حل ہو گیا یعنی جون ہی ترک بڑھے یونانی بھاگے - کانسل آگے آگے اس خیال سے جا رہے تھے کہ ممکن ہے کہ بیڑہ جہاز جسکو چلے جانیکے لیے کہہ دیا گیا تھا مگر ابتک نہ ہٹا تھا - کچھ شرارت پر آمادہ ہو - اُنکے بعد سلاطین اعظم کی بیرق سلطانی ایڈیکانگ کے گرد اُڑتی ہوئی اور اُنکے عقب مین تین کارسپانڈنٹ دو البانی ملازم اور ایک سوار جو اس تماشہ کے دیکھنے کے لیے آیا ہوا تھا اسکے بعد دیگرے اسطرح جا رہے تھے جسطرح جنرل اور اُسکا اسٹاف اور پھر اُسکے بعد فوج جاتی ہو - یا دوسرے الفاظ مین یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک افسر ایک سپاہی اور پانچ بے قاعدہ جوانون کی یہ حملہ آور فوج تھی جو ایک معنی مین تو نہایت مضحکہ انگیز اور دوسری صورت سے بہ لحاظ خدمت نمونہ نہایت رفیع الشان

جا رہی تھی - کیونکہ ایک شہر کی زندگی اور حیات اُسوقت گویا ہمارے ہاتھون مین تھی - اور جیون جیون
ہم لوگ شہر سے قریب ہوتے جاتے اسکی تصدیق ہوتی جاتی تھی - حدود شہر تو بہت سنسان نظر
آئے - راستہ مین چلتے وقت صرف داہنی سمت کارخانہ گیاس دکھائی دیا اُسکے بعد بہت کم مکانات
دیکھنے مین آئے - مگر مین لوگون کی تلاش مین تھا کیونکہ شہر مین داخل ہوتے ہی ہر لوگون [illegible]
ہر ہی گھورنا شروع کیا - وہان لوگون کو شکستہ و کثیف لباس اور خوف زدہ اور اداس دیکھا جو
سڑک کے کنارہ کھڑے ہوئے خوف زدہ نظرون سے ہم لوگون کو دیکھ رہے تھے - درحقیقت وہ لوگ
کمال اضطراب اور خوف کی حالت مین تھے - معلوم نہین کہ اُنسے کیا کیا باتین بیان کی گئی
تھین جس سے اُنکے ہوش اُڑے ہوے تھے انھین تو کوئی کلام ہی نہین کہ اگر اُنکے امکان مین
ہوتا تو وہ کب کے چھوڑ چھاڑ بھاگ گئے ہوتے وہ اپنے ملک کے ایک کونے مین اپنے آپ کو
پکڑے ہوے قسمت کے آخری فیصلہ کے منتظر تھے -

جب ہم وسط شہر کی جانب روانہ ہوے تو ہم لوگون کی تعداد جو حملہ آور فوج کی حیثیت مین تھی
پانچ سات آدمیون سے زیادہ نہ تھی جسمین اخبار کے کارسپانڈنٹ اور اُنکے ملازم بھی شریک تھے -
جب ہم لوگ گلیون مین چلنے پھرنے لگے تو چونکہ ہم لوگون کے ہاتھون سے کسی کو ٹھیس بھی نہین لگی
تھی لوگون کو اطمینان ہوتا گیا - اور موقع دیکھکر اپنے سرون کی ٹوپیان اتار کر نہایت ادب سے
سلام کرنا شروع کیا - بہت سے لوگون نے اسی موقع کے لیے ترکی لال ٹوپیان بھی خرید کی تھین تاکہ
مفتوحہ لوگون مین شمار سمجھے جائین - ایک شخص کو تو مین نے دیکھا کہ وہ ہنوز ترکی ٹوپی کے استعمال مین
بالکل خام تھا اور صاف نقال معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ اپنے قدیم طریقہ کے موافق ترکی ٹوپی اُتار کر
آداب بجالایا حالانکہ ترک مکان کے اندر ہون یا باہر کبھی یہ طریقہ مرعی نہین رکھتے - اب کوٹھون پر
عورتین بھی مصنوعی تبسم کے ساتھ دکھلائی دینے لگین اور مرفہ الحال مرد بھی - مگر ایسے جرأت والے
نہ تھے جو ایسے دنون مین ایتھنز کے راستہ کی نگرانی کرسکتے - ان لوگون نے بھی ہم لوگون کا مصنوعی
خوشی کے ساتھ استقبال کیا -

اسطرح جب ہم سیر کرتے ہوے مختلف گلی کوچون سے ہوکر نکلے تو ہمارے ساتھ ہر کچھ کچھ
لوگ ہمراہ ہوجاتے یہانتک کہ رفتہ رفتہ ایک بڑی بھیڑ ساتھ ہوگئی جو نصف میل تک پھیلی ہوئی تھی -

مگر بجز تین پانچ سات آدمیون کے ہمارے کل شہری ہمراہی مردہ دل اور ملول ناظر نظر آتے ہان البتہ لڑکے جنکی معتدبہ تعداد بڑی ہشاش بشاش تھی بالون مین کنگھی کیے ہوے سینے ٹھٹھے زرق برق لباس پہنے ہوے دوڑتے پھرتے تھے مدرسہ تو کوئی کھلا بھی نہ تھا جسکا انکو آج کچھ ڈر ہوتا خدا کا شکر ہے کہ کتنی ہی کیون لڑائی ہو یا اضطراب پھیلا ہو ملک ویران ہو رہا ہو آدمی قتل ہو رہے ہون مگر لڑکے لڑکے ہی رہتے ہین - انپر حوادث زمانہ کا کوئی اثر نہین ہوتا - لیکن افسوس ایک ہی بات کا ہے کہ یہی لڑکے بعد چندے پھر یونانی ہو جائینگے جو بافعال نہایت قابل نفرت مورد ہے ہین -

بالآخر ہم لوگ چلتے چلتے بیچ شہر مین پہنچے - اور ٹون ہال مین آئے اور گھوڑے سے کود پڑے اور باگون کو مجمع مین پھینکدیا جسمین سے ہر ایک شخص ہمارے گھوڑون کی باگین لینے کے لیے سبقت کر رہا تھا اور ٹون ہال کے کونسل چیمبر مین گھس گئے - ہکو معلوم نہین کہ مفتوح یونانی اس مقام کو اپنے محاورہ مین کیا کہتے تھے اور نہ ہکو چندان اسکے جاننے کی کچھ پروا تھی - اندر بہت سے یونانی بھرے تھے ہم اس مجمع کو چیرتے پھاڑتے صدر مقام پر پہنچے اور پوچھا کہ میئر[1] یہان حاضر ہے - جواب ملا کہ نہین - پھر ڈانٹ کر پوچھا کہ اسکی جانب سے کوئی آدمی موجود ہے - جواب ملا یہان نہین ہے - پھر غصہ بھری آواز اور بہت صاف صاف لفظون مین پوچھا کہ میئر کہان ہے - اور حکم دیا کہ حاضر کرو - اب انکو معلوم ہوا کہ لامحالہ کسی نہ کسی کو میئر کا قائم مقام بنانا چاہیے اور آپسمین گفتگو ہونے لگی ایک نے کہا کہ تم بنو دوسرے نے جواب دیا کہ تم ہی بنو - غرض ایک گنجے سر سفید ریش - پستہ قد خوف سے لرزتے ہوے آدمی کو پیش کیا جو میز کے روبرو کھڑا کانپ رہا تھا اسکو مخاطب کرکے اور تمام اہل شہر موجودہ کو سنا کر اعلان پڑھا گیا "آج شہر وولو اعلیحضرت فلک مرتبت سلطان عبدالحمید خان غازی کی رحم انگیز پناہ اور لطف آمیز حمایت مین دیا گیا ہے - کیا اہل شہر حضرت خلافت پناہی کی عطوفت و مرحمت پر بھروسا کرکے اطاعت و فرمانبرداری کرنے پر راضی ہین" آواز آئی کہ اہل شہر راضی ہین اسکے بعد حکم دیا گیا کہ دستخط کرو - اس گنجے سر والے نے پھر دستخط کی وقت لوگون سے التجا کرنی شروع کی اور بہت کچھ رد و بدل کے بعد دستخط کیلیے ایک شخص پیش ہوا معلوم نہین کہ وہ کون تھا اور ہم مین سے کسیکو اتنی تجسس کی پرواہ نہ تھی کہ وہ کون تھا - برآمدہ کی جانب جانے سے ایک مشتین دراز ریش دکھلائی دیا جو مشاہیر شہر سے معلوم ہوتا تھا -

[1] یورپ کے شہرون مین علی قدر مراتب میئر اور لارڈ میئر شہری سول انتظام اور وکالت کے لیے اعلی حاکم ہوتے ہین - مترجم

اُس سے پوچھا کہ تم ترکی زبان سمجھتے ہو اُسنے جواب دیا بخوبی۔ پھر اُس سے کہا گیا کہ اس اعلان سلطانی کو باواز بلند
اہل شہر کو جو نیچے جمع ہین سُنا دو۔ چنانچہ اُنھون نے تعمیل کی جب اعلان کو ترجمہ کرکے سُنا رہے تھے تو ان
لوگون کو جو نیچے تھے بڑے نخوت اور غرور کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس بڈھے مترجم کو ڈانٹ کر تحکمانہ
انداز سے کہا کہ زور سے پڑھو گویا مین اُسوقت حاکم شہر تھا چنانچہ اُسنے میرے حکم کی بجنسہٖ تعمیل کی۔ اہل شہر
جو نیچے کھڑے ہوئے تھے خوف طاری تھا۔ اگرچہ اُنکی تعداد اُسوقت تقریباً ایکہزار آدمیون کی تھی۔ اور ہم
لوگ اُنکے مقابلہ مین صرف سات آدمی تھے جنمین سے چار ترکی ٹوپی پہنے ہوے برآمدہ پر تھے اور
تین ریفرشمنٹ روم مین مشغول اکل وشرب تھے۔ مگر جب اُنھون نے اعلان سُنا اور اچھی طرح سمجھ لیا
تو اُنکے مردہ چہرون پر ازسرِنو جان آگئی۔ آپسمین کہنے لگے خدا نے بچا لیا۔ گویا آج پھر پیدا ہوے۔ اُسی
برآمدہ سے ایک یونانی نے حضرت سلطان کے نام پر تین چیرز دینے کے لیے لوگون سے کہا۔ انکی
چیرز قابل لحاظ تھے کیونکہ آج صبح کو جس شخص کو ظالم اور دوسرے بُرے الفاظ سے یاد کرتے تھے۔
اُسی کی نسبت اسوقت ٹھنڈی سانسین بھر رہے ہین۔ اور یہ حالت انھین موجودہ لوگون تک منحصر
نہ تھی بلکہ تمام مفتوحہ اہل شہر جنکے پھیپڑون مین خوف سے سانس نہ سماتی تھی اب دعائین دے رہے
تھے۔ اور لطف مزید یہ ہے کہ نہ کسی قسم کا تشدد تھا نہ قتال وجدال۔ حالانکہ اُنکی اس تبدیل شدہ
حالت پر فاتحان ترک کچھ توجہ ہی نہ کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک تو اُنکی یہ حالت درحقیقت کمینہ چاپلوسی سے
زیادہ وقعت نہین رکھتی تھی۔ اسکے بعد ہی چرمر چرمر کرتی ہوتی ترکون کی ایک پلٹن پہنچ گئی اُنھون نے
اس امر کا انتظار نہ کیا کہ شہر مطیع ومنقاد ہو گیا اور اُنکو چندان انتظار کی ضرورت بھی نہ تھی۔ یہ پلٹن
بظاہر پھٹے کپڑے پہنے ہوے خستہ اور گرسنہ معلوم ہوتی تھی مگر ممکن نہ تھا کہ اسکی کسی فرد کی داہنے
بائین نظر اُٹھتی اور کسی قسم کا تشدد یا لوٹ مار کرتی صرف اپنے افسر کے حکم کی تعمیل مین سرگرم رفتار
تھی۔ تمام صوبہ تھسلی مین یہ لوگ اسی طرح اپنے افسرون کے لفظی حکم پر چلتے رہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ اگر وہ جہنم کی جلتی ہوئی آگ مین کود کرنیکا حکم دین تو ایک ایک آدمی جل کر مر جائیگا مگر سرمو عذر خواہ
نہ ہوگا۔ کیا یہ بہادران ترک ان فتوحات پر کچھ فخر ومباہات کرتے یا یورپین کیطرح نشۂ غرور مین مست
نظر آتے۔ حاشا وکلا۔ ایک شخص بھی ایسا نظر نہ آیا۔ وہ جیسے متین ہمیشہ تھے ویسے ہی حالت اب
بھی رہی۔ اُنھون نے بیشک فتح حاصل کی اور سوائے اسکے اُنکے پلے اور تھا ہی کیا۔ مگر اس نتیجہ سے

ان مین کچھ بھی فرق نہین آیا۔

چوبیسوان باب

فن جنگ کے متعلق

یہ مشہور بات ہے کہ لڑائی کے دنون مین دن کاٹے نہین کٹتا مگر غالباً سچی بات یہ ہوگی کہ ایک ایک دن کے ساتھ دس دس دن کٹتے ہوے معلوم ہوتے ہین فارسالہ اور وولو مین بہت کچھ اوقات لیبری ہی اور آناً فاناً بڑی نمایان فتوحات حاصل ہوئین۔ لیکن جنگ فارسالہ کو ایک ہفتہ اور وولو کو صرف دو دن گزرے ہین۔ مگر وولو کے واقعہ کو ایک پشت اور فارسالہ کی جنگ کو ایک صدی گزرے ہوے معلوم ہوتا ہے۔ ان واقعات کے بعد پھر کوئی ایسے واقعات پیش نہین آئے جو عام طور سے دلچسپی رکھتے ہون اگرچہ میری حد تک بہت کچھ باعث تفریح رہے۔

زمانۂ جنگ عجیب زمانہ ہوتا ہے۔ کل انتظامات تہ و بالا۔ جملہ قواعد زندگی منسوخ۔ اسباب ذرایع تمدن منہدم سونیکے لیے آرام اور نہ کھانیکا کوئی بندوبست۔ کل نظام عالم جسکو تہذیب کے لفظ سے تعبیر کرتے ہین ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانون کی طرح بکھر جاتے ہین۔ ایک شخص کی زندگی کا سہارا ذاتی کوششون پر منحصر ہوجاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگر کسی کو بھوک لگی ہو تو اسکو پیٹ بھرنے کے لیے لازم ہوگا کہ خود ایک بھیڑ تلاش کرے۔ ذبح کرے اور پکائے اور کھائے۔ اسیطرح اگر نیند لگی ہو تو ایک مکان تلاش کرے جو سردی اور پانی سے محفوظ رکھ سکے۔ لطف یہ ہے کہ بھیڑ یا مکان کی نسبت تحقیقات نہ کی جائیگی کہ وہ کس کی ملکیت ہے اور اسکو استعمال کا کیا استحقاق ہے اور جب اس حد تک نوبت پہنچتی ہے تو پھر ایسے بہت سے واقعات روزمرہ پیش آتے ہین جو بڑی بڑی لڑائیون سے بھی زیادہ دلچسپ ہوتے ہین۔ چنانچہ فارسالہ اور وولو کی لڑائیون کے بعد مجھکو اس قسم کے تقریباً پانچ چھ واقعات پیش آئے۔

فارسالہ کی جنگ کے بعد اُس شب کو مین بہت ہی خستہ حال ہو رہا تھا کسی کام کے قابل نہ رہا تھا لیکن غذا اور شراب جسقدر کہ میرے دوستون نے میرے لیے چھوڑ رکھی تھی بخوبی نوش جان کرسکتا تھا اور کیا۔ جسکی یاد مجھے ابتک ہے۔ بڑی دلگی ہوتی اگر بوتلین خالی کرنیوالے محتسبی کی خدمت سے بھی

سرفراز ہوتے اور کوئی اُنکے پاس ٹیلیگرام ملاحظہ اور دستخط کرانیکے لیے لے جاتا۔ بعد کھانے پینے کے
مین بجراٗت تمام موضع تاتری تک گیا تاکہ وہان کے خالی اصطبلون کو دیکھون۔ اور اُسکے بعد اُنکر
سے رہون۔ مجھے معلوم ہوا کہ تاتری کے اصطبل بالکل اُسی قسم کے مہذب بنے ہوے تھے جیسطرح
اشانٹی[1] کے۔ کیونکہ یہان کے دیہاتی اپنے مکانون کے گرد اُس سے زیادہ عمارت نہین بنا سکتے۔
مین تمام دن گھوڑے پر میدان جنگ مین پھرتا رہا کیونکہ مجھے بحیثیت کارسپانڈنٹ کے ضرور نہ تھا کہ ترکون کی
طرح فتح کے دوسرے دن چپ چاپ بیٹھا رہون۔ مجھے بھوک بھی لگی ہوئی تھی مگر کچھ کھانے کو نہ تھا۔ مگر
خیریت یہ تھی کہ مین اپنے سنگین بستر پر اُسوقت اکیلا نہ تھا بلکہ میرے ساتھ چارلی اور اسلن بھی تھے
جو ابھی تار پہنچا کر آئے تھے۔ اور یہ بھی خوش نصیبی تھی کہ اس میدان مین جہان صرف فطرتی اشیاء سے
مقابلہ تھا مجھے بذات خود کچھ کرنا نہین تھا بلکہ صرف ہدایت کرنا تھا۔
چنانچہ مین نے چارلی کو بلایا اور اُسکو ایک مجیدیہ[2] دیکر کہا کہ ایک بھیڑ لاؤ اُسنے کہا کہ بھیڑ تو
کہین ملتی نہین۔ مین نے کہا کہ کہین سے خرید لاؤ۔ اُسنے جواب دیا کہ کسی شخص کو خرید کرنے کی اجازت
نہین ہے تب مین نے کہا اچھا پھر کہین سے چرا لاؤ۔ اُسنے کہا بہت اچھا۔ اور یہ کہکر اپنے گھوڑے پر
جسکو وہ تمام گھوڑون سے بہتر سمجھتا تھا سوار ہوکر چلا۔ راستہ مین اِدھر اُدھر تکتا جاتا تھا۔ بہرحال نصف
گھنٹہ مین ایک نہین بلکہ دو بھیڑون کو لادے ہوے واپس آیا۔ ایک کو گھوڑے پر سرنگون آویزان
کر لیا تھا اور دوسری کو خود لیے ہوے تھا۔ مین نے پوچھا یہ کیونکر ہاتھ لگین۔ اُسنے بڑے زور سے
قہقہہ لگا کر جواب دیا کہ ایک پاشا کے ملازم کو دس پیاسٹر[3] بخشش دیئے اور دو بھیڑین لیکر چلا آیا۔
اصل یہ ہے کہ زمانہ جنگ مین ایسی قسم کی باتین جو وہان مناسب ہون کرنی چاہیین ورنہ کام نہین
چلتا چنانچہ اس فن مین چارلی کسی جنرل سے فوجی ہنرمندیان سیکھنے کا محتاج نہ تھا۔
اب رہا ذبح کرنا۔ کھال کھینچنا اور اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پکانا اسمین چندان وقت نہ تھی چنانچہ
ایک ریش دراز ہولجر بھی برسر موقع پہنچگیا جسنے جھٹ پٹ کوٹ اُتار کر جانور ذبح کیا۔ اور اچھی طرح

---

[1] اشانٹی مغربی افریقہ کی ایک چھوٹی سی اسلامی سلطنت ہے۔ جہان انگریزون سے ۱۸۰۶ء سے ۱۸۲۶ء تک اور بعدہٗ
۱۸۷۳ء مین جنگ ہوئی مگر ۱۸۹۶ء مین بغیر جنگ انگریزی محافظت مین آگئی۔

[2] مجیدیہ یعنی ترکی پونڈ

[3] ترکی نقرئی سکہ قریش ہندوستان کے ڈیڑھ آنہ کے برابر ہوتا ہے۔

کاٹ صاف کر اور جو آنہ پیسے اجرت لیکر ہشاش بشاش چلا گیا ہے۔ کو معلوم ہوا کہ وہ سولجر آنگور کا ایک بوچر تھے اسلیے بہت صفائی سے اپنے پیشہ کا کام کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر قسم کے پیشہ وران سولجروں مین موجود ہین جس قسم کی جو ضرورت ہو سب کام بہ آسانی نکل جاتا ہے۔

اسیطرح ایک سوراخ مین جنگلی لکڑیان جلائین۔ اتفاق سے قریب چوبینہ کا گودام تھا وہان سے عمدہ عمدہ لکڑیان اُٹھا لائے اور خوب جلایا کیونکہ یہ زمانہ جنگ کا تھا اسمین سب مباح تھا۔ سولجرون کا اور نیز کارسپانڈنٹون کا کسی طرح پیٹ بھرنا ضرور تھا۔ مین لکڑی جلاتا رہا۔ اور چارلی واسلن کباب بنانے اور کلیجیان بھوننے مین لگے تھے اور جب تیار کر چکے تو ہم اُسی خالی اصطبل مین بیٹھکر کھانے لگے۔ ہم سب تین انگریز۔ دو امریکن۔ اور ایک جرمن تھے۔ اسوقت کھانا بڑا مزیدار تھا۔ اوپر سے جلا ہوا اور اندر سے کچا۔ کوئی حصہ بالکل مجرب اور کوئی حصہ بالکل خشک۔ مگر خوب پیٹ بھر کھانے اور اوپر سے خالص پانی پیتے گئے جسکے سوائے وہان کچھ نہ ملتا تھا۔ اور نہ کچھ پہلے کا بچا ہوا تھا۔ بعدہ اُسی اصطبل مین رائی کے تازہ کٹے ہوے پودھون کو بچھا کر بستر راحت بنایا اور ایسے آرام سے تمام رات سوئے کہ صبح کو جب شکستہ چھت سے دھوپ نے جلانا شروع کیا تب کہین آنکھ کھلی۔

مگر سب جگہ یہ سامان بھی نہین ملتے چنانچہ ولسٹینو مین ایک طرف تو سردی کی شدت دوسری جانب بچھانے کو رائی وغیرہ کے درخت کچھ بھی نہ ملے۔ اور سوائے کنکریلے چبوترے کے اور کوئی جگہ سونے کی نہین ملی۔ اسیطرح وولو مین ہوا۔ پلنگ تو ملا مگر بچھانے کو کچھ میسر نہ ہوا۔ اسپر مزید برآن یہ کہ سہ پہر کو ایک گھوڑا میری ٹانگ پر گر گیا تھا اور تمام رات مچھرون اور کھملی سے کام رہا۔ سردی سے سارا بدن کانپ رہا تھا۔ دوسرے دن جب لے لیا جاتا ہوا تو ایک بے کمانی کی گاڑی ملی جسپر پورے ۲۵ میل اُلرتا اور اُچھلتا ہی گیا۔ تمام راہ مین کہین کھڑا ہو جاتا۔ کہین لیٹ رہتا اور کہین بیٹھ جاتا اور کبھی گھٹنون کے بل بیٹھکر اختتام سفر کی دعا کرتا۔ مگر تا وقتیکہ مین خود گاڑی سے علیحدہ نہین ہوا ان تکلیفون سے میرا پیچھا نہ چھوٹا۔ مگر خود کردہ را علاجے نیست اسمین درحقیقت میرا ہی قصور تھا۔ مین نے کھانا کھانیکے وقت بے وجہ جارجی کو گھوڑا آگے لیجانے کو کہہ دیا۔ حالانکہ اسکی کچھ ضرورت نہ تھی اُسنے موقع پاکر گھوڑے پر بہت آسانی سے راہ طے کی۔ مگر اسکے بعد دوسری

شب کو جو بارش کی وجہ سے تکلیف ہوئی اُسمین میرا کوئی قصور نہ تھا۔ ہز اکسلنسی ادہم پاشا نے اپنا
ہیڈ کوارٹر ایک ویران اور دور افتادہ پہاڑی موسومہ ٹشکیس مین جہان ایک سنسان اور غیر آباد گاؤن
تھی قائم کیا۔ مجھکو بھی لامحالہ اُنھین کی اتباع کرنی پڑی۔ اُنکی عقب مین میرا وارد ہونا تھا کہ موسلا دھار
پانی شروع ہوا جس سے کل میرا سامان اور نیز ہیڈ کوارٹر تر بہ آب ہوا۔ اور تاریکی کے سبب سے گویا
ایک گھنٹہ پہلی شب پہنچ گئی۔ اگر بادلون کے چند ٹکڑے چشم زدن مین پانی کی حیثیت مین نالے اور ندی
ہوجائین اور مئی کے مہینہ مین جبکہ بارش کا کہین گمان نہ ہو دسمبر کا مہینہ آجائے تو اسمین میرا کیا قصور
غلہ کی فصل بالکل تیار تھی مگر کوئی کاٹنے والا نہ تھا۔ میرے خیال مین اس بے وقت بارش سے فصل
غلہ پر بہ ہنگام سردی کا مضر اثر پڑے گا۔

بیشک خیمہ موجود تھا اور اصولاً خیمہ سے زیادہ ایسے موقع پر کسی دوسری شَے کی ضرورت باقی نہین تھی
اگرچہ خیمہ کے دروازے بند نہ ہوتے ہون اور بارش کا پانی اندر ہی آتا ہو۔ مین جانتا ہون کہ ہزارون
ترک خیمہ سے باہر بلا شکایت شب بسری کرتے تھے بلکہ بہت سے سولجرون کے پاس تو اُوَرکوٹ بھی
نہین تھا۔ علاوہ اُوَرکوٹ کے وہ لوگ انڈے پنیر۔ سگریٹ اور شراب عناب وغیرہ سے بسا اوقات
محروم رہتے۔ علی العموم جنگی کارسپانڈنٹون کے پاس بڑے بالون کے اُوَرکوٹ رہتے ہین جسکو وہ اپنے
جسم مین لپیٹ کر آرام سے سو رہا کرتے ہین۔ مگر اتفاق سے خاصکر میرے پاس اُس شب کو بالون کا
کوئی اُوَرکوٹ نہ تھا۔ ہان ایک اورکوٹ معمولی قسم کا تھا وہ بھی دو آدمیون کے درمیان جو نہ اُنکے
کام آسکتا تھا اور نہ میرے۔ جب انسان کی حالت صحت عمدہ ہوتی ہے تو بھوک پیاس۔ سردی بارش
تکلیف اور بے خوابی سب آسانی سے برداشت ہوسکتی ہے۔ مگر میری حالت صحت اندنون معرض
زوال مین تھی۔ اسیلیے یہ مجموعی تکالیف بہت کچھ اپنا زور دکھلا رہی تھین۔

جب مین دوسرے روز صبح کو اُٹھا اور نیند کا کوئی غلبہ نہ پایا کیونکہ گزشتہ شب کو خوب سو چکا تھا
تو بارش بھی تھم گئی تھی۔ اگرچہ جا بجا بادل نظر آرہے تھے۔ مین نے جیسے جانیکا قصد کیا تو معلوم ہوا
کہ آج کوئی جنگی کارروائی نہ ہوگی جس سے فی الجملہ خوش ہوا۔ مگر اس بیکار نشینی سے اگر ایسا ہی
مین رہتا تو اچھا تھا۔

مگر باوجود بعض سماوی اور انتظامی واقعات کے جس سے ابتک مختلف قسم کی تکلیف رہی

بعض باتین تعجب انگیز طور سے ترقی یافتہ صورت مین ظہور پذیر ہوئین یعنی جو سامان بار برداری ہمیشہ
ایک بجے یا دو بجے رات کو بلکہ صبح ہوتے ہوتے پہنچتا تھا آج باوجود بارش اور دیگر موانعات کے
بارہ بجے پہنچ گیا - اس موقع پر اہل جرمن جو ہمراہ تھے بہت کچھ توجہ طلب ہو رہے تھے - یہ بیچارے
بوقت فرصت ہم لوگون کو گاہ گاہ جنگی لکچر دیا کرتے اور کہتے کہ جرمن فوج مین کمسریٹ کا ایسا اور ویسا
انتظام ہے اور سوار کی زین اور سپاہی کے بستر ے مین - انکی کل ضروریات مہیا اور موجود رہا
کرتی ہین اور وزن چند سیر دن سے زیادہ نہین ہوتا - یہی جرمن دوسرے دن صبح کو بے برگ و
گیاہ پہاڑی پر سردی سے کانپتے ہوئے دکھلائی دیئے اور سامان کا پشتارہ علٰحدہ رکھا تھا بھوک
پیاس اور سردی سے محفوظ رہنے کے لیے اہل جرمن ایک قسم کا عرق استعمال کر رہے تھے جو انکے
ملک اور فوج مین ان ضرورتون کے وقت بہت کار آمد چیز ہے مگر تب بھی ہماری دعوت دینے پر
ہمارے ساتھ شریک طعام ہوئے -

ہم لوگون کو بمقابلہ انکے اور دوسرے لوگون کے ایک گونہ آرام تھا کیونکہ ملیٹری اٹاچیون کا
ایک خیمہ ہمکو مل گیا تھا اُسمین آگ جلائی گئی اور کھانا پکایا گیا جسکی خوشگوار حرارت ایسی بارش اور
سردی کے دنون مین بہت کچھ باعث تسلی تھی - میرے ہمراہیون مین سے اندریاس حسب معمول
باورچیخانہ کے کام پر تھا اور ڈمٹری کو ضرورتاً میدان جنگ مین جانا ہوا تھا اسکو لڑائی سے ہمیشہ
بہت خوف رہتا اور کبھی ایسے موقع پر جانے کی جرأت نہ کرتا - مگر چونکہ محصول تاربرقی کا حساب وکتاب
صاف کرنا منظور تھا اسلیے اُسکے بھیجنے کی لامحالہ ضرورت ہوئی - وہ ایک موضع تک ہی گیا تھا کہ اُسکو
چند البانی ملے جنسے وہ بیحد مخوف تھا مزید بران ایک یونانی مکان کو جلتے ہوئے دیکھا جس سے اُسکی
سمند وہم کو ایک اور تازیانہ ہوا - یہ پہلا ہی جنگی سمان تھا جو ڈمٹری کی آنکھون سے گزرا تھا - اور
جو اُسکو خوف زدہ کرنے کے لیے کافی تھا - مجبوراً بے تحاشا بھاگا اور واپس آیا - لیکن پھر بضرورت
بھیجا گیا - اس مرتبہ اُسنے اپنی حفاظت کے لیے چند سوار مانگے - مگر چونکہ محمود بے نے کل کارآمد
سوارون کو کہین نہ کہین بھیجدیا تھا اسلیے اُسکی مراد پوری نہ ہوسکی - لہذا اسکو ترسان اور لرزان
جانا ہی پڑا -

بہرحال اب ہم جانب جنوب ڈمو کو جا رہے تھے کہ وہان سے فارسالہ اور لریسا تک اپنے

آدمیون کو جا بجا متعین کرکے تار کا سلسلہ قائم کردین اور تار کے صدر اسٹیشن سے ملا دیا۔
بارش بند اور آفتاب نکل آیا تھا۔ سولجرون کی آمد و رفت ایک دلچسپ نظارہ تھا۔ اس موقع پر ایک
واقعہ قابل تحریر پیش آیا۔ ایک فوجی نو عمر لڑکے نے جسکا چہرہ ہنوز ریش و بروت سے آشنا نہ تھا عید کی خوشی
مین یا محض شرارت سے اپنی رائفل داغ دی۔ بھیڑ نے فوراً مطالبہ کیا اور ترکی زبان مین لعنت ملامت
کرکے تین چابک اُسکے مُنھ پر لگائے۔ لڑکے نے سلام کیا اور زیر حراست پہاڑی کے نیچے پہنچا دیا گیا
میری دانست مین سزا بہت وحشیانہ دیگئی۔ مگر شاید اُسکے لیے یہی موزون اور بنظر احتیاط اور تربیت
فوج ترکی ضروری تھی۔ کبھی کبھی ایسے ہی بے احتیاط لڑکے جھونپڑون مین آگ لگا دیتے ہین۔ بہرحال مجھکو
اِن معاملات مین چندان دخل نہ تھا اور آج اور کل لڑائی بھی ہونیوالی نہ تھی اسلیے مین بہت آرام سے
رہا اور اپنے گھوڑے کے چارجامہ کو خیمہ کے روبرو بچھا کر اطمینان سے لیٹ رہا۔ اور اپنی رائے
فن جنگ کے متعلق لکھنے لگا۔

پچیسوان باب

ٹگیس مین

دوشنبہ سے لیکر اتوار تک پورے ایک ہفتہ ایک چھوٹے خیمہ مین جو تھسلی کے ایک ویران
درگاہ کے پہلو مین قائم کیا گیا تھا بسر کرنا پڑا۔ مین خیال کرتا ہون کہ جب اس جنگ کی صحیح تاریخ
لکھی جائے گی تو مورخ کو اس ہفتہ کا ذکر جو ٹگیس مین بسر ہوا ضرور کرنا ہوگا۔ وولو فتح ہونے کے بعد
یہ مناسب خیال کیا گیا کہ فوج کی خستگی دور کی جائے اور کچھ سکون اور باربرداری کا انتظام پختہ کیا جائے
سئی کی ۷ ارکو یعنے آغاز جنگ سے ٹھیک ایک مہینہ کے بعد ادہم پاشا نے پیشقدمی کی۔ انکی یہ پیشقدمی
اس ہفتہ کی کارروائی کے لیے مکتفی سمجھی جاتی ہے۔ بشرطیکہ مورخ مذکور جرمن نہ ہو۔ کیونکہ وہ بیان کریگا
کہ کیونکر محفوظ فوج تحت حیدر پاشا ملونہ سے لریسا ہوتی ہوئی سرحد پر پہنچی اور اسیطرح کیونکر ایک
دوسرا برگیڈ نظام جو اڈریانوپل کے فوجی حلقہ کا تھا اور جو موسر رائفل سے مسلح تھا سرحد پر پہنچا
اور یہ کہ کتنے جانوران باربرداری محمولہ سامان گودام لریسا سے روانہ ہوے اور کہین پہنچے یا نہین
اگر پہنچے تو کہان اور کب۔ غرض وہ انھین امور سے پوری بحث کریگا جو بہت دلچسپی سے پڑھنے کی

قابل ہوگا۔

مگر معمولی کارسپانڈنٹ کے نزدیک جو ایک ڈویژن فوج کو دوسرے ڈویژن سے امتیاز نہین کرتا اور
ایک جانور یا بیدار کو دوسرے ہی کی طرح سمجھتا ہے موضع ٹیگس کا ہفتہ بیکار اور ناقابل توجہ ہوگا۔ بیشک
موسر رائفل قابل تذکرہ ہین۔ کل شہرون مین یہی چرچے ہوا کیے کہ ایک رائفل دو ہزار گز کے فاصلے سے
ایک گولی مین کتنے یونانیون کا کام تمام کریگی۔ لیکن اس چرچے کے بعد پھر کیا کارروائی ہوگی کچھ پتہ نہین
چلتا چنانچہ خیمہ سے سر نکال کر اگر پوچھو کہ آج کوئی لڑائی ہوگی تو جواب ملیگا نہین آج نہین۔ آج تو عید ہے
آج بارش ہو رہی ہے اور آج کمک کا انتظار ہے۔ ابھی تک رسد کا سامان نہین پہنچا۔ تھوڑا سا صبر
کرو۔ تم یورپین ہمیشہ عجلت کیا کرتے ہو۔ ابھی پرسون تک انتظار کرو۔ ترکون کا پرسون قیامت کا وعدہ ہے
کیونکہ جبکہ کل پورا نہین ہوتا تو پرسون کی نوبت کہان سے پہنچے گی۔ جوان ہمت لوگ تو ایک مقابلہ کے بعد
ہر روز جنگ ہی کے امیدوار رہا کرتے ہین مگر یہان ابتدا ہی مین جنگ ملونہ کے بعد ایک ہفتہ مطلق
بیکاری مین گزرا۔ ایک گولہ کی بھی نوبت نہ آئی۔ کامل ایک مہینہ تک مفتوحہ شہرون پر قبضہ کرکے دوسرے
مقامات مین جنگ کے منتظر بیٹھے رہنا ضرور مناسب حال نہ تھا مگر جبکہ درحقیقت ایسا ہی ہوا تو ترکون کو
سست نہ کہنا ناممکن ہے۔ کیا انھون نے اپنے قدیم طریقہ کے سبب سے فتوحات کا نقصان نہین کیا
کیونکہ آغاز جنگ سے ایک مہینہ کے بعد جس مقام پر اب پہنچے ہین وہ صرف ایک ہفتہ کا کام تھا۔ اگر ترک
ملونہ سے سیدھے آگے بڑھے ہوتے اور لریسا سے فراری پر یونانیون کا سوار دن اور توپخانہ اور
ہلکی پیدل فوج سے تعاقب کیا ہوتا تو نہ انکا اجتماع فارسالہ مین ہو سکتا اور نہ وہان مقابلہ کی نوبت
پہنچتی اور بجائے اسکے کہ اب ڈموکو پرسون پہنچین ہمکو وہان تین ہفتے پہنچے ہوے گزرتے۔
علاوہ ان سب باتون کے اب یونانیون کو ہماری جانب سے ڈموکو مین وہی موقعے دیے جا رہے
ہین جو فارسالہ مین دیے گئے تھے انکو ایک ہفتہ کی مہلت اپنے طریقۂ حفاظت کے سوچنے اور نیز
کمک پہنچانے دمدمے وغیرہ بنوانے۔ ہر موقع توپین چڑھانے اور زد کا حساب لگانے کے لیے
دی گئی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ ان سستیون کے جوابدہ خواہ ڈموکو مین ہوئی ہو یا کہین اور ادہم پاشا
نہین ہین۔ کیونکہ بظاہر سلطان المعظم نے انکو کامل اختیارات دے رکھے تھے۔ مگر ترکی مین جہان
شخصی حکومت ہر معنی مین شخصی ہی ہے کامل اختیارات اسطرح نہین ہوا کرتے جسطرح اور ملکون مین ہوا

کرتے اور دیے جاتے ہین۔ خواہ اُنکو نقل و حرکت کے اختیارات رہے ہون یا نہین مگر اسقدر تو ضرور ثابت ہے کہ میدان جنگ کے اُس سلسلۂ تار برقی سے اُنکا ایک قدم آگے نہین بڑھا۔ جس سلسلہ کا دوسرا سرا حضرت سلطان المعظم کی محلسرا مین تھا۔

تار کا سلسلہ ایک ہفتہ سے فارسالہ کی سڑک تک برابر لگا دیا گیا۔ لیکن یہ بھی واضح ہو کہ یہ تار ایسا لگایا گیا ہے کہ اگر کوئی نا واقف سوار اُدھر سے گزرے تو اُسکو اپنی گردن نذر کرنی پڑے۔ اگرچہ اس تعویق کی ایک دوسری وجہ بھی ہو سکتی ہے جو ہم لوگون کو ٹیکس مین بیٹھے ہوے نہین معلوم ہوتی تھی یعنی جنگ یا صلح کی گفتگوئین ہو رہی تھین۔ مگر حضرت سلطان ہنوز قبول صلح سے انکار فرما رہے تھے لیکن جب ایسا تھا تو یک کار ازین دو کار باید کرد۔ صلح ہو یا جنگ کچھ تو ہونا چاہیے تھا۔ اگر جنگ کی ٹھہرتی تو ہمارے ترکی فوج کے ڈویژن ۸ مئی کو یعنی جنگ فارسالہ کے دوسرے دن ڈوموکو کے روبرو پہنچ گئے ہوتے۔ بلکہ ایک ڈویژن کو حقی پاشا کی کمک پر اور ایک دوسرا ڈویژن مع ایک برگیڈ کے محفوظ رکھ سکتے

یہ تو نہین ہوا بلکہ بجاے چھٹی کے اب سولھوین مئی کو پیشقدمی کی گئی۔ این ہم غنیمت است۔ ایک دن پہلے اسٹاف افسرون نے بڑے وثوق سے ہمسے بیان کیا کہ کل بہت سویرے چڑھائی ہو گی۔ گویا یہ پیام ہمارے اطمینان قلبی اور بشارت روحی کے لیے تھا کیونکہ ایک ہفتہ سے چپ چاپ بیٹھے ہوے صلح یا جنگ کے لیے ہم سخت متقاضی ہو رہے تھے۔ بہرحال اب ڈوموکو پر چڑھائی ہے لیکن اسوقت تک معلوم نہین ہے کہ وہان کی مقابل فوج کیسی اور کس حالت مین ہے۔ ایک یونانی سارجنٹ جو سکونت و قومیت کے لحاظ سے وولو کا یہودی تھا اور جو یونانی فوج سے دو دن ہوے کہ بھاگ آیا تھا بیان کرتا تھا کہ ڈوموکو مین تیس ہزار سے بھی کم یونانی فوج ہے اور اُسمین سے بھی لوگ عجلت کے ساتھ نکلتے جا رہے ہین۔ اُسنے بیان کیا کہ یونانی فوج مقیمہ ڈوموکو سخت ترین عذاب مین مبتلا ہے اِدھر تو ایک ہفتہ سے بارش ہو رہی ہے اور اُدھر فوج مین خیمہ ایک بھی نہین۔ اسپر طرہ یہ کہ کھانا پینا بھی ندارد ہے۔ اگر یہ مفرور کوئی جاسوس بھی نہ ہو جو بہت ممکنات سے ہے تب بھی وہی اس امر مین بازی جیتتا ہوا معلوم ہوتا ہے جو وہان کے مصائب کو مبالغہ آمیز بیان کرتا اور اپنے لیے ناقابل برداشت قرار دیتا ہے۔ تین دن ہوئے کہ ایک خفیف سی دیکھ بھال ہماری طرف سے ہوئی تھی۔

اور کچھ گولیان بھی چلی تھین مگر کوئی زیادہ کارروائی قابل لحاظ نہین ہوئی۔ ممکن ہے کہ فارسالہ سے
پندرہ میل کے فاصلہ پر یونانی فوج ڈوموکو مین برسر مقابلہ ملے اور یہ بھی ممکن ہے کہ درحقیقت یونانی
فوج کا اصل حصہ وادی فرقہ مین ہو جو بارہ میل اور آگے ہے اور یہان یعنی ڈوموکو مین صرف پچھلا
حصہ موجود ہو لیکن کہین کوئی فوج ملے اتنے امید ہی کیا کیجاسکتی ہے۔ کیا وہ لوگ مقابلہ پر آمادہ ہونگے
ہرگز نہین۔ لطف یہ ہے کہ کرون پرنس ولیعہد شاہ یونان وکمانڈر انچیف افواج نے اتھینز
دارالسلطنت کو تار دیا کہ فوج آخری وقت تک جنگ کرنیکے لیے آمادہ ہے۔ مگر فوج کا ارادہ ہو یا
ولیعہد کا۔ بہرحال یہ تار بالکل بے موقع اور نامناسب تھا کیونکہ یونانیون نے جب کوہ اتھرس
مین جمکر مقابلہ نہین کیا تو پھر وہ کسی موقع پر دم بھر نہ ٹھہرینگے۔ سیف اللہ نے بیان کیا کہ یونانیون کے
پاس نہایت عمدہ مواقع تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ایسے جنگی موقعے پھر یونانیون کو اتھینز تک کہین
نہ ملینگے۔ یہ یونانیون کا تیسرا موقع تھا اور وہ بھی جاتا رہا۔

جنگ ڈوموکو مین ترکون کی تعداد بمقابلہ یونانیون کے کہین زیادہ تھی۔ اور تقسیم افواج
حسب ذیل تھی۔ خیری پاشا کی فوج داہنی جانب سے اس میدان سے ہوکر جو جنوب کی جانب
کوہ اتھرس تک چلا آتا ہے اور جسکا ایک سرا ڈوموکو مین ہے۔ اسطرح انکو موقع ہوگا کہ وہ
درمیانی پہاڑیون کو طے کرتے ہوے یونانیون کی میسرہ پر بمقام امرلر ولیسٹ اور اسکر مٹنزا
بڑھینگے۔ نشاط پاشا کی فوج جسمین حال کی آئی ہوئی بریگیڈ جو موسر رائفل سے مسلح ہے شامل ہو
وسط کی جانب شاہراہ تھسلی سے بڑھینگے۔ انکی عقب مین توپخانہ اور توپخانہ کے پیچھے حیدر پاشا کی
محفوظ فوج۔ اب تیسری فوج حمدی پاشا کی ہے جو شرقی سمت سے سیاٹما اور گراکلی ہوتی ہوئی
اسطرح بڑھے گی کہ ڈوموکو مین یونانی فوج کے داہنے بازو کے مقابلہ مین مورچہ بند ہو۔ اسطرح ولیعہد پر
ایکبارگی تین طرف سے حملہ ہوگا یعنے قلب اور میمنہ اور میسرہ پر۔ اور فوج حملہ آور کی تعداد تخمیناً
۴۵ ہزار ہوگی اسی اثنا مین ممدوح پاشا کی فوج وادی فرقہ کی جانب بڑھے گی تاکہ یونانیون کو فراری کا
موقع نہ دے اور انکی لین ڈوری وہین سے کاٹ دے۔ حقی پاشا کی فوج بھی اسی زمانہ مین ہلمیرو
ہوتی ہوئی ایسے موقع پر متعین ہو کہ اگر یونانیون کا حصہ میمنہ اسٹلڈیہ اور لامیہ کی جانب بھاگنا
چاہے تو وہین انکی باگ تھامی جائے۔ یہ نقشہ جنگ درحقیقت سیف اللہ پاشا کا ترتیب

کیا ہوا تھا جو یونان کی چپہ چپہ زمین سے واقف تھے مگر حسب موقع جو بھاگتے والی فوجون کی روک تھام
اور اُنکے برسر موقع مقابلہ کا بندوبست تھا وہ **ادہم پاشا** کے دیرینہ تجربہ کا نتیجہ تھا۔ بہرحال تجویزات
بہت اچھے تھے جنکا عمدہ نتیجہ مختلف جنرلون کی عملی ہوشیاری بہادری تجربہ اور استقلال مزاج وغیرہ پر
منحصر تھا۔

مگر ایسی عظیم القدر فوج اور ایسی عمدہ تقسیم کے ہوتے ہوئے نتیجہ کے متعلق کسی شبہ کی ضرورت ہی
نہین تھی اگرچہ یہ بھی ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ جنگ کوئی عددی حساب نہین ہے کہ خواہ مخواہ دو اور
دو چار ہی ہون۔ علاوہ برین جبکہ تیس ہزار یونانیون پر حملہ ہو رہا ہے جنکو ترکون کے مقابلہ مین تین
اور دو کی نسبت ہی بلکہ خاص مقابلہ کے بعد اُس تین کے سوا اور بھی معتدبہ حصہ فوج اُنکی خدمت گزاری
کیلیے موجود ہے تو اس مقابلہ سے کوئی ترکی بہادری نہین ظاہر ہوتی مگر چونکہ کوہ اتھرس مین
یونانیون کو مقابلہ کا ایسا عمدہ موقع تھا جہان درحقیقت بہت سی رجمنٹون کا کام تھا اسکے علاوہ
یونانی انجنیر بھی بہت اچھے تھے اور اُنکو اپنے مواقعات جنگ کی تکمیل کا اچھا موقع بھی ملا تھا
اسلیے اگر متعدد اور پیچیدہ جنگی کارروائیان جو اُنکے خلاف کی جا رہی تھین تجویز کے موافق ٹھیک
ٹھیک واقع نہ ہون تو اب بھی یونانیون سے **ادہم پاشا** کو نقصان اور تکلیف کا بہت کچھ اندیشہ تھا
ہز اکسلنسی **ادہم پاشا** کی دلیری اور بہادری بہ حیثیت جنرل کے جو کچھ ہو مگر اسمین تو کوئی کلام نہین
کہ انتخاب مقام خیمہ کا انمین خاص مذاق تھا۔ اُنکا سبز خیمہ ٹکیس پہاڑی کی چوٹی پر خوشنما سرو کی درختونکے
حلقہ مین قائم کیا گیا تھا۔ خیمہ کے اندر نصف آرام گاہ اور بقیہ نصف مین نصفی پیز لگا ہوا تھا لیکن خیمہ کے
باہر عجیب خوشنما نظارہ تھا۔ بارش کے ہوجانیسے قرب و جوار کے پہاڑیان اور وادیان مخملی فرش سے
آراستہ ہوگئی تھین اور سابق کے نونہالان چمن مین خاص قسم کی فرحت بخش تازگی آگئی تھی اور اُسی بارش کے
اثر سے پاشاے موصوف کا سبز خیمہ دھلکر سفید ہوگیا تھا جس سے عجیب ہی لطف آرہا تھا۔ اُسکی سفیدی
اور جوار کی سبزی ایسی تھی گویا زمرد مین ہیرا جڑ دیا گیا ہے۔ پہاڑی کے پہلو مین دو نامی عارف باللہ
مسلمانون کی قبرین ہین۔ یہ مقبرہ ایک مختصر سے حجرہ مین محدود تھا اور گرد سرو کے درخت لگے ہوے
تھے اور حجرہ کی کھڑکیون کے ڈنڈون مین بہت سی مختلف الالوان منّت کے دھاگے بندھے ہوے
تھے جس سے وہان کے مرجوعہ کا اندازہ ہوتا ہے جب سے یونانیون نے تھسلی پر قبضہ کیا تھا

اس زمانہ سے کچھ مرمت و نگرانی اس درگاہ کی نہین ہوئی تھی اور منہدم ہو رہی تھی متصل کی سرائے جو بہت چھوٹی تھی وہ بھی آدھی گر گئی تھی یہان تک کہ جنرل اسٹاف کے گھوڑون کے لیے کافی جگہ نہ ملی اور مجبوراً سرائے کے صحن ہی مین باندھنا پڑا۔ اسیطرح دوسرے آثار سے ویرانی ظاہر تھی یعنے جا بجا مینہ صحرائی ہیبت اور کر وہ آواز لگا رہے تھے۔

مگر ان ابدی خوابگاہ مین آرام سے سونیوالونکو اب ایک موقع مسرت و فرحت کا ملا۔ انھون نے اپنے مقابر مین سولجرون کے فاتحانہ قہقہون کے ساتھ ہم آوازی ضرور کی ہوگی جبکہ سولجرون کو روٹیان ملی ہونگی اور بادشاہ کی سلامتی کا نعرہ بلند کیا ہوگا ان بزرگوارون کو کیسی روحی مسرت حاصل ہوئی ہوگی البانیون کے گیت کے ساتھ انکی نغمہ سرائی بھی ضروری بات ہے۔ یہانتک کہ توپخانے کی توپونکی گھڑگھڑاہٹ اور شب کو دوسرے گھوڑون کی ہنہناہٹ سے ان مقدس لوگون کو غذائے روحی حاصل ہوئی ہوگی۔ پہاڑی کے داہنے اور بائین اور سامنے میدان مین اور خود پہاڑ پر غرض چارون طرف کوسون خیمہ ہی خیمے نظر آتے تھے۔ جو فاتح ترکون سے معمور تھے۔ اور اب چونکہ صبح کا وقت تھا یہ فاتح ترک اپنے خیمون سے نکل رہے تھے۔ فتحیابی کے پر فخر آثار انکے چہرون سے اسطرح نمایان تھے جسطرح متوسط العمر کے متین چہرون سے ظاہر ہوتا ہے۔ آگ کے لیے لکڑی کاٹ رہے تھے۔ سوکھے ہوئے بسکٹون کو بھگونے کے لیے چشمون سے پانی کھینچ رہے تھے۔ بعض درختونکی پتلی پتلی شاخون کو چھتری کی شکل مین بن رہے تھے تاکہ دوپہر کی دھوپ سے بچاؤ رہے۔ لڑکون کی دستکاری نہایت سست ہوتی ہے۔ کسی کام مین عجلت نہین ہوتی مگر اس جنگ سے انکو عجلت کا سبق ضرور ملیگا۔ اسوقت انکے لیے ایک بڑی خطرناک چیز پیش نظر تھی یعنے انجرہ جو میدان مین کمبند کی شکل مین ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ تھسلی کا بخار ہے جو پہاڑون سے صبح کو نکلتا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ حتی الوسع وہان سے کوچ کیا جائے۔

پس ہم لوگ ۱۷ مئی کو بوقت شام فارسالہ روانہ ہوئے اور خالی مکان مین اپنا ڈیرہ خیمہ جمایا۔ دوسرے روز صبح کو کسیقدر تیز قدمی سے چلکر قلب فوج کے پہلے بریگیڈ کو لے لیا۔ اور آگے بڑھے اور ایک تنگ درہ سے جنگ ڈومو کو کا نظارہ کرنے لگے۔

چھبیسوان باب

موسر رائفل

مین نے تو خیال کیا تھا کہ ان دنون لڑائی مین بینڈ باجا کا جانا موقوف ہوا مگر یہ خیال غلط نکلا اور جو بینڈ اب دیکھنے مین آیا وہ بہرصورت بینڈ تھا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ نہایت عمدہ بینڈ تھا۔ وہ دن گئے جبکہ ترکی باجا بجانیوالے محض وحشیانہ طریقہ سے صرف بھڑ بھڑ کرنا جانتے تھے۔ اب انکا باجا خوش آہنگی کے ساتھ تال سُر اور وزن سے ٹھیک ہوتا ہے۔ مین پہاڑی پر بیٹھا ہوا اُسکی باقاعدگی پہ تعجب کی نظر کر رہا تھا اور وہ کامل ملٹری بینڈ کے اوصاف کے ساتھ فزاے عالم کو اپنے موزون راگ سے معمور کرتا ہوا کوچ کر رہا تھا۔ بینڈ کے پیچھے اڈریانوپل کا برگیڈ تھا جو راست اور پھرتیلا اور ترکی عادات کے لحاظ سے ہمہ تن فوق العادت یعنی بالکل غیر ترکانہ حیثیت سے تھا۔ اس برگیڈ کے کل افراد جوان سال تھے کیونکہ ان کا تعلق نظام یعنے فوج باقاعدہ سے تھا۔ ابتک جتنی فوجین آئی تھین وہ ردیف تھین۔ سبھون کے پاس کنٹوپ کا سفید تھیلا۔ سب کی ٹوپیان یکسان۔ سب موسر متواتر چھوٹنے والی بندوقون سے مسلح اور سب کی بندوقین خاص طور سے آویزان۔ سب کی وردیان پورے معنی مین وردیان تھین۔ یعنے صاف شفاف ہر جگہ سے درست۔ قدم نہایت باقاعدہ لمبے اور تیز اُٹھتے۔ ترکی افواج مین اڈریانوپل کا حصہ بے شک منتخب حصہ ہے۔ ردیف فوج کے بعد جو سست رفتار۔ کہنہ لباس۔ اور دراز ریش تھے اس فوج کا نظر فروز ہونا گویا ایک قسم کا فرحت انگیز مکاشفہ تھا۔ ان پلٹنون مین دونون صفتین موجود تھین یعنی ترکانہ اور غیر ترکانہ ترکانہ صفتون سے قوت اور پیشقدمی مین کمال متابعت کے ساتھ کامل استقلال مراد ہے اور غیر ترکانہ اوصاف مین سلمان کا زرق برق ہونا اور رفتار مین تیز اور ٹھلے ہوے قدم اُٹھنا داخل ہین اسطرح یہ نوجوانون کی باقاعدہ فوج جسکے آگے باجا بج رہا تھا اور خود کالم مین بندوقون کی اوپر نیچے حرکتین ہو رہی تھین خاک آلودہ سڑک پر ڈوموکو کی جانب بڑھ رہی تھی۔ یونانیون کا یہ آخری قلعہ تھا جو قدرتی طور سے تمام جنگی مقامون سے زیادہ مستحکم تھا اور سامان وغیرہ کے لحاظ سے بھی ایسا مقام تھا جسپر بہت استحکام اور قوت سے مقابلہ کر سکتے تھے۔ اگرچہ مین جنگی معاملات مین مبصر نہین ہون مگر مجھے یقین ہے کہ دنیا بھر مین بھی کوئی ایسا مضبوط مقام نہ ہوگا۔ خود ڈوموکو ایک پہاڑی سطح زمین پر جو

اتھرس پہاڑ کا جزو ہے واقع ہے جہان میدان تھسلی سے پہاڑ دن اور وادیون سے رستہ گھومتا ہوا گیا ہے۔ شہر ڈومو کو بلند مقام پر تھا کہ میلون فاصلہ سے دکھلائی دیتا تھا جسکے بیچ مین چوٹی پر ایک قلعہ ازمنۂ متوسطہ کے وینیشیا وضع کا بنا ہوا تھا۔ جسکی دیوارین جنگی ضرورتون کے موافق تعمیر ہوئی تھین قلعہ اور نیز پہاڑی کی ایک چوٹی سے شہر کے عقب اور بائین جانب پانچ پانچ چھ چھ انچ والی عظیم الشان توپین چل رہی تھین۔ اسی طرح جو سڑک ڈوموکو کی جانب گھومتی ہوئی گئی تھی اُسکے داہنے اور بائین جانب چار میدانی توپخانون کے گولے برس رہے تھے۔ پہاڑ کے زیرین حصہ پر جہان خندق تھی اُسکی سڑک کے دونون جانب یونانی پیدل فوج اسطرح تعینات تھی کہ حملہ آور فوج پر جسطرف سے چاہے آگ برسا سکے۔ ان تمام مجسم قوتون اور مضبوطیون کے مقابلہ مین اور اُس فوج کے اوپر جسکی تعداد چھ گنی زیادہ تھی اور اُس موقع پر جہان موت کا دو ہزار فیٹ ڈھلوان بلند پہاڑ کھڑا ہوا تھا موسر رائفل والی فوج راست قد تیر کی طرح بڑھ رہی تھی۔

ابتدا سے انتہا تک توپون کی مہیب آواز رہی ایسی فوج کے قلب پر حملہ کرنا بظاہر بالکل پاگل پنا معلوم ہوتا تھا چنانچہ خود ادہم پاشا اسکے بہ الفاظ ظاہر پورے طور سے مقر تھے مگر اُسپر حملہ کے لیے اُنکے زیر فرمان پانچ ڈویژن اور ایک برگیڈ فوج تھی۔ یونانیون کے اگلے حصہ پر خفیف حملہ کرنا بہت ضروری سمجھا گیا تھا تاکہ یونانی فوج اپنی توپون اور خندقون سے آگے نہ بڑھنے پائین۔ چنانچہ اس غرض کے لیے موسر رائفل اور اُسکی اعانت مین ردلیف کا ایک ڈویژن بھیجا گیا۔ مگر کس کو معلوم تھا کہ منجملہ ستر پلٹنون کے صرف سات پلٹنون پر کل لڑائی کا بوجھ ڈال دیا جائیگا۔ میدان کا نقشہ حسب تجویز ذیل قرار پایا تھا۔ حیدر پاشا کا ڈویژن محفوظ رکھا گیا نشاط پاشا کا ڈویژن جس مین اڈریانوپل کا برگیڈ شامل تھا اور جس برگیڈ مین صرف سات ہی پلٹنین تھین ڈوموکو کی سڑک پر روانہ ہوا۔

خیری پاشا ہمارے داہنے بازو کی پہاڑیون کے کنارے کنارے کوچ کرنے کو تھے اور حمدی پاشا بائین بازو۔ اسطرح ہر دو بازو دیر جنگی کارروائیان ہونیکو تھین۔ اسی اثنا مین ممدوح پاشا مع اپنی فوج کے ڈوموکو سے گزر کر درہ فرقہ پر قبضہ کرنیوالے تھے۔ ان ترکیبون سے غرض یہ تھی کہ پھر ایک مرتبہ یونانی فوج کو گھیر لین اور گھیر کر مار ڈالین یا گرفتار کرلین۔ مگر ہمین اس مرتبہ بھی ناکامی

ہوئی۔ سب سے پہلے خیری پاشا کی فوج میدان جنگ مین نمودار ہوئی۔ تقریباً گیارہ بجے دن کو اُنکی
فوج کا ہراول اُس پہاڑی سے دکھلائی دیا جسپر مین بیٹھا ہوا دونون طرف کی فوج کی نقل و حرکت کو
دیکھ رہا تھا۔ پہلے ایک گروہ متفرق اسکرمشر کا دکھلائی دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کچھ سپاہی نمودار ہوئے
بعدہٗ ہراول فوج کا تمام لیے ہوے۔ پھر اُسکا بقیہ حصہ۔ اسکے بعد سلسلہ وار فوج کا آنا شروع ہوا رفتہ رفتہ
تمام میدان اُنکی پلٹنوں اور بعدہٗ توپخانون سے بھر گیا۔ مگر خیری پاشا غلطی سے جو پہلی غلطی تھی [illegible]
پہنچنے کے لیے ایسی راہ سے کوچ کر رہے تھے کہ اگر کیا تو اُنکے کوچ سے نشاط پاشا کی راہ دو ڈویزن کوہ مین
رُک جاتی یا پہاڑون سے کوچ کرتے ہوے یونانی فوج کے میسرہ کے مقابل نکلتے۔ اور دوسری غلطی
یہ ہوئی کہ خیری پاشا نے صبح کے چھ بجے تک کوچ ہی نہ کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ یونانی اُنکے قدم قدم کی
بخوبی نگرانی کرسکتے تھے اور اُنکی فوج کو پانچ گھنٹے کی دھوپ مین سفر کرنیکے بعد ہی یونانیون سے مقابلہ
کرنا پڑا۔ نشاط پاشا نے بھی تقریباً اُسیوقت کوچ کیا اور اُسکے دو گھنٹہ کے بعد وہ بھی مصروف
جنگ ہوگئے۔ ممدوح پاشا نے سویرے ہی یعنے چار بجے صبح کو احمدی پاشا نے پانچ بجے صبح کو کوچ
کردیا تھا۔ اگرچہ موخرالذکر کو پہاڑی راہ کے نشیب و فراز طے کرنے مین بڑا وقت صرف کرنا پڑا تھا۔ اگر
شب ہی کو کوچ ہوگیا ہوتا تو سپاہی صبح کو تازہ دم شریک جنگ ہوتے۔ جسمین نہ وقت ضائع ہوتا اور
نہ راستہ بھٹکتے جیسا کہ دن کے کوچ مین تینون باتون کا نقصان ہوا۔ بہرحال رات کو تو کوئی کوچ
نہ ہوا اور افواج جو ہر سر موقع پہنچے وہ بھی اکٹھے نہ تھے بلکہ ایک ڈویزن کے بعد دوسرا ڈویزن
پہنچا کیا۔ ایک تیسری غلطی جو بہت بڑی غلطی تھی واقع ہوئی جسکا حال آگے بیان ہوگا۔

خیری پاشا کا دشمنون سے ۱۱ بجے مقابلہ ہوا جبکہ وہ موضع سیدوبا سے گزر کر اپنے فوج کی ساتھ
میدان محاذی ڈوموکو مین کوچ کر رہے تھے۔ موضع مذکور مین یونانی سوارون کا ایک اسکواڈرن
جسمین تقریباً چالیس آدمی ہونگے اِدھر اُدھر دوڑتے ہوے دکھلائی دیا۔ پاشاے موصوف اپنے
ڈویزن کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے جبکہ نصف درجن سوارون نے انھین دیکھکر
موضع مذکور مین سب بے تحاشا بھاگ گئے اُنکے پہنچنے کی خبر کی جسپر ایک گولہ بھی ترکون کے روبرو آکر
گرا۔ اور آدھا اسکواڈرن گھوڑون سے اُتر کر خیری پاشا کا بندوقون سے مقابلہ کرنا شروع
کیا اور بقیہ آدھا موضع مذکور کی پشت پر جمع ہوکر میدان کی طرف فراری کی تیاری کی۔ اور ڈویزن مذکور کو

مقابل کے سوارون سے کچھ چھیڑ چھاڑ رہی مگر اُن بیس آدمیون مین سے کوئی ضایع نہوا - اور جب
دھوین سے موضع مذکور کا رخ صاف ہو گیا تو معلوم ہوا کہ گانون کے لوگون نے بھی اور نیز سوارون نے
بڑی اضطرابی سے راہ فرار اختیار کی اور جب ترکی ڈویزن جسکی رفتار بوجہ چھیڑ چھاڑ مذکور ملتوی
ہو گئی تھی خالی شدہ موضع مین پہنچا تو وہی بیس سوار پھر برسر مقابلہ آئے مگر ٹھہر نہ سکے - گولی چلاتے
جاتے اور گانون کی جانب بھاگتے جاتے - یہان تک کہ گانون کے اُس پار نکل گئے - اب ڈویزن
مذکور گانون ہوتا ہوا آگے بڑھا اور میدان مین نکل آیا - اور وہان سے دامن کوہ مین پہنچا - وہان
پھر ایک خفیف سا مقابلہ ہوا - اور وہین وہ ٹھہر گیا -

خیری پاشا کو پیشقدمی کا حکم ہوا مگر اُنکی سولہ پلٹنون کے آگے دو ایک اور پلٹنین اُسوقت
موجود تھین - اُنھون نے کہا کہ اسطرح آگے بڑھنے سے آدمیون کا سخت نقصان ہوگا اسلیے وہین
ٹھہرنا مناسب سمجھا - نشاط پاشا کو بھی اپنی ۲۳ پلٹنون کے ساتھ آگے بڑھنے کا حکم ہوا تھا -
جسمین سے اڈریا نوپل کا مذکورۂ بالا بریگیڈ سب مین افضل اور سب سے آگے تھا - چنانچہ
وہ اپنے اسٹاف کے ساتھ آگے بڑھ کر اُس کوہی سلسلہ تک پہنچے جہان اُسوقت میرا قیام تھا مین نے
دیکھا کہ وہ پیر فرتوت جو بہادری مین جوان تھا بہت ہی خوش نظر آتا تھا جیسا کہ علی العموم وہ ہمیشہ
زمانہ جنگ مین مسرور و شادان دکھلائی دیتے تھے - یہانتک کہ اڈیڈ دانس گارڈ کے ہاتھون ایک
خرگوش کے شکار ہونے پر اُنھون نے طفلانہ مسرت کیساتھ قہقہہ لگا کر تالیان بجائین - مگر بظاہر
اُنکو اپنی اُن خدمات سے ہنوز اطلاع نہین ہوئی تھی جو اُنھین تفویض کیے جانیکو تھین - چنانچہ جب
اُنکو آگے بڑھنے کا حکم ملا تو اُنھون نے اسکو پسند نہ کیا - اُسوقت تک اُنھون نے اپنی فوج کو
یونانی توپون کے روبرو لاکر اکٹھا کر دیا تھا - جو دو ایک گولے چھوٹنے پر دشمنون سے ایک میل کی
بلکہ اُس سے بھی دور ایک پہاڑ کے دامن مین ہٹ گئے اور وہان بہت دیر تک منتظر رہنے کے بعد
نشاط پاشا نے بہت سستی کے ساتھ دو توپخانے آگے اپنے بائین جانب بھیجے اور یونانیون کی
توپون سے مقابلہ کیا جو دس کے پیچھے سے اور سیکڑون فٹ بلندی سے مار رہے تھے - مگر اب
ساڑھے نین بجے نشاط پاشا کو پیش قدمی کا حکم ہوا - ممکن ہے کہ اب بھی اُنکو یہ حکم ناگوار ہوا ہو -
لیکن خیری پاشا تو اپنی جگہ سے نہین ہٹے - اُنکی پلٹنین کالی وردیان پہنے ہوے میدان مین

بے حس وحرکت کھڑی ہی رہین۔ انھون نے صرف اتنا کیا کہ ایک توپخانہ آگے بھیجکر کچھ توپین پر جمع کرا دین
جس سے بظاہر یہ غرض تھی کہ انکے ڈویزن کو یونانی براہ کرم صحیح وسالم نکل جانے دین نہ کہ خود
یونانیون کو وہ وہان سے بھگا دین۔ انکی موجودہ وقت کیفیت سے ظاہر تھا کہ اب وہ تا غروب آفتاب
اپنی جگہ سے جنبش نہ کرینگے۔ اسکے سوا کچھ توپین جانب جپ چل رہی تھین انکی بے ربط گرا آوازسے
معلوم ہوتا تھا کہ حمدی پاشا ہین انکے موقع اور راہ کے نشیب و فراز سے بھی یہی گمان ہوتا تھا
کہ یہ بھی شام کے قبل میدان کارزار مین نہ پہنچ سکینگے۔ نشاط پاشا نے منجملہ تین برگیڈ ون کے دو بڑا
برگیڈ اپنے بائین جانب پہاڑ پر حملہ کرنے کی غرض سے بھیجدیا تھا تاکہ انکا یہ برگیڈ حمدی پاشا کے ساتھ
ہوکر لڑسکے۔ بہرحال انکا منصوبہ کچھ رہا ہو نتیجہ تو یہ ہوا کہ یہ برگیڈ بھی راستہ ہی مین ٹھہر گیا اور کم سے کم موقع
واردات پر پہنچنے مین اسکو بھی بالضرور دو ایک گھنٹہ کا وقفہ ہوا۔ یہ نامناسب تعویق کسی کی غلطی سے
ہوئی۔ لیکن اسی پر تو منحصر نہ تھا بلکہ اور برگیڈ ون کے بھی پہنچنے مین جو سستی ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ سبھون سے غلطی ہوئی۔ مگر ان سب غلطیون کا ایک علاج سوچا گیا تاکہ شب تار کے پہلے کوئی اہم کارروائی
ہوجائے۔ چنانچہ چار پانچ بجے انھون نے اس خوفناک اور مجنونانہ آتشباری کے مقابلہ مین جو یونانی
قلعہ سے ہو رہی تھی موسر رائفل سے دھاوا کرا دیا۔ ان نوخیز نوجوان سپاہیون کی جان توڑ کوشش
مین امداد جسقدر توپین برسر موقع آسکین لائی گئین جب توپخانہ کی گاڑیان کھڑکھڑاتی ہوئی سڑک پر
جارہی تھین تو مین بھی گھوڑے پر سوار ہوکر انھین کے ساتھ ہولیا اور پہاڑی پر قبل اسکے کہ فوج اسکی
عقب مین آئے مین پہنچ گیا۔ فوج نے میدان مین پہنچتے ہی لمبے لمبے غلہ کے کھیتون مین ایسے متفرق
طور سے کوچ کرنا شروع کیا کہ مجھکو خیال گزرا کہ باوجود سب قسم کی چستی و چالاکی کے ہنوز فنون جنگ مین
کافی دستگاہ نہین ہے۔ ان کا باہمی انفصال اس درجہ تھا کہ پچھلی صف کے گولے اگلی صف کے لوگونکو
لگ سکتے تھے۔ مگر دشمن پر کوئی وار نہین ہوسکتا تھا۔ برخلاف اسکے خود دشمن کی زد مین تھے چنانچہ
جبکہ وہ اسطرح بہ اطمینان تمام جارہے تھے تو ایک گولہ انھین کے ایک مجمع مین آکے گرا جسپر سب کے سب
پیچھے ہٹے آدھے تو ہٹ کر کھڑے رہے اور آدھے پھر جی مضبوط کرکے آگے بڑھے اور اطمینان سے
چلنے لگے۔ اسی طرح گولے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر انکے درمیان مین گرتے رہے مگر وہ گیہون کے
لہلہاتے کھیتون کو روندتے ہوئے برابر چلے گئے۔ اور بڑھتے ہی گئے۔

اب سخت ترین معرکہ آرائی شروع ہوئی۔ ہماری پہاڑی کے چپ و راست دس توپخانون سے
یونانی توپون پر گولے برسائے جا رہے تھے ادھر یونانی توپون سے کبھی کبھی ہماری پہاڑی کے
اوپر اور کبھی اُسکے چپ و راست توپخانون کے گھوڑون کے درمیان مین گولے آتے مگر اُنکی
خاص توجہ جوانان آڈریانوپل پر تھی جو گولون کی مسلسل بارش مین برابر بڑھتے جا رہے تھے اگرچہ
ہماری ایک توپ نے ایک گولون سے بھری ہوئی یونانی گاڑی کو اُڑا دیا جس سے بجز دھوئین اور
شعلے کے جو چارون طرف خلا مین بھرا ہوا تھا اور کچھ نہ دکھلائی دیتا۔ مگر تاہم دوسرے توپخانون سے
آڈریانوپل والون کی بُری طرح خبر لی جا رہی تھی مگر یہ نڈر اور بلائے بے درمان جوان جو گویا
آتشین مادے سے بنے تھے بلا لحاظ خونخوار آتشباری کے چلے ہی جا رہے تھے۔ یہان تک کہ
وہ قلعہ کے دھُس اور کھائین سے ہزار گز کے فاصلہ تک پہنچے اور دھوین کی بیچدار شکل سے دور سے
یقین ہوتا تھا کہ اُنکے اسکرمش والون نے لڑائی چھیڑ دی۔ اور گولیان چلنے لگین۔ لیکن انکی
گولیان یونانیون کے تین فٹ عریض دھُس مین کیا کام کر سکتی تھین۔ اتنے مین یونانیون کی
طرف سے ایک دوزخ نما آتشین حملہ ہوا۔ یہ حملہ کثرت مادہ آتشین سے خندقون کے سامنے اور
چپ و راست شعلۂ جوالہ بن گیا تھا اور ایسی سخت اور تیز باڑھ چل رہی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا
کہ گویا ترکون کی موسر رائفل (جو بے در بے چلتی ہی) یونانیون کے ہاتھ لگ گئی ہی۔ گولون کی
مسلسل بارش ایک سرے سے دوسرے تک صرف ایک کوندتی ہوئی بجلی معلوم ہوتی تھی۔ اور
گونجتا ہوا بخار پہاڑون کے چارون طرف جمع ہو رہا تھا۔ تاہم وہ بہادر چلے ہی جا رہے تھے جبوقت
اُن بے چارون کا خیال گزرتا ہے کہ کس بہادری مگر بیچارگی کی حالت مین اُن چیتھڑے اُڑا دینے
اور ریزہ ریزہ کر دینے والے گولون کے پہلو بہ پہلو چلے جا رہے تھے تو نہایت جسم انگیز
صورت آنکھون کے روبرو جلوہ گر ہو جاتی ہے مگر وہ سرمست بادۂ شجاعت بلا لحاظ [illegible]
سامانون کے جو اُن کے گرد و پیش بڑی کوشش سے جمع کیے گئے تھے بڑھتے ہی جا رہے
تھے۔ مگر اب اور ہی حالت پیش نظر ہو رہی ہے یعنے ہمنے یونانیون کے پیچھے
مین دیکھا کہ اگلے دھُسون سے پچھلے دھسون کی طرف لوگ بے تحاشا حیران
و پریشان بھاگے جا رہے ہین۔ یہ کون لوگ تھے؟ دوسرے روز ہم کو معلوم ہوا کہ

یہ بہادران اٹلی تھے[ا] جو مذہب اور شجاعت کے جوش مین غریب ترکون سے ایسے لڑے کہ چند سنٹ مین اپنے مُردون کو چھوڑ چھاڑ کافور ہوگئے - مگر یونانیون کے قلب اور میسرہ سے ابتک گولیون کی بارش مین بجز ترقی کے کوئی کمی نہین ہوئی تھی - کیونکہ اڈریانوپلی برگیڈ ہنوز سرگرم ثبات تھا - اور جبکہ صرف پانسو گز کا فاصلہ رہ گیا تو غلہ کے کھیتون سے جو اتبک اُن کی راہ ہورہے تھے نکلکر ایک نشیبی میدان مین جہان آتشین دریا زور و ن پر تھا اور ہر شخص کو لامحالہ اُسمین پڑجانے اور بہ جانے کا اندیشہ تھا ٹھہر گیا مگر باوجود اس مجسم خوف کے وہ اپنے رنگ مین سپکتے رہے -

لیکن اب کوچ کا زمانہ ختم ہوا - اور اب یا تو پردۂ شب مین محفوظ ہوجائین یا حمدی پاشا یا خیری پاشا اُنکی حالت یاس مین آس کا کام دین - بیشک شب تار اُنکو ہلاکت بالکلیہ سے محفوظ رکھ سکتی تھی اور خیری پاشا یا حمدی پاشا کی امداد سے وہ مظفر و منصور ہوسکتے تھے - ایک جرمن کپتان وہان کھڑا ہوا داہنی جانب خیری پاشا کے برگیڈ پر کبھی گھونسہ تانتا اور کبھی غصہ سے دانت پیستا اور جُھنجھلا جُھنجھلا کر سخت سست الفاظ کہتا مگر اُس جانب سے صدا ے برنخاست یعنی خیری پاشا مع اپنی فوج کے میدان مین بدستور سایہ ساکت و بے حس و حرکت کھڑے ہی رہے اور گمان ہوتا تھا کہ وہ قیامت تک حرکت ہی نہ کرینگے لوگون کی نظرین اُنکی نقل و حرکت پر تھین اور علی ہذا عدم جنبش کی حالت مین لعنت ملامت اُنکے طریقۂ جنگ پر برس رہی تھی - ادھر لوجوانو کی بندوقون کی آواز دھیمی ہوتی جارہی تھی - آفتاب پہاڑی کے نیچے آرہا تھا اور سایہ میدانمین تیزی سے پھیل رہا تھا اور آخرکار بعد خرابی بصرہ خیری پاشا کچھ چلتے ہوے دکھلائی دیے اور حمدی پاشا بھی مشرق جانب سے کوچ کرتے ہوے معلوم ہوے - مگر اب وقت باقی نہ رہا تھا - تاریکی نے ایسا پردہ ڈال دیا کہ کچھ دکھلائی نہین دیتا تھا اور بجز صاعقہ نما شعلہ کے جو ہمارے فوج کے روبرو اپنا مہلک اثر دکھلا رہا تھا اور کچھ نظر فروز نہین تھا - توپون نے اپنے بخارات

[ا] یونان کی حمایت مین ۲۸۴ - اٹالین ۱۸۷ فرنچ ۶۷ - اسٹرین ۱۱ روسی اور سات سویڈی شامل جنگ ہوے تھے - انگریزی جنگی عہدہ دارون مین سے جو بحمایت یونان گئے تھے لفٹنٹ ہیرسن مارا گیا تھا مذکورہ بالا تعداد کے سوا مکرر سہ کررو الیشر مختلف مقامات سے بحیثیت افسر و سپاہی پہنچا کیے - مترجم

اچھی طرح نکال ڈالے تھے۔ اور رات ہوجانیسے انکی گھوڑے ہدے اور وہ واپس کھینچی جا رہی تھین مگر ہماری فوج کے اگلے حصہ کے مقابلہ مین انکی توپین ہنوز سرگرم پیکار تھین۔ وہ فوج کا اگلا جانباز حصہ کون ہے وہی مصیبت زدہ۔ یاس خوردہ۔ شکست بردہ۔ بچےدٹ پر کالہ آتش بقیہ حصہ جوانان موسر رائفل۔

منجملہ چار ہزار جوانون کے جو میدان کارزار مین مقابل توپ وتفنگ ہوے تھے ایک ہزار آدمی سے زیادہ مقتول ومجروح ہوئے۔ منجملہ سات پلٹنون کے دو پلٹنون کے کمانڈنگ افسر ضائع ہوے اور ایک پلٹن کے توکل افسر بہ استثنائے دو افسرون کے کام آئے۔ اسطرح تمام شب آلام ومصائب سے جو میری قیامگاہ کے گرد وپیش گزرتے کان آشنا رہے۔ یونانی شب ہی کو بھاگ نکلے اور انکے بھاگنے کا حمدی پاشا کے بہ دیر پہنچنے سے اچھا موقع ملا جنکو بجائے خونریز جنگ کے مفت کی بے محنت فتح مل گئی جو یونانیون کی فراری سے حاصل ہوگئی تھی۔ صبح کو میدان گولیون کے سیاہ نشانات سے چھلنی دکھلائی دیا۔ اور مین نے ہمین جوانون کو ایک غار مین پڑے ہوے دیکھا جنکے بازو اور رانین سب اکٹھی ہو رہی تھین اور غلہ کے کھیت گویا قبل کٹنے کے پھر از سرنو بوئے گئے تھے جنین نونہالان چمن شجاعت نئی وردیون مین اپنی معشوقہ رائفل کے ساتھ جو انکے اکڑے اور جھلسے ہوئے ہاتھون کے قریب تھین ایسی گہری نیند مین سو رہے تھے کہ قیامت ہی کو اٹھائے اٹھینگے۔

ستائیسوان باب

جرگہ گھیگھا

لرلیا پر قبضہ ہونے کے ایک ہفتہ کے بعد جرگہ گھیگھا کے لوگ میدان مین نمودار ہوے یہ لوگ معقول نیلی وردی اور البنی نوکدار ٹوپی پہنے ہوئے تھے لیکن یہ لوگ فوج باقاعدہ مین سے نہ تھے سب والنٹیر (مجاہدین) تھے۔ یہ لوگ شمالی حصہ البانیا سے جنگ کی غرض سے آئے تھے۔ البانیا کی اصل جرگون مین سے یہ جرگہ گھیگھا شدت وحشت مین مشہور ہے۔ انکو شرکت جنگ کے معاوضہ مین کچھ تنخواہ ملنے والی نہ تھی بلکہ وہ بلا معاوضہ بامید عزت وغنیمت جانبازی کے لیے تیار تھے۔ چونکہ سلطانی فوج مین البانیون کی صدہا پلٹنین ہین اسلیے یہ قیاس کہ البانیون کو ادائے خدمت سلطانی سے انکار ہے محض غلط ہے۔ یہانتک کہ جتنے البانی قابل جنگ ہوتے ہین وہ سب کے سب داخل فوج کرلئے

بھاگے ہین۔ اسی لیے اس بیقاعدہ فوج مین فوجی عمر کے لوگ بہت کم تھے۔ تقریباً دو ثلث، تو حد بلوغت تک
پہنچے تھے۔ انہین سے بعض تو بالکل ایسے تھے کہ اُنکی کشادہ دہن اور مصفا چہرہ پر جوانی کے خط و خال کا
ہنوز رنگ ہی نہ جایا تھا۔ جیسا کہ لندن کے عموماً پانچوین درجہ کے طالب علم ہوتے ہین۔ بعض جو تقریباً
بیس سالہ تھے اُنھون نے اپنے صاف شفاف چہرونکو دقیقہ سیاہی سے پاک کر رکھا تھا مگر سر مین پیچھے
زلفین لٹکتی تھین۔ باقی تو پیر فرتوت ساٹھ ستر اسی سالہ خونین چشم اور بہت سے جو اُنون کے باپ دادا
تھے جو پہاڑون سے نکلکر اپنے نوجوان بچون کو حصول عزت و غنیمت کا طریقہ سکھلانیکے لیے آئے تھے
لڑائی مین تو وہ خالی ہاتھ رہے۔ اور کچھ مال غنیمت نہ ملا۔ دو ایک دن تو اِدھر اُدھر گلیون مین
پھرتے رہے اور مضبوط بند شدہ دوکانون پر گرسنہ نظر پڑتی رہی کیونکہ سنتریون کی ایسی کثرت
تھی کہ ہاتھ بڑھانے کی جرأت نہ ہوتی۔ لیکن فارسالہ کی لڑائی کے بعد اُس شہر کا سوم حصہ ان کے
ہاتھون سے بہت کچھ صاف ہوا اور ڈوموکو کو تو نمونۂ دوزخ بنا دیا تھا لوٹا تو زیادہ نہین۔ کیونکہ یونانیون نے
کچھ چھوڑا ہی نہ تھا کہ کوئی آکر لوٹتا۔ مگر اِدھر اُدھر آگ لگا دیتے اور گلیون مین ہر دفعہ بندوقون کے
دھوم مارتے رہتے۔ بعض تو سور کے شکار کے بہانے سے بندوقین چلاتے رہے لیکن کثرت سے تو
ایسے تھے جو حیلہ بہانہ کے محتاج بھی نہ تھے اور محض اپنی مرضی سے بغیر کسی چیز کو نشانہ بنائے ہوئے
زنازن گولیان چلاتے رہے۔ جسمین اُنکی تفریح طبع اور زندہ دلی کا اظہار تھا جو مقابلہ جنگ کے
نصف خطرناک ہو رہے تھے۔

مگر آتش زنی وبا کی طرح پھیل رہی تھی۔ کہتے ہین کہ یونانی فوج بیقاعدہ نے بھاگتے بھاگتے ایک مسجد
جلا دی جس پر مسلمانون کی بہت کچھ آتش غیظ و غضب بھڑکی اور اسمین شک نہین کہ آب مسجد جل
گئی تھی۔ اور مین نے ڈوموکو مین علی الصباح ایک بہت بڑی آگ دیکھی حالانکہ اُسوقت تک ہماری
فوج قاہرہ وہان داخل بھی نہین ہوئی تھی۔ لیکن یہ امر تصفیہ طلب تھا کہ یونانیون نے درحقیقت
مسجد جلا دی تھی یا دوسرے مکانون مین آگ لگنے سے وہ بھی جل گئی۔ مین تو بڑی مشکل سے اپنے
گھوڑے کو لڑائی کے بعد جلتے ہوئے کوٹھون کے درمیان سے نکال لے گیا۔ سہ پہر تک تو آدھا
گانون خالی ہو گیا۔ اور گیارہ بجے رات تک تو یہ وبائی آتش آفت جان ہو گئی۔ مین نے ایک
خالی مکان اپنے شبینہ قیام کے لیے لیا تھا مگر حشرات کھٹمل کے خوف سے ایک اور دوسرے

مکان مین جسمین یونانی گولہ باروت بھرا ہوا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے باوجود دعوت قیام پذیر نہ ہوا۔ مین تین
شب کا جگا ہوا آرام سے گہری نیند مین سو رہا تھا کہ یکایک جارلی کی آواز سننے مین آئی جو کہتا تھا کہ
"اٹھو بھاگو سخت خوف معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے مکان مین آگ لگ گئی" درحقیقت ہمارے مکان مین
تو آگ نہین لگی تھی مگر پڑوس کا ایک مکان ہمہ تن شعلہ ہو رہا تھا جسکی آتشین موج ہمارے مکان کی
چھت پر آ رہی تھی۔ مین پریشانی مین اٹھا اور جھٹ پٹ کپڑے پہنکر نکل بھاگا اور تمام بقیہ شب
سڑک پر بسر کی اور سفید ٹوپی والے البانیون پر لعنت بھیجتا رہا۔ اُس پر طرہ یہ کہ تمام گلی کوچون مین
بکثرت آتش زنی سے نمونۂ جہنم ہو رہا تھا یہ نہ تھکنے والے لونڈے تمام شب بیفائدہ گولیان چلاتے
رہے۔ لیکن دوسرے روز اسکا بدلہ نکل گیا۔ قبل اسکے کہ وہ واقعہ بیان ہو پہلے ١٨ تاریخ کے
واقعات کو جو جنگ کا دوسرا دن ہے بیان کر دینا چاہیے۔ اُس روز مین ڈوموکو ہی مین ٹھیرا رہا
گھوڑے پر سوار یونانی مقامات جنگ کو دیکھتا ہوا تنقیح ساز کی تلاش کرتا رہا۔ ہم لوگون نے دیکھا
کہ یونانی ایک عمدہ توپ اور دو بڑے مکان جسمین گولہ باروت و کارتوس وغیرہ بھرے ہوئے
تھے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ منجملہ ان سامان حرب کے صرف گولون کی تعداد دس لاکھ تھی[1]۔ علاوہ
ان سامانون مقتول اٹالین کے چند خطوط بھی ترکون کے ہاتھ لگے جنپر انکو کچھ نفرت اور کچھ فخر بھی تھا
مگر اُسکے پڑھنے سے عاجز تھے۔ بہرحال خطون کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ ایک خط ایک لڑکے نے اپنے باپ کو
لکھا ہے جسمین اُسنے ٢٠ لائر[2] مرسلہ کا شکریہ ادا کیا ہے اور لکھا ہے کہ جیسی حماقت یونان آنیسے ہوئی
ویسی حماقت کبھی عمر بھر نہ ہوگی۔ افسوس کہ یہ خط باپ کے پاس نہین پہنچ سکا۔ اور نہ اب کبھی جا سکیگا
ایک دوسرا خط تھا جسمین عورت نے اپنے مرد کو خدا کا شکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ اب جنگ ختم ہے
امید ہے کہ آپ جلد واپس تشریف لائینگے۔ افسوس خاتمۂ جنگ سے پہلے ہی اُسکا خاتمہ ہوگیا۔ یاس! حسرت!!۔
تیسرا کاغذ پروانہ راہداری بنام رابرٹ سنکلر شعرا اجازت سفر اندرون ممالک جرمنی۔ اسٹریا۔ واٹلی تھا
اسیطرح اور سب خطوط تھے جنکے مالک سب کے سب آغشتۂ خاک و خون ڈوموکو کی سڑک پر پڑے ہوئے تھے۔

---

[2] سکہ طلائی مروجہ ملک اٹالیہ۔ [1] آخری جنگ ڈوموکو سخت جانبازی کے بعد فتح ہوئی جسمین علاوہ بکثرت سامان
حرب و رسد اور زینون اور وردیون کے ١٨ قلعہ شکن اور کوہی توپین۔ چار ہزار رائفلین ٣٥ ہزار گولے اور
١٢ ہزار کارتوس اور دیگر سامان باربرداری غنیمت مین ملے۔ مترجم

اسی اثنا میں یونانی درہ فرقہ ہو کر لامیا بھاگنے کی تیاری کر رہے تھے - اور بہت کچھ اسمین کامیاب بھی ہوگئے - کیونکہ ممدوح پاشا کے برسر موقع پہنچنے میں اتنی دیر ہوئی کہ یونانی صاف بچ کر نکلگئے ہان اتنا ہوا کہ آنکے اسکرمش والون نے یونانی مفروریں پر کچھ گولے برسا دیے اور بعدہٗ پہاڑ کی راہ لی - لیکن سہ پہر کو سیف اللہ بے ترکی گارڈ کو لیکر درہ تک پہنچ گئے - مگر وہان پر صرف حصہ والپسین ملا جو قابض درہ تھا اُس سے ایک گھنٹہ تک یونہی سی لڑائی رہی - جسکے بعد وہ لوگ دکن کی جانب فرار ہو گئے - سیف اللہ بے کے ساتھ صرف ایک کوہی توپخانہ تھا -

یونانیون نے ڈوموکو کی سڑک دو جگہ سے توڑ دی تھی - اسلیے موضع مذکور مین توپخانہ پہنچنے مین دوپہر سے زیادہ عرصہ گزر گیا - انیسوین تاریخ کو علی الصباح ڈوموکو اور درہ مذکور کے درمیان دس میل تک توپخانہ پہنچ چکا تھا - علی ہذا افواج مفوضہ ممدوح پاشا - حیدر پاشا - خیری پاشا اور حمدی پاشا بھی آگے بڑھ گئے تھے - اگرچہ آخری دو پاشاؤن کے درہ تک پہنچنے مین شک کیا جاتا ہے شام کو حمدی پاشا نے پہاڑ کی بائین جانب اور خیری پاشا نے موضع ڈیوکلی مین پہاڑ کے داہنے جانب ڈیرہ خیمہ جما دیا -

مین سویرے ہی گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا - راستہ مین بہت سے توپخانے اور پیادہ فوجین ملین اور درہ فرقہ کی بلندی پر جو گھومتے ہوے جنگل سے راستہ ہے چڑھنا شروع کیا - کسی شخص کو اب آیندہ جنگ کی امید نہ تھی ہر شخص یہی کہتا تھا کہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا - لیکن آدھی دور گیا ہی تھا کہ پیش خیمہ توپخانہ ملا جو اوپر سے آ رہا تھا - تھوڑی دیر کے بعد کمانڈر انچیف پہاڑ سے نیچے اُتر رہے تھے - محمد بے صاحب ممدوح کے ہمراہ رکاب تھے - اُنھون نے مجھے مطلع کیا کہ ہراول فوج لامیا کے میدان مین جا پہنچی ہے - سوارون نے تھرماپولی[۱] پر قبضہ کر لیا ہے اور یونانی اوتھریہ سے ایتھنز بھاگے جا رہے ہین - یہ ایسی ضروری خبرین تھین جو مجھے اگر اور پہلے

[۱] تھرماپولی یونان کا ایک نہایت مشہور درہ ہے جو حملہ آور فوج کی تباہی کے لیے نہایت موزون مقام ہے اسی درہ پر یونانی جنرل لیونیداس نے دارا کی عظیم الشان فوج کا صرف تین سو یونانیون کی مدد سے سنہ ۴۸۰ قبل مسیح معتصبہ زمانہ تک کامیابی سے مقابلہ کیا تھا - اس جنگ مین یونانیون نے ڈوموکو کی شکست کے بعد اسی مقام کو آخری ہیڈ کوارٹر بنایا تھا - مترجم

معلوم ہوتین تو بہت بہتر ہوتا - بہر حال اگر یہ خبرین صحیح ہین تو خاتمۂ جنگ مین کچھ شک ہی نہین ہے مین
ادہم پاشا کے ارشاد کے موافق پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گیا جہان ممدوح اور حیدر پاشاؤن سے
ملاقات ہوئی - ممدوح پاشا بھی نیچے اُترنے کی تیاری کر رہے تھے - ممدوح پاشا کو جو ناکامی دشمنون کی
راہ فرار قطع کر دینے مین ہوئی اُسکا اُنکے چہرہ پر کچھ بھی اثر نہ تھا - چنانچہ وہ نہایت مسرت کے ساتھ
کہنے لگے کہ "الاسونا مین قبل جنگ ایک انگریزی اخبار نویس آیا ہوا تھا اُسنے ہملوگون سے
کہا تھا کہ یونانیون کے مارنے کی زیادہ کوشش نہ کرنا بس آپ اپنے ملک مین جا کر بیان کیجیے
کہ آپنے بچشم خود ممدوح کو دُرہ فرقہ کی چوٹی پر بیٹھے ہوے دیکھا ہے" - اس بیان سے ممدوح کا جو
مطلب تھا وہ ظاہر تھا - وہ منجملہ اُن لوگون کے ہین جو جنگ کا ماحصل صرف حصۂ ملک پر قبضہ کرنا
کافی سمجھتے ہین - اب وہ فرقہ کی چوٹی پر بے شک موجود تھے مگر اُنکو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ یونانی
ہلاک ہوے یا صحیح سلامت نکل گئے اُنکے نزدیک یہ دونون باتین برابر تھین - ممدوح اور حیدر پاشا
نے بھی یہی کہا کہ جنگ کا خاتمہ ہوگیا - مگر تاہم کچھ نیچے اُتر کر مین تھرمابولی کی طرف دیکھنے لگا -

مین نے دیکھا کہ اسی پہاڑی کے ایک زیرین نمایان حصہ سے چند آدمی سیاہ ٹوپی دیے ہوے
نکلے جو پہاڑی کے گھومتے ہوے راستہ کو کاٹ رہے تھے - ایک دوسرے حصۂ پہاڑ پر جو فی الحقیقہ
اُس سے بڑا اور اُسکے اوپر تھا ایک محفوظ بلیٹن آرہی تھی - ایک شخص نے بیان کیا کہ زیرین
حصہ کے لوگون کے سرون پر ترکی ٹوپیان نہ تھین اسلیے وہ ضرور یونانی ہونگے - اتنا کہنا تھا کہ
گولیون کی بوچھار آنے لگی - مگر بالائی حصہ کی محفوظ بلیٹن نے ترکی بہ ترکی جواب دینے مین اُسوقت
پس وپیش کیا - اور بعض ترکی عہدہ دارونکو بہت تشویش ہونے لگی - مگر اِس فوج کے کمانڈر
سیف اللہ پاشا تھے - جو اُن ترکی افسرون کی طرح نہین ہین جو مفرور دشمنون کو ایک ہفتہ
کی فرصت دین کہ وہ اطمینان سے پھر اکٹھے ہو کر مقابلہ کر سکین - ترکون کی ایک دوسری کمپنی اُس
پہاڑی کے نیچے پڑی ہوئی تھی جسپر مین بیٹھا ہوا تھا سیف اللہ بے وہان بہت تیزی سے
پہنچکر اِن لوگون کو لڑائی کے لیے لائے -

اب گھیگا نیچے دکھلائی دیے - اور یہ بلندی سے نشیب مین اسقدر تیزی سے اُتر رہے
تھے جسطرح فٹ بال کا گیند دوڑاتے ہوے لیجاتے ہین - ترتیب و انتظام کا تو نام نہ تھا - اور

کوئی عہدہ دار بھی دکھلائی نہین دیتا تھا۔ اگرچہ ایک جھنڈا اس غول بیابانی کے درمیان مین اُچھلتا
ہوا جا رہا تھا اور اس بات کی فکر مین نہ تھے کہ دشمن ہر کہان کہ تاک کر گولی مارین یا اپنے ہی لوگون پر جو
عقب مین ہین اُنکی جانب گولیان چلانے مین احتیاط کرین یہ طوفان بے تمیزی اسیطرح بڑہا جا رہا تھا کہ انتہین
اسٹاف کے دو افسر اُنکے سر سے پر آپہنچے۔ مگر اِن لوگون نے بلا تکلف اُنکے پیچھے پیچھے دوڑنا شروع کیا
پھر سیف اللہ بے نے آگے بڑھکر چاہا کہ کسی طرح وہ لوگ باقاعدہ ترتیب کے ساتھ صف بستہ ہوکر چلین
اور آگے بڑھکر دشمنون کو بھاگنے نہ دین۔ مگر وہ کہان ماننے والے تھے۔ بجائے اسکے کہ وہ افسرونکی
رائے پر چلین وہ اپنی بیقاعدگی سے سیدھے تیزی کے ساتھ بلا لحاظ نشیب و فراز بہت تو پہاڑیون سے
اُترتے گئے اور بعدہٗ اُسیطرح پہاڑیون پر کودتے پھاندتے سیدھے چلے گئے تاکہ دشمنون کو روکین۔ ہر شخص
جوش جوانی و شجاعت مین نعرے بلند کر رہا تھا۔ اور بے تکلفی اور کمال بیباکی و مسرت سے گولیان مارتا
جا رہا تھا۔ خواہ انہین سے وہ گولیان اُنھین کے ساتھیون کو جو اُنسے آگے جا رہے تھے لگ جائین۔
یونانیون نے انکی بیقاعدہ آتشباری پر کچھ بھی توجہ نہین کی اور کوئی وجہ بھی اُنکو توجہ کی نہ تھی جبکہ
گولیان اُنکے سامنے آگرین مگر اُس سے کچھ نقصان نہین ہوا۔ بلکہ برخلاف اسکے یونانیون نے اپنی
آتشباری جو اپنے سے بالائی حصہ پر ابتدا سے کر رہے تھے ابتک جاری رکھی۔ اُنکو مدد بھی پہنچگئی تھی جس سے
اُنکی آتشباری مین اور ترقی ہوگئی و بندوق بازون کا سلسلہ جاری رہنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ
خفیف معاملہ جو ابتداءً صرف پچھلے حصۂ فوج سے مقابلہ تھا اب بڑھتے بڑھتے پوری جنگ کی شکل مین ہوجائیگا
ہماری میدانی توپین درہ فرقہ کے دوسری جانب لگی ہوئی تھین۔ اور ہماری پیدل فوج بھی درہ مذکور کے
عقب مین پڑی ہوئی تھی۔ اُنھون نے یونانیون کا ایک کوہی توپخانہ تو غارت کرڈالا مگر چونکہ دور کی زد
تھی۔ اسلیے سستی اور کمزوری کے ساتھ تھی۔ حیدر پاشا کمانڈ لینے کے لیے عجلت کے ساتھ نیچے اُتر
آئے۔ مگر اُنکو ہنوز پورے طور سے کیفیت واقعی معلوم نہ تھی۔ وقت گزر رہا تھا مگر یونانی ہنوز پسپا نہوئے
تھے۔ اور لوگون کی آنکھین درہ فرقہ کی طرف لگی ہوئی تھین۔
لیکن اب کھیگا لوگون نے کسیقدر سکون اختیار کیا۔ انکی طرف لوگون کی نظرین پھرنے لگین اور اُنکا
خوشنما سرخ و زرین جھنڈا اب مثل سابق کے اچھلتا کودتا نہین تھا اور نہ وہ خود فٹ بال کے لڑکون کیطرح
بھاگتے اور دوڑتے ہوے دکھلائی دیتے تھے۔ بلکہ مہذب اور اُنکا جھنڈا شائستہ قدم دکھلائی دیرہا تھا

اور جھنڈے کے ساتھ ساتھ سب گھبگا آہستگی اور متانت سے چل رہے تھے اور چٹانون پر جھپکر چلتے ہوے دشمنون کو آہستہ آہستہ گولیان مار رہے تھے۔ اور اسطرح بہت احتیاط اور گاہ گاہ تیز روی سے سُرخ جھنڈے اور سفید ٹوپیون کے ساتھ برابر بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہانتک کہ وہ ایک بڑی پہاڑی کے کونے تک پہنچے جسکے گرد سڑک بنی ہوئی تھی اور جب وہ اس موقع پر پہنچے تو اکبارگی بندوق بازی بند ہو گئی۔

گھبگا کی بدولت یونانیون نے فرار ہی اختیار کی یہ فرقہ گھبگا دنیا کے بدترین سپاہی مگر سب سے اچھے لڑنیوالے ہین چنانچہ مقابلہ مین نہ تو یہ کسی مقام پر بپا ہوے نہ کسی جگہ ٹھہرے اور نہ کسی خاص شکل مین اپنے تئین محفوظ کیا۔ بلکہ بے خوف جانور کی طرح ہر موقع قتال مین سینہ سپر کھڑے رہے۔ جب مین اُنکے پیچھے سڑکون پر روانہ ہوا تو راہ مین بہت سے ان نوجوان سپاہیون کو سڑکون پر پڑے ہوے دیکھا جنکے چہرون پر گولیون کے سوراخ پڑے ہوے تھے۔ مین نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جسکے سر کے بال بالکل سفید ہو گئے تھے وہ ایک چٹان پر بیٹھا ہوا شدت کھانسی سے پریشان ہو رہا تھا مگر اُسکے چار بیٹے اُسکے چپ و راست اُسکی خبرگیری کے لیے موجود تھے اور متجسس کسی علاج کی تھے اگرچہ اُسکے لڑکے تیمارداری کی نظر سے باپ کے پاس رہ گئے تھے۔ لیکن اُسکے دوسرے اعزا وغیرہ آگے جا کر یونانیون کو بھگا چکے تھے۔ یہانتک کہ امن و امان کا سفید پھریرا لہرا رہا تھا۔ اور یونانی لامیا کی جانب فرار ہو گئے تھے۔

دوسرے دن افسران افواج سلطانیہ نے گھبگون سے رائفلین واپس لیکر اُنکو جسطرح آئے تھے اُسیطرح واپس وطن کیا۔ اور لوگون کو عام طور سے امن و امان حاصل ہوئی۔ اب یہ لوگ اپنے خوشگوار وطن مین اُسوقت تک لطف آمیز زندگی بسر کرینگے جب تک کسی دوسری جنگ کے لیے پھر مدعو نہ کیے جائین۔ واپسی کے وقت چند آدمی حاملان بیرق شاہی کے عقب مین نہایت متانت اور شائستگی سے جا رہے تھے جنکے کامدار پائچون سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ لوگ سرداران قبیلہ مین سے تھے۔ بعض لوگ یکہ و تنہا اور بغیر اسلحہ و ہتیار جا رہے تھے اور بوقت ضرورت بلا تکلف بیچ سڑک پر سو رہتے کیونکہ کسی کو انپر ہاتھ چلانے کی مجال نہ تھی۔ ایک شخص جو بہت بوڑھا پگڑی باندھے عینک لگائے ہشتاد سالہ تھا ایک گھوڑے کو بھگائے ہوے مسکراتا ہوا لیے جا رہا تھا۔ غالباً یہ گھوڑا اُس بڈھے کو لوٹ مین ہاتھ لگا تھا۔ اگرچہ اس جنگ مین لوٹ کا اچھی طرح موقع نہین ملا۔ بلکہ شروع سے

آخر تک سخت تہدید رہی مگر تاہم مین سمجھتا ہون کہ اس مرتبہ آلبانیا مین خچر اور ٹٹو بالعموم بہت ارزان اور کثرت سے پائے جائینگے۔

اٹھائیسوان باب

واپسی وطن

لامیا کے قریب سفید جھنڈ دن نے صلح کرادی - ہم بلندی سے اس شہر کو پائین درہ مین، اور یونانی فوج کو میدان مین کوہ اودیٹہ کی جانب جاتے ہوے اور علی ہذا سمندر کے سواحل کا جنکو لوگ غلطی سے درۂ تھرما پولی کہتے ہین نظارہ کر رہے تھے۔ یونانی فوج کا پچھلا حصہ پہاڑی کے آخری حصہ پر تھا اور وہان سے بھی انکو کھیگا بھگا رہے تھے۔ کیونکہ وہان ایک ترکی توپخانہ پہنچ گیا تھا جو ان مفرورین پر سخت بیرحمی سے گولے چلا رہا تھا اور سوارون کا پرا ہمارے عقب مین پیچ پیچ سڑکون سے گھومتا ہوا آرہا تھا اسوقت صرف ۲ بجے تھے۔ سیف اللہ نے نہایت پھرتی سے ان سوارون کی مدد سے مفرورین یونانی کو جا گھیرا اور جدال وقتال کے بعد سفید جھنڈا جو التواے جنگ کا نشان تھا یونانیون کی طرف سے پیش کیا گیا۔

توپون نے خاموشی اختیار کی - اور بالآخر بڑی مشکلون سے گھیگون نے بھی سکوت کیا - اتنے مین ایک طویل القامت افسر سبز وردی پہنے ہوے - اور خمیدہ تلوار ہاتھ مین لیے ہوے اور ایک دوسرا شخص پستہ قد سیاہ وردی پہنے ہوے نمودار ہوا - ایسا انمیل بے جوڑ مجموعہ کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا ہم لوگ حیدر پاشا کے پاس سے نکلکر سیف اللہ کی طرف گئے کہ دیکھین انسے کیا گفتگو ہوتی ہے۔ سیف اللہ نے انھین ایک کنارہ لیجاکر انسے یونانی زبان مین گفتگو کی - بعد گفتگو کے یونانیون نے انھین سلامی دی اور واپس گئے - انکے واپسی کے بعد منکشف ہوا کہ سیف اللہ سی بیان کیا گیا کہ مہلت جنگ ملگئی ہے - افسوس ہے کہ مہلت جنگ اسوقت دیگئی جبکہ ہم میدان مین سرگرم تعاقب تھے۔ سیف اللہ نے جوابدیا کہ مجھے مہلت جنگ کا تو حال معلوم نہین مگر جبتک ادہم پاشا سے مشورہ نہو اس وقت تک بالفعل آتشباری موقوف رہے گی - اسیوقت ادہم پاشا کا بھی پیام آگیا کہ درحقیقت صلح ہوگئی اب آگے پیشقدمی کی ضرورت نہین ہے اور نہ آتش باری کی - ہمنے یہی سمجھا کہ جنگ روم و یونان کا

خاتمہ ہو گیا۔

چنانچہ ہمنے چارلی سے کہا کہ جلد گھوڑے اکٹھے کرو تاکہ قبل شب ڈُومو کو پہنچ جائیں اتفاق سے جنگ کے ساتھ اُس روز ہماری کل ضروریات روزمرہ کی چیزین بھی ختم ہو چکی تھین۔ کیونکہ اُس روز ہمارے پاس صرف ایک بکس گوشت کا رہگیا تھا۔ اِس بکس کو چار طرف سے چار کھانیوالون نے سخت بیرحمی سے توڑا۔ ہم چار آدمیون کے سوا ایک سوٹزرلینڈ کا افسر بھی شریک ہو گیا تھا جسنے ہم کو بھی حصہ گوشت کے ایک نہایت پتلی قاش جلی ہوئی روٹی کی دی۔ ہمنے سیف اللہ کو بھی مدعو کیا۔ اُنھون نے صرف ایک بسکٹ اور آدھے بوتل پانی سے شرکت کی۔ ہم لوگون کی تو یہ حالت تھی۔ بیچارے جانورون کی اور بُری حالت تھی۔ اُنکو دانہ چارہ یا پانی کچھ بھی نہ ملا تھا۔ چارہ تو حرارت آفتاب کی نذر پہلے ہی ہو چکا تھا۔ پانی جو کچھ ملا تھا وہ تقریباً کل بسکٹون کے بھگونے اور نرم کرنے مین صرف ہو گیا تھا۔ جنگ کے ساتھ اِن چیزون کا بھی ختم ہونا مناسب تھا۔ مگر یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ فارسالہ کے ذخیرہ سے سامان رسد پہنچتا ہی ہوگا۔ چنانچہ ہم لوگون نے وہان سے روانگی مین عجلت کی۔

وہان سے روانہ تو ہوے مگر تمام شب تضیع اوقات کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ہم نے اپنے زمانۂ قیام ٹیکس مین ایک گاڑی اور کرایہ کی لے لی تھی۔ اِس گاڑی کو ہمنے درہ فرقہ کے ایک گوشہ مین کھڑا کر رکھا تھا کہ اسمین چلتے وقت گھوڑون کے لیے خام غلہ بھر لینگے کیونکہ ڈومو کو مین کہین دانہ کا نام نہ تھا۔ ہم آدھی دور گئے تھے کہ بہت سے سولجرون نے جو وہان تھے اِس امر کی شہادت دی کہ مشیر پاشا ڈُومو کو واپس نہین گئے بلکہ ڈیوکلی گانون مین مقیم ہین ہمنے سمجھا کہ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو کیونکہ مشیر پاشا (ادہم پاشا) کے واقعی ارادہ سے کسی کو کبھی آگاہی نہین ہو سکتی۔ یہ تو ضرور معلوم تھا کہ مشیر پاشا کو پانی کی بڑی فکر رہتی ہے جہان اچھا چشمہ ہوگا وہین اُنکا قیام ہوگا۔ لہذا ہم نے گاڑیون کے ساتھ تو چارلی کو روانہ کر دیا۔ اگرچہ وہ بالکل ناراض ہو رہا تھا اور ہم لوگ ڈیوکلی کی جانب روانہ ہوے اور اگرچہ ہمارے گھوڑے بوجہ شدت گرسنگی اور خستگی کے ناقابل حرکت تھے۔ مگر جون توں وہان تک کھیتون مین ہوتے ہوے پہنچے۔ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ مشیر پاشا یہان نہین ہین بلکہ فریق پاشا[1] یعنے خیری پاشا مین چکے

[1] فریق (حصہ فوج کے کمانڈر کو فریق پاشا کہتے ہین جو صرف عہدہ کے لحاظ سے نام ہے)۔ مترجم

سُنتے ہی اور بھی ضعف ہوگیا اسپر طرہ یہ کہ انھون نے ہمکو کھانے کی دعوت بھی نہ دی جو تھا لیا۔ بلحاظ اُنکے طریق جنگ کے جسپر مجھکو ہمیشہ اعتراض رہا اچھا ہی ہوا۔

گاڑی پہ آگے چارلی کو بھیجدیا تھا۔ رستہ مین بہت سے کھیگون نے چارلی کو بندوقیان تانک تانک کے دبک کر رکھا تھا مگر چارلی نے اپنے غلہ بھری گاڑی کو بحفاظت تمام پہنچادیا وہ ہر موقع پر یہی کہتا کہ دیکھو خبردار یہ گاڑی شیر پاشا کی ہے۔ یہان کھیگا کی ایک افسر سے ملاقات ہوئی جسنے ہم کو تمباکو بھی دی۔ کیونکہ علی العموم کوئی کھیگا تماکو سے خالی نہین رہتا۔ ہمنے بامزید تحقیقات کہ وہ کون شخص ہے ہمنے اُس سے کہا کہ اگر تم اپنا گھوڑا ہمین دکھلاؤ تو ہم تمکو تیرہ اُس محنت کا معاوضہ دینگے جسپر اُسنے ایک چھوٹے مکان کا دروازہ کھولا۔ اُسنے کہا کہ مین ایک گھوڑا الیا نیا سے لایا تھا جو مرگیا اور اب شیر پاشا نے ایک دوسرا گھوڑا عنایت کیا ہے۔ اُس مکان مین ایک پہلو سے آتشین دھوان آرہا تھا۔ صحن کی نم زمین پہ آٹھ دس کھیگے ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے اور کچھ زخم پہ پٹی باندھے ہوئے اور ایک ایک رائفل ٹانگون مین دبائے ہوئے خراٹے سے سو رہے تھے وہین پر دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے زخمون سے چور ایک گھوڑا کھڑا ہوا تھا۔ جسکے دیکھنے کے لیے ہم گئے ہوئے تھے۔ بعد ملاحظہ ہمنے شکریہ ادا کیا اور باہر چلے آئے۔ ہماری محنت کا معاوضہ یہی کیا کم تھا کہ ہمنے کھیگون کے ایک افسر کا مکان دیکھ لیا۔

اسوقت خبر رسانی کا تو کوئی موقع نہ تھا کیونکہ تنقیح ساز کا پتہ کہان مل سکتا۔ خیری پاشا کی یہی عنایت کیا کم تھی کہ انھون نے ایک حجرہ قیام کے لیے دیدیا تھا مزید بران انھون نے ازراہ عنایت ایک قاب بھنے ہوئے گوشت کی اُسوقت بھیجی جبکہ ہم لوگ خواب آلود ہورہے تھے۔ صبح ہوتے ہی ہم ڈومو کو واپس ہوئے۔ ایک دن لکھنے پڑھنے آرام کرنے اور آدہم پاشا سے آخری ملاقات کرنے مین صرف ہوا بعدہ پھر روانہ وطن ہوئے۔ مجھے وطن چھوڑے صرف دس ہفتے گزرے جسمین آدھے ایام جنگ مین صرف ہوئے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برسون لندن چھوڑے گزرے ہین۔ بہرحال میدان تھسلی کے مرغزار سے جو بمقابلہ روز اول کے جبکہ ملونہ سے دیکھا تھا اب خوشنما معلوم ہوتا ہے رخصت ہوتا ہون۔ وہان سے نکل کر اور کھیگون کی منتشر افراد مین سے جو اب [illegible] رسالہ سے محض بنظر احتیاط سامان حرب لا رہے تھے ہوتا ہوا فارسالہ

پہنچا وہان دو گھنٹہ قیام کے بعد لریسا روانہ ہوا۔ اب ہم اُس کوہی حصہ پر پہنچے جہان سے موسیو اُقل کو
ڈوموکو جانیکے قبل دیکھا تھا۔ اور دیکھو اُس جانب وہ کھیت ہے جہان سے جنگ واصلی دیکھی تھی
اُسکے بعد ٹیمگس ہے جہان مشیر پاشا نے عید منائی تھی۔ وہان سے چلتے چلتے لریسا پہنچے اور لریسا سے
ملونہ داخل ہوے جو اب بالکل سنسان اور خاموش تھا صرف ایک محاصرہ کی توپ تھی جو ترکون نے
یونانیون سے چھینا تھا اور اب قسطنطنیہ لیے جارہے تھے اُسکے بعد الاسونا پہنچے اور چھ گھنٹہ تک آرام
سوتے رہے۔

دوسرے روز صبح کو سرفیج روانہ ہوے جہان ہمارا پرانا دوست متصرف ہمارے لیے
عمدہ شاہی کھانا تیار کررہا تھا جسکے بعد پھر ہمکو کرویریا ملا پھر آگے بڑھکر ہم ٹرین پر سوار ہوئے
اُسکے بعد ہمارا پورانا سلونیکا کا ہوٹل ملا۔ سلونیکا مین اب بھی عام حالت وہی دیکھی جو قبل دیکھی تھی
پھر ایک مرتبہ ٹرین پر سوار ہونیکا وقت آگیا۔ جبکہ چارلی نے رونا شروع کیا۔ اور ہمنے اُسکو تسکین
دی کہ ہم پھر اُسوقت جبکہ آسٹریا سلونیکا[۵۱] مین آکر دخل کریگا اور لڑائی چھڑے گی آئینگے۔

اُنتیسوان باب

خلاصۂ واقعات

کیا اچھا ہوتا اگر یہ خونریز جنگین معمولی خوش کن تماشون سے زیادہ موثر نہ ہوتین۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ
لڑائی کے پردہ مین بڑے اہم مسائل مضمر رہتے ہین۔ لیکن آجتک کسی شخص نے کوئی تدبیر ایسی نہین
نکالی کہ لڑائی بلا جدال وقتال ختم ہوجائے۔ پرنس کانسٹین ٹینس[۵۲] نے اس باب مین ایک ایسی تدبیر نکالی
تھی جو دوسرون کے نزدیک ابتک ناممکن سمجھی گئی تھی۔ لڑائی کا مقصود یہی سمجھا جاتا ہے کہ دشمنون کی فوج

---

۵۱ سلونیکا کی زرخیز تجارت اور صوبۂ مقدونیہ کی شادابی کی طمع سے آسٹریا کو مدت سے سلونیکا پر قبضہ کرنے کی تمنا ہی
کبھی تو دستانہ ریل آسٹریا سے سلونیکا تک نکالنے کی تجویز کرتا ہی اور کبھی سلونیکا کو اپنا بندرگاہ بنانا چاہتا ہی جو موجودہ
حالت کے اعتبار سے ناممکن ہے۔ اسی کی جانب مصنف نے اشارہ کیا ہی۔ مترجم

۵۲ پرنس کانسٹین ٹینس کی تجویز کا نہ کوئی صحیح حوالہ دیا ہی اور نہ خود پرنس کا کچھ زیادہ پتہ بتلایا ہی۔ معتبر کتب مین نام و مضمون کا
کوئی حوالہ نہ ملنے سے یہ نام فرضی معلوم ہوتا ہی۔ فحوائے مضمون خود ہی دلیل نام فرضی ہی۔ مترجم

تباہ کی جائے۔ مگر جو کچھ یہان دیکھنے مین آیا اُس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ افواج متخاصمین کے اعلیٰ جنگی افسر ایک قسم کے رحم آمیز باہم سازش رکھتے ہین جس سے انکا مقصود رہتا ہے کہ بیگناہ معرض ہلاکت مین نہ پڑین۔ چنانچہ جب یونانیون نے دیکھا کہ ترکون پر گولی چلانے کا یہی موقع ہے تو عین وقت بہ عجلت ممکنہ چلدیئے۔ اسکے جواب مین ترکون نے بھی ایک موقع پر ایک ہفتہ تک اس خیال سے جنگ ملتوی رکھی کہ شائد اس اثنا مین اُنکے آدمیون کا غصہ فرو ہوجائے اور یونانیون کو لازوال نقصان پہنچانیسے باز رہین۔ ڈوموکو اور فرقہ مین البتہ مستثنیٰ کارروائی ہوئی۔ یہ لڑائی کیا تھی گویا سستی[1] اور بزدلی کا مقابلہ تھا اور مقصود شکست تھا جسمین بزدلی کو فتح ہوئی۔ واقعات کے اظہار کیلیے کوئی دوسرا لفظ بجز بزدلی کے استعمال نہین کیا جاسکتا۔ بیشک یورپین لوگون کا قول ہے کہ یونانیون نے داد شجاعت دی۔ لیکن جو لوگ زیادہ محتاط ہین اُنکا بیان ہے کہ اگر یونانیون کو موقع دیا جاتا تو شائد اچھا لڑتے۔ کارسپانڈنٹ کو تو کسی خاص راے کی پیروی کی ضرورت نہین ہے مگر چونکہ اُسکے حسن و قبح کی جانچ کے لیے ایک معیار یعنے ترک موجود ہین۔ اسلیے بالمقابل یونانیونکی متعلق راے زنی کا اچھا موقع ہو سکتا ہے۔ جسطرح یونانیون نے تین روز کی غیر موثر آتشباری کے بعد بدحواس بھاگے اُسطرح ترکون سے کبھی توقع رکھنی ناممکن تھی۔ جبتک یونانیون نے اپنے نقصانات کو بہت زیادہ نہین قرار دیا جو اُنکی فہم و فراست سے بعید نہین تھا۔ اور ترکون نے یونانیون کے بالعکس اپنے نقصانات کا اندازہ حقیقی نقصان سے بہت کم نہین سمجھا اُسوقت تک یونانی ایک موقع کے بعد دوسرے موقع کو چھوڑتے ہوئے نہین بھاگے جسمین سے ہر موقع ایک سے ایک اعلیٰ اور جنگی حیثیت سے افضل تھا۔ اور یہی اُنکی مصیبت کی ابتدا تھی۔ اسمین شک نہین کہ سپاہیون کو واپسی کا حکم ہوا تھا مگر اُنکو بدحواسی کے ساتھ یا گولہ بارود پھینک کر بھاگنے کا حکم نہین ہوا تھا۔ علیٰ ہذا اُنکو دلیلر اور واصلی سے قبل اسکے کہ وہ بھگائے جائین۔ چلے جانیکا حکم نہین ہوا تھا۔ مگر وہ تو ترکونکو دیکھتے ہی اور جنگی چنگاریون کے چمکتے ہی فرار ہوجاتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ یونانیون سے ایسی غلطیان ہوئین ہین جو ایسی مغرور اور لاف زن قوم کے لیے ناقابل معافی ہین۔ اُنھون نے اپنی قوت کا جو مقابلہ متواتر اور مسلسل جنگون سے کے صرف ہونیوالی تھی اچھی طرح اندازہ نہ کیا تھا۔ بلکہ یون کہنا چاہیے

[1] سستی سے ترک اور بزدلی سے یونانی مراد ہین اور مقصود جنگ بجائے فتح شکست قرار دیا ہے۔ مترجم

کہ اُنکو درحقیقت معلوم ہی نہین کہ جنگ کس جانور کا نام ہے۔ صرف پہلے دن **ملونہ** مین وہ اچھی طرح لڑے اُسکے بعد
پھر کبھی جم کر نہین لڑے۔ جنگ **ماٹی** جسمین یونانیون کی کمر بہت ٹوٹ گئی درحقیقت کوئی جنگ نہ تھی جبتک
کہ مین نے اس لڑائی کے متعلق تفصیلی کیفیت اخبارون مین نہین دیکھی اُسوقت تک میرے خیال مین
نہین آیا کہ کوئی شخص یہانکے واقعہ کو لڑائی کہے گا۔ لڑائی تو درحقیقت ہفتہ کے روز ہونیوالی تھی۔ مگر
یونانی شب شبینہ ہی کو چل دیئے تھے۔ اسکے بعد تو اُنکا خاتمہ ہی ہوگیا۔ مین نے ایک رجمنٹ کو بہت استقلال
اور قاعدہ کے ساتھ فارسالہ واپس ہوتے دیکھکر خدا کا شکر کیا کہ ہنوز یونانیون مین اسقدر استقلال
موجود ہے۔ مگر اُسی کے بعد ہی مجھے معلوم ہوا کہ یہ یونانی نہین ہین بلکہ غیر ملک والونکی رجمنٹ ہے جو
حسب معمول خطرہ کے موقع پر متعین کی گئی تھی۔ اسکے بعد اُنھون نے **ولسٹینو** اور **ڈوموکو** مین
دھُس کی آڑ سے اچھی باڑھ ماری۔ مگر وہان درحقیقت دشمن یعنی ترکون کی تعداد بہت قلیل اور
ضعیف تھی۔ لیکن **ولسٹینو** مین جو بات کرنے کی تھی وہ یہ تھی کہ اگر ان مین ذرا بھی **نعیم پاشا** کے
قلب پر جو بہت کمزور تھا حملہ کرنے کی جرات ہوتی تو اُنکے بریگیڈ کو نیست و نابود کر دیا ہوتا۔ ڈوموکو مین
تو جون ہی اُنکے بازوون پر حملہ ہونیکو تھا وہ فرار ہو گئے۔ اور یہی حالت انتشار اور صورت فرار
ہمیشہ دوسرے مقامون مین دیکھی گئی اور کیون نہ ہوتا۔ اُنکی حمایتون کا تو یہ قول ہے کہ جب کثیر
فوج بازوون پر حملہ آور ہو تو بجز فراری کے اور کیا کیا جائے۔ اور اسیلیے ابتدا سے انتہا تک بلحاظ
مواقع جنگ شاہزادہ ولیعہد کی کارروائی نکتہ چینی سے بری ہے۔" یہ تو درست ہے لیکن جب لڑائی
کی گئی تھی تو اُنکو معلوم تھا کہ دشمنون کی تعداد زیادہ ہو جائیگی اُنکو یہ بھی معلوم تھا کہ نہایت مستحکم مقامات
بھی نکل جاسکینگے۔ پس اگر اُنکا ارادہ جنگ کا نہ تھا تو میدان کارزار مین تکلیف فرمانے کی ضرورت
ہی کیا تھی۔ امن و امان سے اپنے مکانون مین بیٹھے رہتے۔ مگر جب میدان مین آگئے تو زندہ قوم کو
اُنسے جنگ ہی کی توقع کرنی ہوگی۔ لڑائی مین پھنس جانیکے بعد اگر ممکن ہو تو جنگی حیثیت سے نمایان
کامیابی پیدا کی جائے ورنہ لڑنا تو بہر حال ہوگا۔ پلونہ[1] مین **عثمان پاشا** کے صرف بازو کی فوج کو
شکست نہین ہوئی تھی بلکہ وہ گھر بھی گئے تھے اور دیدہ و دانستہ گھر جانیکے لیے ٹھہرے رہے فرار نہو

---

[1] پلونہ واقع بلگیریا بوجہ بہادرانہ مدافعانہ حملون کے جو باتحتی غازی عثمان پاشا پچھلی جنگ روم و روس مین
ہوے مشہور عالم ہے۔ مترجم

مگر انھون نے اپنی اس ترکیب سے تقریباً ٹرکی کو بچا لیا لیکن ایسی کارروائیان جیسی کہ پلیونہ مین ہوئین
یونانیون کے نزدیک حماقت ہے۔ کیونکہ اُنکی کوشش تو یہی رہی کہ اپنی جان کسی طرح بچے وہ ملک پر فدا
نہین ہوا چاہتے تھے اور اسمین اُنکو کامیابی ہوئی۔

یہ عجیب دلگی ہے کہ انگلستان کے لوگون کو خیال ہے کہ ترکی فوج زیر ہدایات و احکام افسران
جرمنی تھین۔ جب مین وطن پہنچا تو میرے دوستون نے مجھسے یہی سوال کیا کہ درحقیقت ترکون کے ساتھ
کتنے جرمن افسر تھے مین نے پورے اطمینان کے ساتھ جواب دیا کہ ایک بھی نہین۔ گرمکو پاشا
(جرمنی افسر) جنگ کے تیسرے دن تشریف لائے اور آٹھوین روز واپس چلے گئے اسکے بعد مجھے
خوب معلوم ہے کہ کوئی بھی جرمن نہین تھا۔ اگرچہ مین ترکی فوج کے کل افسرون سے شناسائی نہین
رکھتا۔ لیکن اگر کوئی جرمن افسر کسی خدمت پر ہوتا تو وہ کبھی نہ کبھی جنرل اسٹاف کے ساتھ دکھلائی
دیتا۔ مگر کوئی جرمن افسر کبھی نہین دکھلائی دیا۔ ایسے جھوٹے قصون کی تردید کے لیے کسی بیرونی
شہادت کی ضرورت نہین۔ انکی تردید خودبخود ہوجاتی ہے ازانجملہ یہ کہ ترکون کے سوا کوئی دوسرا
شخص مفتوحہ دشمن کے ساتھ اس توجہ اور مہربانی سے لڑائی جاری ہی نہین رکھ سکتا۔ خود جرمن
کارسپانڈنٹون سے پوچھ لو کہ کس علانیہ جوش سے مگر اُسی کے ساتھ کس ادب و تعظیم سے وہ لوگ
جنگ کرتے تھے۔ وہ دشمنون کی نقل وحرکت کو کیسی توجہ سے دیکھتے تھے اور اپنے خاص اصطلاحی الفاظ سے
انکو موسوم کرتے تھے۔ نقل وحرکت دیکھنے کے بعد وہ کیسے کیسے شکوک اور اضطرابات مین پڑکر لغزش کا
اظہار کرتے تھے اور بعد اسکے ایسے جوش سے ہنستے کہ آنکھون مین آنسو بھر آتے۔ اگر جرمنی فوج
ترکی لباس مین ہوتی تو اُسمین کچھ انتظام اور ترتیب ضرور ہوتی۔ نقل وحرکت کے لیے تقرر وقت ہوتا۔
کارروائی ٹھیک طور سے عمل مین آتی اور نقص کارروائی کی وجہ سے ہر روز کوئی نہ کوئی جنرل گولی سے
مارا جاتا یا تنزل کیا جاتا۔

ترکی افواج نے یونانیون کو اپنی خاص عجیب وغریب طریقون سے شکست دی ہے۔ یہ کہنا تو
محال تھا ہی کہ کس حد تک اُنکی شکست ہوئی ہے بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ اُنکو شکست کیون
ہوئی۔ شائد ہی دنیا مین کوئی ایسی لڑائی ہوئی ہو جسمین نام۔ مقام۔ تعداد افواج اور تاریخ جنگ کے
معلوم ہونے مین ایسی دقتین بلکہ دلشکن محالات پیش آئے ہون۔ جیسے کہ اسمین ہوئے ہین۔ مقامات کے

نام تو آسانی سے نقشون مین مل سکتے تھے لیکن اگر کوئی مقام نہ ملے تو اُسکا کسی سے پتہ لگ جانا ناممکن تھا۔ ہان ایک سیف اللہ تھے جو واقف اور بتلا سکتے تھے۔

خود سیف اللہ کا نام جس سبب سے کہ اُنکو یورپین نظرون مین امتیاز حاصل ہوا ہے چھ سات طریقہ سے لکھا گیا ہے جو ہجے مین نے اُنکے نام کی اختیار کی ہے وہ اسوجہ سے زیادہ معتبر[1] ہے کہ مین نے خود اُنکو اسیطرح لکھتے ہوے دیکھا ہے۔ ترکون سے اگر کسی واقعہ کے متعلق تاریخ دریافت کرو تو وہ فرداً یا دیروز سے زیادہ متجاوز نہین ہوتے۔ رات[2] و دن کے گھنٹون کا حساب ٹرکی مین سب سے نرالا ہے گنتی شمار کی اور بھی مایوسانہ حالت ہے۔ ترکی کی کسی فوج کے افراد کی موجودگی یا ہلاکت دریافت ہونا امکان سے خارج ہے۔ ہر شخص اپنے طور سے قیاس لگا سکتا ہے۔ مثلاً مجھے یورپین لوگون سے معلوم ہوا کہ بعد جنگ ڈوموکو ۸۰۰ سے ۹۰۰ تک زخمی ہسپتال مین داخل ہوے۔ بس بشمول اُن مقتول اور مجروح کے جو ہسپتال مین نہین آئے بلکہ وہین سے علٰحدہ ہو رہے بارہ سو سے پندرہ سو آدمیون تک کا نقصان ہوا۔ اسیطرح بہت سرسری حساب لگانیسے کل جنگ مین بشمول بیماران سات ہزار آدمیون کا نقصان پایا جاتا ہے مگر کوئی ترک اسطرح غیر موثرانہ طریقہ سے بتلانا پسند نہ کریگا۔ بلکہ اگر اُس سے پوچھو تو اول تو وہ نہایت سچی بات کہےگا کہ ہمکو معلوم نہین۔ دوسرے لوگ اپنے مذاق کے بموجب بے تک یا تو سیکڑون تک محدود رکھینگے یا لاکھون کی نوبت پہنچائینگے۔

درحقیقت کوئی شخص تعداد مقتولین وغیرہ سے واقف نہین ہوتا۔ مین قیاس کرتا ہون کہ کہین نہ کہین سپاہیون کی حاضری کا رجسٹر ضرور ہوگا۔ مگر تھسلی کے زمانہ مین میرے دیکھنے مین نہین آیا۔ اگر ایسا ہوتا بھی تو ایک ہفتہ کے اندر کسی آدمی کے مارے جانے یا زخمی ہونے یا کھو جانیکا پتہ لگنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ کوئی آدمی ملک اور اُسکے نشیب و فراز کوہ و دریا وغیرہ سے واقف نہین۔ سپاہیون کا یہ حال تھا

[1] صحت لفظی کے اعتبار سے مسٹر اسٹیونس کی ہجے بھی درست نہین ہے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ خود سیف اللہ اپنے لہجے اُس ہجے کے اعتبار سے اپنا نام (سی فولہ) لکھتے ہون۔ مترجم۔

[2] ٹرکی مین دن کا شمار وقت غروب آفتاب سے ہوتا ہے بمقابلہ تمام یورپ کے جہان ۱۲ بجے شب سے دن قرار دیا گیا ہے علاوہ برین طلوع آفتاب سے ٹرکی مین گھنٹون کا آغاز ہوکر پھر دوسرے روز اسیوقت ختم ہوتا ہے۔ اسلیے طلوع آفتاب کا ہمیشہ ایک وقت نہونیسے وقت کی تصحیح روز کرنی پڑتی ہے۔ مترجم

کہ اپنی اپنی پلٹنون سے چھٹ کر ادھر اُدھر میدان مین اپنی اپنی پلٹنین تلاش کرتے پھرتے۔ خود مجھ سے
ایک ایک دن مین دس دس مرتبہ لوگون نے پوچھا کہ ہماری پلٹن کو آپ نے دیکھا ہے۔ ہم اُسکے جواب مین
جو سب کے پیچھے پلٹن گزرتی اُسکا پتہ دیدیتے۔ اس ہدایت سے دس مین سے ایک آدمی کو صحیح پتہ لگ گیا
باقی پھر اپنی پلٹنون کو ڈھونڈھتے پھرتے۔ ایکدن ملونہ مین ایک البانی سفید ٹوپی پہنے ہوے خاک آلودہ
کندھے پر بندوق رکھے ہوئے ہیڈ کوارٹر مین آیا اور کہا کہ براہ عنایت کوئی صاحب مجھے میری پلٹن کا
پتہ بتا دین اُسنے کہا کہ مین دو ایک ساتھیون کے ساتھ اپنی پلٹن سے بچھڑ گیا ہون اور اب بہت جلد
ملنا چاہتا ہون۔ کیونکہ سنا ہے کہ جنگ شروع ہوگئی۔ مجھے تو امید تھی کہ ایسا آدمی ضرور گولی سے مار دیا
جائیگا یا کم سے کم بارک مین قید کر دیا جائیگا۔ مگر بارک تو وہان کوئی تھی ہی نہین کہ قید ہو سکتا لیکن
یہ تو کچھ نہ ہوا بلکہ ایک کرنل نے نہایت اخلاق اور دلجوئی سے اُسکی پلٹن کا پتہ بتا دیا اور وہ بچھڑا
ہوا سپاہی اپنے ساتھیون سے جو پہاڑ تک پہنچ گئے تھے اشاردن سے جا ملا[۱]۔ پس جب افراد
فوج کی یہ حالت ہو تو اُسکی موجودگی یا علٰحدگی کا صحیح حساب کیسے مل سکے۔

انتظام فوج مثل انتظام جانوران باربرداری کے ہے جنپر سامان حرب اور بسکٹ اور پانی
لایا جاتا ہے اسمین شک نہین کہ مضبوط۔ صابر و شاکر۔ چست اور غیر مغلوب اور اپنے خاص
طریقہ کے پابند نہ کوئی آدمی اُنکا جوابدار ہے اور نہ کوئی اُنکی ترتیب دینے والے سے واقف ہی
انہین خود معلوم نہین کہ کہان سے آتے ہین اور نہ یہ کہ کہان جاتے ہین۔ کب چلے ہین۔ اور کب پہنچے
ہین۔ مگر بلا تکلف اپنے رنگ مین مست آہستہ آہستہ لڑکھڑاتے ہوے چلے آتے ہین اور کبھی نہ کبھی
اللہ انھین کیمپ مین رات کو پہنچا ہی دیتا ہے۔ یہی حال فوج کا ہے۔ اُسکی عجیب و غریب کمزوری
منزلین ہوتی ہین صرف کسر اُلٹی رہتی ہے کہ نامناسب وقت پر کوچ کرتی ہے اور ناموزون وقت پر
پہنچتی ہے۔ کوچ کے وقت گولیون کی بارش کی کچھ پرواہ نہین کرتی۔ مگر خود گولی چلانے کی عمدہ ترتیب
محروم ہے اور آتشباری کے وقت عمدہ صف بندی بھی نہین ہوتی۔ بلکہ خوف رہتا ہے کہ پچھلی صف اُ
اگلی صف والون کو نشانہ نہ کرین اور اگلی صف پچھلی صف کو شکار بنائے اور توپین دونون کی خبر لین

[۱] کوچ کے وقت مختلف فطرتی ضرورتون سے دو چار سپاہیون کا اپنی کمپنی سے چھوٹ جانا مقتضیات وقت سے ہے
اور ایسے اتفاقات ہر فوج مین ہو جاتے ہین۔ لیکن دوسری جگہ بچھڑے ہوے سپاہی آتشباری مین گھسنے کی ایسی تمنا
کم کرتے ہین جیسا کہ ترکون نے ظاہر کیا تھا۔ اسلیے بجائے توہین کے تعریف کے مستحق ہین۔ مترجم

سوار بڑی مسرت سے دشمنون کے دُمس پر حملہ کرتے ہین اور جوش مین دوسرے بازو کے مخالف دُمس
کی پرواہ نہین کرتے - ہان جب دشمن فرار ہوتا ہے تو البتہ یہ سوار ایسی خاموشی اختیار کرتے ہین
اور تعاقب سے پرہیز کرتے ہین گویا شریعت سے اُنھین ایسا ہی حکم ملا ہو - انجنیرون[۵] کا تو نام
نہ تھا چنانچہ ایک روز جب مین فارسالا کی ریلوے سڑک سے آگے بڑھا تو مجھے دو اٹالین انجنیر
ملے - جنکو ترکون نے یونانی ریل کے ایک انجن کی عارضی مرمت کے لیے طلب کیا تھا - سڑک
بنانے اور بار برداری کیلیے پیدل فوج کے چھ سات جوانون کو آمادہ بہ جنگ صفون سے گھسیٹ
لیجاتے - غرض یہ ترکی فوج تھی جسنے لنگڑاتی لنگڑاتے میدان فتح و نصرت مین لوائے شجاعت و مردانگی
بلند کیا - خلاصہ یہ کہ ترکون کے برابر دنیا مین کوئی عمدہ سپاہی نہین - مگر اُنکے افسرون کے برابر
کوئی بُرا نہین - ترکی سپاہی غیر فطرتی - صابر - بہادرون کے مانند بے خوف اور فرشتون کیطرح
تربیت پذیر ہین - جو اپنے افسر کے احکام کی متابعت نیک چلن بچون کی طرح کرتے ہین - اگر ایک
سپاہی کو افسر منع کر دے کہ روٹی نہ چھونا تو روٹی کی دوکانون کے پاس بہے بھوکا اور فاقہ زدہ
پھرتا رہیگا - مگر روٹیون کی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھے گا - البانیون کی حالت دوسری ہے وہ جسمی
حیثیت سے حسین اور پھرتیلے ہوتے ہین - مگر شریر اور غیر مرعوب - مگر ترک عجیب حلیم الطبع سپاہی
ہوتے ہین اُنکے اچھے افسر جیسا برتاؤ چاہین اُنکے ساتھ کرین - مگر افسوس کہ اچھے افسرون ہی کا
کال ہے - جیساکہ ترکی سپاہی دنیا مین عمدہ ترین جنگی خام مال ہے ویسا ہی ترکی افسر ایک خراب
گورنمنٹ کا نتیجہ کار ہے - کوئی آدمی فی العفور بدمعاش تو نہین بنجاتا لیکن پھر اُسکو کوئی دوسری راہ
اختیار کرنیکا مدت العمر مین بہت کم موقع ملا کرتا ہے - بلا شک وہ ایسے ظالم تو نہین جیساکہ انگریزون نے
اپنے من سمجھوتے قرار دے لیا ہے - بظاہر ان کا چال و چلن ایسا خراب نہ ہے کہ وہ جنٹلمین کے معنی مین
بمقابلہ اُن لوگون کے جو ڈوور سے لیکر سینفچی تک[۶] ملتے ہین آسکتے ہین - اخلاق - اعمرانہ

[۵] جنگی انجنیری کی تعلیم مکتب حربیہ مین منجملہ دوسرے جنگی فنون کے ہر طالب علم کو دیجاتی ہے اسلیے ہر سوار انجنیر
بھی ہوتا ہے - اسٹیٹ مین ایرنک سے انجنیرونکی کثیر تعداد علٰحدہ بھی پائی جاتی ہے - مترجم

[۶] ڈوور بندرگاہ انگلستان جہان سے فرانس کا ڈانڈا ملتا ہے اور سینفچی سرحدی اسٹیشن جسکے بعد سلطنت عثم
ملتی ہی غرض ڈوور سے لیکر سینفچی تک سے تمام یورپ مراد ہے - مترجم

مہمان نوازی۔ اور دوسرے محاسن مین جو شرافت نفسی کی بنیاد ہین اُن مین ترکون کو خاص امتیاز ہے۔ جو ذاتی عزت و ذاتی اعتبار کی مستحکم جڑ ہے۔ تم کبھی کسی ترک کو یورپین افسرون کی طرح اپنے تعریفی گیت گاتے نہ سنوگے۔ وہ اپنے ذاتی اعزاز کو خوب جانتا ہی اسیلئے اُسکی عزت و عظمت کو کوئی بیرونی شئ صدمہ نہین پہنچا سکتی۔ اُسکو حاجت نہین کہ کسی کو نیچا دکھاکے آپ عزت حاصل کرے یا کسی جدید اعزاز پر اُسکی عزت کا دار و مدار ہو۔ وہ جو کچھ ہے اپنے حال سے بخوبی واقف اور اپنے خیال مین مست ہی۔

عیب و صواب کی نظر سے ترکی افسرونکی دو تقسیمین ہوسکتی ہین۔ اور جنکی بہت بڑی زندہ مثالین حسین عونی بے اور یونس آفندی ہین۔ عونی باشندہ قسطنطنیہ اور یونس البانی ساکن ملک گھیگا ہے۔ عونی شخص متمول ہے۔ اُنکا ایک چچا پاشائی کے رتبہ پر اور دوسرے دو وسیع اراضی واقع تھسلی کے مالک ہین۔ خود عونی کے پاس ایک معقول جائداد ہی۔ یونس مفلس قلاش جسکے بدن پر کپڑے تک درست نہین۔ ترقی خدمت کا صرف اسیلئے خواہشمند ہے کہ اپنی جورو اور دو بچون کی کافی طور سے پرورش کرسکے جو اندنون بمشکل فاقہ کشی سے محفوظ رہتے ہین۔ انھون نے مجھسے بیان کیا کہ طلعت پاشا نے مجھے ملونہ مین کار نمایان کرنیکے صلہ مین ایک پونڈ انعام دیا تھا۔ مگر ایک پونڈ زندگی بھر تو کام آ نہین سکتا۔ بہر حال اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک جنرل نے میدان کارزار مین کار نمایان کے صلہ مین اپنے ماتحت افسر کو ایک پونڈ انعام دیا۔

عونی تقریباً ۲۴ سالہ جوان ہین اور یونس پچاس سالہ۔ مگر عونی لفٹنٹ ہونیسے یونس کے افسر بالا ہین۔ عونی شائستہ اور تعلیم یافتہ مہذب جوان ہین۔ فرنچ زبان بہت اچھی طرح بولتے اور لکھتے ہین۔ مذہبی پابندیون سے آزاد ہین۔ شراب کی بوتل ساتھ رہتی ہے۔ اپنے پیشہ مین بہت ہوشیار۔ اور مفید وقت جنگی قانون سے پورے طور سے ماہر۔ منجملہ قوانین متداولہ ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ جب تک تمھاری پاس دشمن سے دوچند فوج نہ ہو کبھی حملہ نہ کرو۔ میرے خیال مین تو عونی کوئی ایسی کارروائی کرنیوالے تھے بھی نہین کیونکہ اُن مین سپاہیانہ بو برائے نام بھی نہ تھی وہ اپنے زندگی مین اس سے پہلے کبھی باہر نہین نکلے تھے۔ مجھے تو یقین ہی کہ اُنھون نے اپنی جاگیر واقع تھسلی کا بھی کبھی دورہ نکیا ہوگا۔ اگرچہ ایک مرتبہ لڑلیا ہونے کی خبر تھی۔ اُنکا مزاج غیر مستقل تھوڑیسے خوف مین پریشان حال ہوجانیوالے اور بے توجہ اسقدر کہ اگر ایک ہفتہ تک دن مین دو مرتبہ ایک سڑک پر گھوڑا دوڑاتے رہین تاہم اُسکی شناخت سے

وہ عاجز رہین - وہ مثل بہت سے ترکون کے قلیل الغذا تھے - مگر انکی کھولت سب پر فائق تھی - کوئی
کام اپنی ذمہ داری سے نہین کرتے تھے - اگرچہ کسی خاص خدمت پر وہ مامور نہ تھے - مگر لریسہ مین دور وز
نقشہ کشی مین مصروف رہنے سے انکی طبع نازک پر ایسا بار ہوا کہ اُنھون نے اپنی جاگیر مین چلے جانے اور
تاوقتیکہ وسٹینو کی شکست کا نتیجہ نہ معلوم ہو وہین رہنے کا عزم بالجزم کرلیا - ایک دن مین اُنکے ساتھ
ملونہ کی جانب سے گھوڑے پر آرہا تھا - وہین ایک ٹٹو مع کچھ اسباب کے پہاڑی پر سے اُترتا تھا -
جسکو اُنھون نے اپنی دانست مین سمجھا کہ مارشل کو شکست ہوئی اور یونانی بڑھے آرہے ہین - اس
خیال کے ساتھ ہی وہ ایسے مضطرب الحال ہوے کہ گھوڑے کو چابک مار کر ایسا تیز بھگایا کہ اس
بات کے کہنے کا موقع ہی نہ ملا کہ انکی پریشانی اور خوف کی کچھ بنیاد ہی نہ تھی - برخلاف اسکے یونس
تنہا فوج کا مقابلہ کرنیوالا ہے - اُسکو کچھ پرواہ نہین کہ اُسکا کوئی معاون ہے یا نہین - وہ بہت بہادر
اور نہایت متحمل اپنے ملک کے ایک ایک پتھر سے واقف ہے - جسپر وہ مثل ہرن کے دوڑتا ہوا
چلتا ہے - وہ ہمیشہ خشک بسکٹ اور خالص پانی پر زندگی بسر کرتا ہے - شراب نوشی سے کامل پرہیز
نوشت وخواند سے عاری - وہ اپنے سپاہیون سے اور اُسکے سپاہی اُس سے محبت اور التفات
کیساتھ پیش آتے تھے - سپاہی اُسکی کامل متابعت کرتے تھے - مگر بجز اسکے میری دانست مین اُسکو
حکمرانی کی اچھی صلاحیت نہ تھی کیونکہ اگر اُسکو پہاڑی راستون سے علحدہ کرلو تو پھر وہ اپنے آدمیونکو
سیدھی راہ چلانے مین قاصر اور معذور رہیگا - اگر کوئی دشمن رستہ مین آجائے تو وہ اپنے سپاہیون سے
بمشکل کام لے سکتا ہے - دشمنون سے مقابلہ یونس کے خاتمہ کے لیے کافی ہے - اُسکے پاس کوئی دوربین
نہین - اگرچہ دوربین والون کے مقابلہ مین اُسکی نظر بہت تیز ہے - جنگ کے وقت معمولی سرسری
باتون سے بھی واقفیت نہین رکھتا کہ کیا ہو رہا ہے - اگر کسی مقام پر اُسکے آدمیون سے دشمنون کا مقابلہ
ہوجائے تو بجائے اسکے کہ وہ اپنے آدمیونکو نکال لے جانیکی کوشش کرے اُنھین اُسی مقام پر ایک
ایک کرکے کٹ جانے دیگا - یہ حالت ہے عونی اور یونس کی - اگر عونی خوش قسمت ہے تو ایک دن
پاشا یا والی - یا جنرل ہوجائیگا - اگر یونس خوش قسمت ہے تو وہ کسی سرحدی جنگ مین کپتانی حیثیت سے
ستر برس کی عمر مین مارا جائیگا[1] - اب دیکھیے کہ یہ دونون آدمی جو راستباز - دیانت دار - اور نیک کردار

---

[1] ٹرکی مین دستور ہی کہ جن لوگون کو کتابی علم فنون جنگ کا نہین ہوتا وہ بالعموم افسریت کی درجہ پر نہین پہنچتے کارنمایان کی صلہ مین کپتان ہوجاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یونس اسی زمرہ مین تھے اسلیے قاعدہ کے بموجب کوئی اعتراض عائد نہین ہوسکتا - مترجم

ہین - مذکورۂ بالا دو اقسام کے دو عمدہ نمونے ہین بہت سے یونس ایسے ہونگے جو قتال وجدال کرکے خون سے چور اپنی جانین فدا کرچکے ہونگے - قبل اسکے کہ کوئی سپاہی اُنکو میدان جنگ سے علٰحدہ کرنیکی کوشش کرے - اسی طرح بہت سے عونی بزدل سپاہی ہونگے - ایک شخص تھا جو ہم لوگون کے قریب بیٹھا ہوا کچھ نوٹ لیا کرتا تھا - اسکو ہم لوگ ملٹری اٹاچی کہتے تھے - مگر وہ کبھی شریک جنگ نہین ہوا تھا - ایک روز ہم سب فارسالہ سے ولسٹینو جا رہے تھے - راستہ مین ایک گانون ملا جسپر ہنوز ترکون نے قبضہ نہ کیا تھا - اگرچہ ہم لوگ تقریباً بارہ مسلح آدمی تھے مگر تاہم اٹاچی صاحب اُس گانون کے اندر جانے مین تکلف کرتے اور ہم لوگون کو بھی منع کرتے - ہم لوگ تو برابر چلے گئے - یونانیون نے آکر سلام کیا اور ہم لوگون کے پینے کے لیے دودھ لائے - مگر اٹاچی صاحب کا پتہ نہ لگا جب وہان سے ہم لوگ روانہ ہوئے تو آگے بڑھکر اُنسے ملاقات ہوئی - اُسوقت بھی وہ ویسے ہی ہشاش بشاش نظر آتے تھے - اصل یہ ہے کہ ادنی درجہ کے قسطنطنیہ کے لوگ نہایت سست - سازشی - جاسوسی اور دغاباز ہوتے ہین - اور جب عہدون مین پہنچ جاتے ہین اور قسمت یاوری کرتی ہے تو اُسی عنوان سے ترقی کرتے ہین -

جنرلون مین بجز ادہم پاشا - سیف اللہ پاشا اور رضا پاشا کے باقی اور جنرل خاص کر ڈویژنون کے جنرلون سے کسی قسم کی عمدہ توقع نہ رکھنی چاہیے - کل جنرل نہایت عمدہ اور نیک مزاج ہوتے ہین - مگر نافرمان - سست - اور باہم ایک دوسری فوج کو ملانے مین سخت عاجز اور اپنی توپونکی زد سے ناواقف ہوتے ہین - جب اُنھین یونانیون کو روکنا تھا تب تو اُنکو فرار ہونے کا موقع دیا - بچونکی طرح اُن کو چھوٹی چھوٹی باتون مین دلچسپی ہوتی ہے - دشمنون کا بھگا دینا یا تباہ کردینا اُنکے نزدیک دونون برابر ہوتا ہے - ہر جنگ مین اُنکو یہی یقین ہوتا کہ یونانی تباہ اور کلیتاً برباد ہوگئے - اُنکو اپنی نقصان کی تو کچھ خبر نہ ہوتی معلوم نہین کہ پھر دشمنون کے نقصانات کا اندازہ کیونکر کر لیا کرتے -

نقشۂ جنگ ایسا بنایا گیا کہ دشمنون کو گھیر کرکے تباہ کردین - مگر دشمن تو کبھی ہاتھ نہ لگے - ترکون نے اُنکے مقامون پر قبضہ کرلیا اور مشہور ہوگیا کہ دشمن گھر گئے اور تباہ کیے گئے - جب مزید تحقیقات کی گئی تو یہی جواب ملا کہ یہ عجیب بات ہے کہ تم انگریز لوگ مقتول اور مجروح کو بغیر اپنی آنکھون سے دیکھے ہوئے یقین نہین کرتے - ترکون کو اپنے طور سے بیان مذکورہ کا پوری طرح سے یقین ہو جاتا

اول اطمینان کے بعد جنرل صاحب اپنی داڑھی کے بنانے مین کئی روز صرف کرتے اور کافی وسگریٹ اُڑایا کرتے۔ جب اتفاق سے معلوم ہوتا کہ وہ افواہ غلط تھی اور دشمن ہلاک نہین ہوے تو پھر اپنی فوج اکٹھی کرتے ادھر ادھر دوڑتے۔ نقشۂ جنگ تیار کرتے اور تیار کرتے کرتے معمول جاتے۔ یونانی پھر نکل بھاگتے اور یہ قسم کھاکر کہتے کہ ایک یونانی بھی بھاگنے نہین پایا مین جنکو مار ڈالا اور اطمینان سے پھر اپنی داڑھی کے درست کرنے مین مشغول ہوتے۔ اُدھر یونانیون کا بُرا حال تھا کہ باوجود ان شستیون کے جو ترکون کی طرف سے ہوتی یونانی سراسیمہ بھاگے جاتے اور بھاگتے بھاگتے "ترک آئے" "ترک آئے" کہتے ہوے گرتے پڑتے چلے جاتے۔

تیسوان باب

لڑائی کیسی معلوم ہوتی ہے

لڑائی کے متعلق جو بہت عجیب بات ہے وہ یہ ہے کہ یہ جنگ امن وامان کی صورت مین دکھلائی دیتی ہے۔ لڑائی مین جانا گویا نئی زندگی مین داخل ہونا ہے۔ بظاہر امید تو کیجاتی ہو کہ لڑائی کے دنون مین جب صبح کو بیدار ہونگے تو گزشتہ دن کے مقابلہ مین سب چیزین تبدیل شدہ پائینگے بلکہ ہم خود نئی صورت سے نئی دنیا مین ہونگے۔ مگر نہین جب صبح کو بیدار ہوے تو جیسے کے تیسے رہے۔ جو باتین کہ امن وامان کی حالت مین کرتے رہو وہی باتین بجنسہ حالت جنگ مین کرنے سے ایک قسم کی سستی اور دلشکنی ہوتی ہے۔ یہانتک کہ اس جنگ مین بحالت صلح وجنگ ایک ہی قسم کا لباس زیب تن رہا۔ بلکہ معمول سے زیادہ کھانے کی نوبت پہنچا کی جو غیر معمولی بات ہی لُطف یہ ہے کہ بمقابلہ سابق زمانۂ جنگ مین مزاج مین بھی کوئی تبدل وتغیر واقع نہین ہوا۔ یعنے لڑائی کے دنون مین خیالی سختی ودرشتی اور قسا وستد مین بھی کچھ اضافہ نہین ہوا۔ اور جنگ کی ہولناک صورت جسکی بہت کچھ توقع تھی محسوس نہین ہوئی۔

خیال تھا کہ جب مقتولون کی لاشین نظر سے گزرینگی تو سخت سوہان روح ہوگا۔ مگر معاملہ بالعکس گزرا کہ برائے نام رنج تک نہوا۔ کیونکہ مقتول ساکت وصامت اور مطمئن خاطر تھے جنپر سردی یا گرمی یا بھوک اور پیاس کا کوئی اثر نہ تھا۔ اور نہ شدائد جنگ سے خستگی اور ماندگی کے

سبب آرام کی خواہش تھی - اسلیے انپر نظر ترحم کی چندان ضرورت نہ تھی - بلکہ ناگہانی موت کی حالت
مین جبکہ آلۂ آتشین نے اُنکے اعضامین کوئی نہ کوئی کمی کر دی - اُنکی صورتین کچھ ایسی تبدیل شدہ
معلوم ہوتی تھین کہ گویا کوئی عجیب شئ ابھی سانچہ مین ڈھالی گئی ہو -

اور ظاہر ہے کہ ایسی سانچے مین ڈھلی ہوئی چیز دن سے دلچسپی نہین ہوا کرتی جب انسانی چہرہ گولہ کے
صدمہ سے بگڑ جائے تو گو وہ صورت پھر دیکھی نہین جاتی مگر اُس سے رحم اور محبت کو تحریک نہین ہوتی
سوائے اسکے اور کیا کرنا چاہیے کہ اُسکو عمیق گڑھے مین دفن کردو اور اُسکے سرہانے اُسکی وہ ٹوپی جو اُس
نے الاسونا مین بہت احتیاط سے ہر صبح کو قالب پر چڑھائی جاتی تھی لٹکا دو - اُسکے جسم سے تو اُسکی
ٹوپی زیادہ اندوہناک یا دلانیوالی ہوتی ہے - ممکن ہے کہ اُسکے اعزہ و اقربا اور دوسرے لوگ اُسکی
جان کو روئین - مگر ان تعلقات سے ہمکو کوئی وابستگی نہین ہے - اسیطرح پلٹنون مین بہت سی تلوارین
پڑی ہونگی - جو قابض سپاہی کی یاد دلانیوالی ہونگی -

مقتول سے زیادہ مجروح کی بُری حالت تھی - مجروحین کے ساتھ جو سلوک کیاجاتا ہے اگر وہ کسی دوسری
فوج مین برتا جاتا تو شائد اسکو بیرحمانہ کہا جاتا - عین جنگ کی حالت مین جبکہ آتش جنگ و جدال خوب گرم
تھی اور مجروحین کی تعداد بڑھتی جاتی تھی - زخمیون کی گاڑیون کا سلسلہ کلیتاً منقطع ہو گیا - اگر کوئی سپاہی
صبح کو زخمی ہوا تو کسی سرجن یا اُسی کے کسی ساتھی نے برسر موقع ایک پٹی باندھ دی اور اُسکے پاس اگر پانی
موجود ہوا تو رکھدیا اب وہ اسیطرح دھوپ ہو یا سایہ وہین شام تک پڑا رہیگا - اندھیرا ہونے ہونے
یونانی میدان سے واپس جاینگے اور زخمی کے ساتھی ایک ٹٹو پر اُسے لادکر ہسپتال کی طرف لیجاینگے
میدان سے وہ ہسپتال میلون فاصلہ پر ہوگا - اگر وہ خوش قسمتی سے عثمانیہ تک ہسپتال مین پہنچ گیا جہان
ترکی - فرانسیسی اور سوِس تجربہ کار ڈاکٹر موجود ہین تو خیریت ہے ورنہ دوسرے ہسپتالون مین سراسر
تکلیف - ہسپتال پہنچتے پہنچتے زخم کی شدت اور راہ کی کلفت سے خون کا اخراج اور زخم رسیدہ عضو کا
آماس زیادہ ہوجاتا ہے - بہرحال وہان پہنچنے کے بعد جہان ڈاکٹر نے گولی اُسکے جسم سے نکالی اور
اُسنے اپنی آنکھون سے گولی باہر نکلتے ہوے دیکھا اور پٹی بندھوا کر آرام سے سو رہا پھر دو تین ہفتہ
مین وہ چاق و تندرست ہو گیا - اُسکی تعجیلی صحت کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اُسنے اپنی زندگی بھر اپنے
لبون کو شراب آشنا نہین کیا گوشت کا بھی کم استعمال رہا اسلیے اُسکا خون شیرین اور صاف اُسکی

سیتھے ملائم اور مضبوط ہوتے ہین اُس نے ضعف کا تو کبھی نام بھی نہین سُنا تھا وہ کیون مرنے لگا۔

پس جب مقتول کیساتھ کوئی ہمدردی کی وجہ نہ ہو اور مجروح صحت پانے لگے تو جنگ اور امن مین فرق ہی کیا رہگیا۔ یہ اطمینانی حالت خاص جنگ مین بھی قائم رہتی ہے یعنی ہزارہا آدمیون کو دیکھو گے کہ ایک دوسرے کو نیست ونابود کرنیکی عملی فکر کر رہا ہے۔ یہ ایک عجیب دلچسپ نظارہ ہے۔ مرگ انبوہ جشنے دارد۔ اس نظارہ سے کوئی گھبراہٹ نہین پیدا ہوتی۔ حالانکہ جنگ سے قبل قتال و جدال کا خیال نفس مطمئنہ کے خلاف تحریک پیدا کرتا ہے۔ اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ سپاہیونکو ادھر اُدھر خاص حالت جنگ مین اطمینان سے بیفکر بیٹھے ہوئے باتین کرتے اور سگریٹ اُڑاتے ہوے دیکھو گے۔ جسطرح سگریٹ مین خواہ جنگ کی حالت مین پیا جائے یا امن مین کوئی تبدیلی نہین ہوتی اُسیطرح جانبازون مین آتشین گولیان کوئی اضطرابی حالت نہین پیدا کرتین۔

میرا خیال تھا کہ لڑائی کے دنون مین سویلین (غیر جنگی لوگ) میدان جنگ سے دور رہتے ہین مگر نہین میری کمال مسرت کا یہ نظارہ تھا جبکہ مین نے عمر رسیدہ لوگونکو مختلف اللون پگڑیان باندھے ہوے سگریٹ پیتے اور جنگ کی سیر کرتے ہوے دیکھا جو وقتاً فوقتاً کسی مناسب گولہ کو دشمن کی خبر لیتے ہوے دیکھکر نعرہ تحسین و آفرین بلند کرتے یہانتک کہ ایک روز جبکہ مین ایک پہاڑی سے جنگی نظارہ مین مشغول تھا ایک بھلا آدمی چھتری لیے ہوے میرے قریب آیا اور مجھے سلام کیا۔ مین نے بغور دیکھا تو مجھے تعجب سے معلوم ہوا کہ ہمارا مہاجن اور ٹھیکہ دار رمبا کو ہے جو بنک اور دوکان سب بند کر کے جنگی تماشہ دیکھنے آیا ہے۔

دوسری حیثیت سے جنگ انسان مین بڑا تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ انسانی اندرونی جوارح مین نامعلوم طریقہ سے کچھ ایسی تبدیلی ہو جاتی ہے کہ ایک آدمی پورے طور سے مرد کی صورت اور مزاج مین دکھلائی دیتا ہے۔ لڑکپن کا خیال دور اور خود بخود ایک عجیب تبدیلی پائی جاتی ہے رفتہ رفتہ غیر محسوس طریقہ سے ہر شئی کی صورت نوعیہ بدل جاتی ہے زیادہ دلچسپی اُسوقت ہوتی ہے جبکہ مفتوحہ ملک مین داخل ہو۔ ایک ملک مین امن کی حالت مین جو کیفیت ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ زائل ہو کر دوسری صورت پیدا ہو جاتی ہے ایک زمانہ ہوتا ہے کہ جبکہ اپنے متعلق ہر چیز توجہ اور تنقیح طلب ہوتی ہے۔ مگر لڑائی کا زمانہ سب تکلفات سے سبکدوش کرا دیتا ہے۔ انسان اپنے ابتدائی اور اصلی مرتبہ مین آجاتا ہے کوئی نہین پوچھتا کہ

تمہارا لباس ایسا کیون ہے - بلکہ یہ عجیب بات ہی کہ خود تمہارے دل مین ایسی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ نہ گرمی مین گرم نہ سردی مین سرد - روٹی ایک معمولی قسم کی خوراک ہے جسکے جمع کرنے کی کبھی پہلے فکر نہ کی ہو گی - کیونکہ اُسمین علاوہ اور باتون کے بخلاف مثل دوسری اغذیہ لطیفہ کی غذائیت بہت کم ہوتی ہے - مگر لڑائی کے زمانہ مین روٹی وہ نعمت ہے جس سے تکلیف دور ہو اور پریشانی کم ہو جاتی ہے عمدہ روٹی تو بڑی چیز ہے یہانتک کہ کتون کے بسکٹ اور نہایت ادنی درجہ کی چپاتی - فوجیون کی بڑی تندہی سے تلاش ہوتی ہے کیونکہ کسی نہ کسی طرح تو معدہ بھرنا ہوتا ہے - امن کے دنون مین بہت ایسے آدمی ہوتے ہین جو وقت مقررہ پر تمہارے پیٹ بھرنے کی فکر کیا کرتے ہین - لڑائی مین وہ سب خدا جانے کہان چلے جاتے ہین اور تمکو اپنا پیٹ آپ خود بھرنا ہوتا ہی -

امن کی حالت مین اگر تمکو وجع مفاصل ہو جائے تو سینٹ جیکب کا تیل مالش کے لیے آئے اور اُس سے تمکو صحت ہو - جنگ مین یہ مصالحہ کہان لامحالہ وحشیون کی طرح تمہارا نیچر تمہارا معالج ہو گا - یعنی طبیعت مدبر جسم ہو گی -

میدان جنگ مین انسان اپنے ابتدائی زمانہ کی رات اور دن کی قدرتی تقسیم سے دلچسپی حاصل کرتا ہے - بخلاف اسکے اطمینانی حالت مین تہذیب یافتہ لوگ، دن کو پردہ ڈال کر رات بناتے ہین اور رات کو برقی لیمپ جلا کر دن بناتے ہین - لڑائی کے دنون مین کوچ اور جنگ کیلیے دن بنایا گیا ہے جسکا ایک لمحہ ضایع کرنا ممکن نہین ہوتا - اگر تم اُسوقت بے خبر سوتے رہو تو تم شرکت جنگ و کوچ فوج سے محروم رہو گے - اگر صبح ہوتے ہوتے تم کھانے پینے اور سونے اور اپنے گھوڑے وغیرہ کی ٹیم ٹام سے فراغت نہین پا چکے تو تم پھر کہین کے نہوے - تمہارا کھانا گھوڑا اور بستر سب ندارد ہو جائے گا - پس بجز اسکے میدان جنگ مین کوئی چارہ نہین کہ آفتاب غروب ہوتے ہی سو رہو اور قبل طلوع اُٹھ بیٹھو - جیسا کہ وحشیون کا دستور ہی -

جب تم پر تصنع دنیا سے غیر مصنوعی سیدھے سادھے عالم قدرت مین جو تکلفات دنیا سے بالکل بری اور پاک ہو معاودت کرو تو تمکو اُسوقت محاسن اور معائب جنگ کے موازنہ کرنے مین خاص دلچسپی ہو گی محاسن تو بہت سے ہین جنمین سے قابل توجہ یہ ہین یعنی جنگ درحقیقت دنیا مین بہترین تعطیل ہے جو اب تک مدبران مملکت نے تفریح طبائع و تغذیۂ ارواح کے لیے ایجاد کیے ہین - اسکی قدر تو اُسوقت معلوم ہو سکتی ہے

جبکہ تین چار ہفتون کے خطرناک و جانفرسا سفر کے بعد تم اپنے وطن پہنچو اور پہنچتے ہی تمہارے روبرو کسی قسم کے مطالبہ کا بل پیش کیا جائے۔ اسوقت اس کاغذ پر کیسی بری نظر پڑے گی۔ اور کیا کیا پیچ و تاب ہوگا اسپیفرج اور قرضہ۔ ٹیکس۔ اور دوسرے کام۔ شادی وغیرہ کی تقریبون مین شرکت اور اسمین مراسم جاریہ کی پابندی۔ دوسرے لوگون کے اغراض کی نگہداشت۔ اوقات غذا کی تحدید۔ ملکی قانون کا لحاظ شاندار لباس۔ خطوط وغیرہ کا انتظار۔ اوقات کی پابندی۔ غرض دنیا بھر کی مہذب بیماری سے اس عجیب و غریب تعطیل مین نجات رہتی ہی۔ صرف تمکو کھا۔پی لینا۔ اپنے آپ کو سردی سے محفوظ رکھنا ادھر ادھر پھرنا اور اتنی فکر رکھنا کہ کسی کی گولی کا نشانہ نہو جاؤ۔ باقی ایام جنگ مین کوئی کام ہی نہین۔ لڑائی کے دنون مین انسان ایسا بے تعلق رہتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے کمرے کے اندر کپڑے اُتار کر نہایت ضروری علائق سے بھی بے تعلق ہوجاے۔

دوسری نظر سے جب ایام جنگ مین ہر شئی کی عدم میسری پر نظر کی جاتی ہی تو اُسکے معائب آنکھون کے روبرو جلوہ گر ہوجاتے ہین۔ فرض کرو کہ اگر تمھاری طبیعت درانحالیکہ وجع مفاصل نے تمپر حملہ کیا ہو مدبرانہ قوت مین عاجز رہے اور روغن سنٹ جیکب دستیاب نہ ہو تو پھر تمھارے التواے موت کی کون سی وجہ سمجھی جائے۔ علاوہ برین گو تمنے یونانیون کا کچھ نقصان نہ کیا ہو اور نہ اُنکے گولہ اندازون کے مخالف ہو تاہم اُنکے گولے تمھاری عدم مخالفت کی وجہ سے تمسے عنایتانہ سلوک نہین کرینگے۔ صلح اور جنگ کے آلات اور اغراض کا بجائے ایک کے دوسری جگہ مستعمل ہوتے دیکھنا صافی طبائع کے لیئے تکلیف دہ نظارہ ہوتا ہے مگر کرنا ضرور پڑتا ہے۔ مثلاً انگور اور غلون کے لہلہاتے ہوے کھیتون مین سے پیادہ اور سوارون کا کوچ کرنا اور اُنکے اصل کاشتکارونکی گزشتہ محنت اور آیندہ کی مایوسانہ حالت کا مطلق اندازہ نہ کرنا ایک قسم کا حق ہی جو زبردستی حاصل کرلیا جاتا ہے۔ ولسٹینو کی پہلی لڑائی مین مین نے ایک مرغی کو کھلیان کی اندر جاتے اور وہان سے تھوڑی دیر کے بعد اسطرح نکلتے ہوے دیکھا جیسا کہ کوئی بڑا کاروباری آدمی اپنے کام مین مشغول اور دنیا و مافیہا سے بےخبر ہوتا ہے۔ کھلیان کے باہر اُسکی کڑکڑاتی ہوئی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ متصل کی توپون کی دنادن اور بندوقون کی تڑاتڑ اُسکی فقمندانہ آہنگ سے بالاتر نہین ہوسکتی۔ مگر شام ہونیکے قبل ہی کھلیان سوخت۔ مرغی کباب۔ اور انڈے برباد۔ یہ ایک بہت خفیف بات تھی مگر صلح اور جنگ کے دور و دراز گوشون کو واقعات نے کس قربت سے اکٹھا کر دیا تھا۔

یہی ایک تکلیف وہ نظارہ نہ تھا بلکہ جنگ کے دنون مین صدہا واقعات اور مشاہدات ایسے پیش آتے ہین جو اور حالتون مین مظالم شدیدہ سے تعبیر کیے جاتے - منجملہ اُنکے سب سے حالت زار بچھیرون کی دیکھنے مین آئی - گھوڑیون کے نوزائیدہ بچے جنکی مائین کارتوس لاد کر دور و دراز بھیجدی گئین بہت دور تک اپنی ماؤن کو پکارتے ہوئے کمزور پاؤن سے کدراتے ہوئے چلے جاتے ہین - ان بچون کی قدرتی نرم صورتین انسانی دلون مین محبت پیدا کرتی ہین - اب مان کے موجود نہ ہونیسے بھوک اور پیاس کی شدت سے اور دل بھر آتا ہے - جو پیاری مان ابھی ایک گھنٹہ قبل اُسکے پہلو مین موجود تھی اُسکی تلاش مین وہ ناداں بیحد تگ و دو کرتا ہے اور پورے طور سے یقین کرتا ہے کہ اُسکی کوشش کامیاب ہوگی - مگر افسوس خدا جانے وہ مان اِس اثنا مین کہان سے کہان پہنچی اور اب اپنے پیارے بچے کی رحم انگیز پکار یہ وہ کہان اور کیونکر پہنچ سکتی ہے - اور اُسکے مضطرب دلکو تسلی دیسکتی ہی؟ پس وہ سب کے سب اِس طرح بھوکون مرتے ہین - مین نے ایک نوزائیدہ بچے کو دیکھا جو اپنی مان کی تلاش مین درد فرقت سے اُترتا چلا آتا تھا - کسی ظالم سپاہی نے اُسکے ایک اگلے پاؤن کو دوسرے پچھلے پاؤن کی گرہ سے باندھ دیا تھا تاکہ بھاگنے نہ پائے - مگر وہ محبت زدہ بچہ جوش الفت مین لنڈھکتا اور قلابازیان کھاتا ہوا کبھی ایک قدم چلتا اور کبھی دو - غرض اسطرح نہایت تکلیف کے ساتھ کچھ راہ طی کرتا - درحقیقت اُس ظالم سپاہی نے اُسکی ٹانگون کو باندھکر اُسکے صرف پاؤن ہی نہین توڑے تھے بلکہ اُسکی سوہان روح کا باعث ہو رہا تھا - اگر بجائے پاؤن باندھنے کے گولی مارکے اُسکا خاتمہ کر دیا ہوتا تو ہزار درجہ غنیمت تھا کیونکہ بدبخت بچہ کو آخر کسیطرح مرنا تو تھا ہی - علاوہ برین زمانۂ جنگ مین اِس قسم کے نقصانات اختیار کرنے کی مجبوراً ضرورت پڑتی ہی ہے - فقط

بعدِ جنگ

از مترجم

محاربۂ روم و یونان ایک خوشگوار خواب تھا جو ایک مہینہ کے اندر ہی شروع ہو کر ختم ہو گیا۔ منچلیانِ جنگ، دیدہ دلیرانِ نبرد آزمایانِ باکمال کے حوصلے نکلنے بھی نہ پائے تھے اور ہنوز مدتون کی بیکار نشینی سے جو کہولت آگئی تھی اور اس جنگ کے شیوع سے کچھ حرارت محسوس ہونے لگی تھی وہ ابھی حدِ اعتدال تک بھی نہ پہنچی تھی کہ خاتمۂ جنگ کا پیام آگیا۔ اور اس سلسلۂ جنگ کے انقطاع کا وہ زمانہ تھا جبکہ افواجِ قاہرہ حوصلہ مندی کے ساتھ سرگرم تعاقب اہل یونان تھی۔ اور بڑے بڑے جنگی مقامات اور درہ جات جو زمانہ دراز سے ناقابل تسخیر قرار پا چکے تھے وہ صرف ترکون کے نام سنتے ہی یکے بعد دیگرے چھوٹے جا رہے تھے اور دار السلطنت یونان جو دو ہفتہ قبل ترکون کے خون پینے اور انکو یورپ سے خارج کرنے کیلیے جوش اولو العزمی سے دیوانہ ہو رہا تھا اسوقت بلوہ و فساد کا مرکز ہو رہا تھا اور شاہ یونان مع اہالی خاندان کسی مامون و مصئون جزیرہ مین فرار ہونیکے لیے سخت پریشان ہو رہے تھے۔ اگر یورپ کی شاہی نظرین اس سیلاب فتوحات کے توڑ کا فی الوقت اندازہ نہ کرلیتین اور چند سے علیحدہ بیٹھے ہوے اور تماشہ دیکھتین تو قلیل ہی عرصہ مین بیرق ہلالی قلعۂ ایتھنز پر اُڑتا ہوا دکھلائی دیتا۔ جسکے عملاً پورے ہونے مین کچھ تھوڑی ہی دیر کا دقفہ تھا۔ بہر حال الصلح خیر پر سلاطین یورپ نے عمل کرکے اعلیحضرت سلطان المعظم سے بسر کردگی شہنشاہ روس التواے جنگ کی درخواست کی۔ جو منظور ہوئی اور بعد چند روز کے شرائط صلحنامہ فیمابین دولتین قرار پائے۔ یونان کی جانب سے تمام سلاطین اعظم عیسویہ حمایت اور وکالت پر تھے۔ اواخر زمانہ جنگ مین سلاطین عیسویہ کی باہمی ریشہ دوانی اور اندرونی سازش سے یہ طے کرلیا گیا کہ حق فتوحات جو زمانۂ سلف سے آجتک ہر فاتح کو دیا جاتا ہے جسکا وہ ہر طرح لبوجہ مختلف تکلیفات و نقصانات اور بالآخر فتوحات کے مستحق اور متوقع ہوتا ہے مخصوص سلطان المعظم کے حق مین محض برائے نام جائز رکھا جائے اور توسیع مملکت کا حق تو بالکل نظر انداز کیا جائے۔ سلاطین یورپ کی ترکیب انکے قدیم منصوبون کی ایک ضمیمہ تھی کہ حتی الوسع ٹرکی کے اعضا رفتہ رفتہ ہضم کیے جائین اور اسکے پولیٹکل اقتدار مین تحریراً اور عملاً انحطاط ہوتا رہے تاکہ خود ٹرکی کو اپنی حالت سنبھالنے مین دشواریان

رہین - اور بیرون ٹرکی اُسکا اثر محسوس نہ ہو - ایسے قطعی منصوبون کے ہوتے ہوے ازسرِ نو توسیع مملکت
کی اجازت دینا جس سے ٹرکی کے اندرونی اور بیرونی اثر مین لامحالہ معتدبہ اضافہ ہوتا بدیہی پالیسی کے
بالکل خلاف تھا - چنانچہ حضرت سلطان المعظم کا مدلل دعوی واپسی صوبہ تھسلی جو صرف ۱۸۸۱ء مین
یونان کو دیا گیا تھا اور جسپر افواج قاہرہ عثمانیہ نے قوت بازو سے ازسرِ نو قبضہ کر لیا تھا اور عام قاعدہ
کی رو سے اگر وہ حصہ ٹرکی نہ بھی ہوتا تب بھی بنظر فتوحات اُسپر قبضہ دوامی کا حق تھا لیکن سلاطین یورپ کے
اصرار سے مسموع نہ ہوا - صوبہ کی جگہ پر صرف سرحدی اراضی اور کوہی درے اور بعض جنگی مقامات
ملحقہ سرحد جو فی الجملہ آیندہ جنگی ضرورتون مین بہت کارآمد ہو سکتے ہین اور جنکے نکلجانے سے
یونان اور بھی غیر محفوظ ہو جاتا ہے سلطان المعظم کو کثیر نقصانات کے معاوضہ مین دیے گئے -
اسی طرح معاہدہ کے دوسرے جز یعنی تاوان جنگ کی مقدار جو حسب مطالبہ سلطانیہ دس ملین تھی
چار ملین پونڈ پر طے ہوئی جسکے تقریباً چھ کرور چالیس لاکھ سکہ قیصری اور آٹھ کرور سکہ عالی ہوتے ہین -
اسکے علاوہ رعایا اور دیگر مختلف نقصانات کے معاوضہ مین لاکھ ڈیڑھ لاکھ پونڈ اور یونان کو ادا
کرنا ہوا - دورانِ جنگ مین باوجود مدتون کی تیاری اور سلاطین اعظم کی خفیہ مالی امداد کے
جسکا کچھ کچھ ظہور مابعد کے واقعات سے ہوا یونان کا خزانہ خالی ہو گیا تھا - اور سلطان المعظم نے
ادائی حصہ تاوان کی شرط قبل انخلائے تھسلی لگا دی تھی - اسلیے فرانس، و روس و انگلستان کی
باہمی ضمانت سے بہ کفالت بعض محاصل یونان رقم مطالبہ کی ادائی ہوئی - اور حسب معاہدہ
بمناسبت ادائی رقم تھسلی خالی ہوتی گئی -

معاہدہ کے متعلق تیسرا اہم جز یونانی کونسلون کے عدالتی اختیارات پر نظر ثانی کرنا تھا -
اوائل زمانہ فتوحات عثمانیہ مین زیادہ تر ملکی اور تجارتی اور نیز جنگی تعلقات ترکون کو یونانیون سے
زیادہ رہے - لہذا ابتدائی تسلط کے زمانہ مین رومیون نے یونانیون اور بعدہ دیگر عیسائی پڑوسی
قومون کے ساتھ اپنے مفتوحہ ممالک مین ہر طرح کی تجارتی مراعات جائز رکھی - آنکی اس فیاضی سے
جو ابتدأ صنعت و تجارت کی ترقی کے لیے تھی (کیونکہ ترکون مین اس قسم کی صلاحیت کم تھی اور
مسلسل فتوحات کے زمانہ مین جنگی اولوالعزمیون نے ادھر توجہ کا موقع ہی نہین دیا تھا) دوسری
اقوام اور سلاطین کو وسعت تعلقات کے اعتبار سے اُنھین حقوق طلبی کا موقع ہوا جو رفتہ رفتہ

خاصکر انحطاط کی حالت مین بلائے جان کی حد تک پہنچگئی اور ترکون کو اپنی ابتدائی فیاضی پر پشیمان ہونا پڑا۔
چنانچہ مختلف تدبیرون سے بعض چھوٹے سلاطین کے کونسلون کے اختیارات عدالتی وحقوق سلب کرنے
مین ترکون کو ابتک کامیابی ہوچکی ہے۔ اس جنگ کے بعد یونانیون کے اختیارات پر بھی نظر ثانی کی ضرورت
ہوئی جسکی شدت ضرورت انکے نامناسب استعمال کی وجہ سے بہت پہلے محسوس ہوچکی تھی اور شکر ہے
کہ اسمین بھی ترکون کو بہت کامیابی ہوئی یعنی اندرون ملک ٹرکی جسقدر یونانی کونسلین تھین جنکی تعداد ایک
درجن سے بھی متجاوز تھی وہ سب شکست کردی گئین۔ صرف بنادر کے کونسل خانے قائم رہے مگر انکو
بھی تجویز مقدمات کا اختیار نہ ہوگا۔ یونانی رعایا کے مقدمات بھی ترک فیصلہ کرینگے۔ دیوانی اور تجارتی
معاملات مین کانسلون کی نسبت عثمانی عدالتون کا فیصلہ قابل تعمیل ہوگا۔ ان فوائد کے سوا بڑی بات یہ
ہوئی ہے کہ تھسلی کے مسلمان باشندون کو ازروے معاہدہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ رعایای عثمانیہ
ہونا قبول کرلین خواہ قبل ازین یونانی رعایا ہونا قبول کرلیا ہو یا نہین۔ اور باوجود اسکے وہ اپنی اراضی
واقع مملکت یونان پر قابض رہینگے۔ اس قسم کی رعایت یونانی رعایا کو بھی اس حصۂ قلمرو عثمانیہ کی نسبت
جو مجدداً داخل سلطنت رومیہ ہوا ہی دیگئی ہے۔ مزید بران جو ڈاکہ زنیان اور سرحدی جھگڑے و کشت و
خون آئے دن یونانی سرحدی افسرون کے اغماض اور خفیہ سازشون سے ہوا کرتے تھے آیندہ کیلئے انکی
روک تھام اور انتظام وجوابدہی یونانیون کے ذمہ رکھی گئی۔

ان خاص فوائد کے سوا عام طور سے نتیجۂ جنگ سلطنت ٹرکی کے لیے نہایت اچھا ہوا ہے یعنی
اسکے پولیٹیکل اقتدار۔ انتظامی شان۔ مالی حالت اور جنگی قوت غرض سلطنت کے ہر اہم حصہ مین
عظمت اور وقعت پیدا ہوگئی ہے۔ اور سلطنت ترک جو عرصۂ دراز سے سکمین (مرد بیمار) کے بدنام
نام سے یاد کیجاتی تھی۔ اب قوی شوکت سمجھی جانے لگی۔ مالی حالت جو کل انتظامات کی بنیاد ہے اور
جسکی خرابی اور ضعف کی روزمرہ عجیب عجیب من گڑھت قصے سنا کرتے تھے کم سے کم ایسی اچھی بات
ہوگئی ہے کہ قبل شروع ونیز دوران جنگ مین اخراجات وسامان حرب کے لیے سلطان المعظم کو ایک
حبہ قرض لینے کی ضرورت نہین ہوئی۔

اس جنگ کے بعد حضرت سلطان المعظم کی ہر دلعزیزی اور محبت و وقعت دور دراز ممالک مین
اس سرعت سے پھیل گئی کہ بعض اخبارات سلطنت ہائے غیر ہر ایسے خلفشار کو جو مسلمانون سے کچھ بھی

تعلق رکھتی غلطی سے سلطانی فتوحات یونانیہ سے نسبت دینے لگے - چنانچہ ہندوستان کا افسوسناک سرحدی جھگڑا جو تقریباً ایک سال تک نہایت بیش قیمت جانون اور کرورون روپیون کے نقصان کا باعث ہوا - علی ہذا القیاس افغانستان اور فرغانہ واقع روس کی بغاوتین تسخیر یونان کا نتیجہ قرار دیگئین !

اس جنگ سے ایک اور فائدہ یہ بھی ہوا کہ ترکون کی جنگی قابلیت اور انتظام پر سخت سے سخت نکتہ چینی کرنیوالے اُنکے مداح اور تعریفات مین رطب اللسان ہین - شاہ یونان گو اپنی حماقتون کا تاحیات خمیازہ اُٹھائینگے مگر تمام مسلمانون کے شکریے کے مستحق ضرور ہین کہ انھون نے اس جنگ کو چھیڑکر سلطانی افواج کے جنگی نظم ونسق - فوجی عہدہ دارون کے چال وچلن - مسلمانون کے طریق جنگ ترکون کے دشمنون کے ساتھ سلوک - غرض اسطرح ترکون کے کل اعمال و اخلاق سے جسپر ۱۸۲۹ء سے گرد مذلت پڑگئی تھی دور کردیا - اور ترکون کو بالخصوص اور تمام مسلمانون کو بالعموم پھر ایک مرتبہ دنیا کی سربرآوردہ اقوام کی عزت و مسرت مین شرکت کا موقع دیا - درحقیقت یہی بڑے فوائد ہین جو سلطانی افواج کو اس جنگ کی بدولت حاصل ہوے یا بالفاظ دیگر بڑی قیمت دیکر خریدا - ورنہ فی نفسہٖ ترکون کو یونانیون پر فتح حاصل کرنا چندان قابل وقعت نہین تھا جو کسیطرح مدمقابل نہین ہوسکتے اوراق تاریخ شاہد ہین کہ یہی ترک یورپ اور ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک اور بہت سے سلاطین کو اپنے قبضۂ اقتدار مین لاچکے ہین -

اواخر ماہ ستمبر ۱۸۹۷ء مین عہدنامہ پر دستخط کردیے گئے اور اوائل ڈسمبر مین وکلاء جانبین نے قطعی تکمیل معاہدہ کردی - اسکے بعد صوبۂ تھسلی کے متعلق تحریرین اور گفتگوئین رہین مگر بالآخر از روے معاہدہ ترکون نے وسط ۱۸۹۸ء مین اس صوبۂ مفتوحہ کو خالی کردیا - اور رقم تاوان جنگ داخل بینک عثمانیہ ہوئی -

اسمین شک نہین کہ تھسلی کا خالی کردینا بہت سے مسلمانون کو بالعموم اور ترکون کو بالخصوص ناگوار ہوا خاصکر اُن جانبازون کو جنھون نے اپنے قیمتی خون کے معاوضہ مین خریدا تھا یا وہانکے مسلمانون کو جو تشددات اہل یونان سے ہجرت یا خانہ نشینی اختیار کی تھی اور بڑی امیدون سے ترکون کے مالکانہ حیثیت سے آنیکے منتظر تھے - علاوہ اسکے فوج کی ایسی فتحمندانہ پرجوش حالت تھی اور کثرت افراد اور سامان حرب وغیرہ ایسی افراط سے تھا کہ ترکون کو بزور کوئی شخص تھسلی سے

نکالنے کا خیال تک نہین کرسکتا تھا۔ اور اگر سلطان المعظم اپنے اصرار پر قائم رہتے تو بظاہر ممکن نہ تھا کہ تمام سلاطین متفق ہوکر بقوت فوج علیحدگی صوبہ مقبوضہ کے لیے زور دیتے مگر تاہم بنظر پابندی معاہدہ و نیز بخیال مزید مخاصمت دول یورپ انخلاے صوبہ تھسلی مناسب وقت سمجھا گیا۔ المویّد کے خیال کے موافق حضرت سلطان المعظم کا پابندی معاہدہ خلوے تھسلی پر قائم رہنا انگریزون کو پابندی معاہدۂ خلوے مصر پر جدید تحریک کرنا ہے۔ اور چونکہ وعظ و نصیحت سے زیادہ عملی نظیر موثر ہوتی ہے اسیلیے حضرت خلافت پناہ نے عملاً پابندی معاہدہ کرکے مابعد کا فتح کیا ہوا صوبہ باین امید واپس کردیا کہ انگلستان اسی طرح پابندی عہد و مواثیق کا لحاظ کرکے مصر سے علحدہ ہوجائیگا۔

تخلیۂ تھسلی کے بعد اعلیٰحضرت سلطان المعظم نے تمام افواج کی مناسب قدردانی کی اور انعامات و تمغہ جات سے سرفراز کیا۔ منجملہ اعلیٰ عہدہ داران افواج قاہرہ مشیر ادہم پاشا سپہ سالار نشاط پاشا حقی پاشا۔ محمدی پاشا۔ ممدوح پاشا۔ عمر رشدی پاشا۔ حیدر پاشا۔ رضا پاشا حفظی پاشا۔ عثمان پاشا اور ابراہیم بکری پاشا کو جو فریق یا توپخانہ یا بریگیڈ کی کمانڈر تھے اعزازی مرصع تلوارین عطا کی گئین اور انکو اور انکی اولاد کو اس عطیہ کے استعمال کی اجازت بخشی گئی ہر تلوار پر اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِينًا۔ بعنایت اللہ تعالیٰ ہذا السیف ہدیہ لخلیفۃ الاعظم الی حضرت ...... کندہ تھا۔ منجملہ ان تلوارون کے خاص ادہم پاشا کی تلوار پانچہزار پونڈ یعنے اسی ہزار روپیہ کی تخمینہ کی گئی ہے۔

شہداے جنگ کے ورثا کو معقول وظائف عطا فرمائے گئے اور انتقال جائداد و داخل خارج کے اخراجات عدالتی معاف ہوئے۔ اور جو لوگ اس جنگ مین زخمی ہوکر بیکار ہوگئے انکی تاحیات ۳۸ روپیہ پنشن کی گئی۔

مگر جو بناے مخاصمت فیمابین دولتین قرار پائی تھی وہ بدستور جسطرح جنگ کے پہلے تھی اسیطرح بعد جنگ قائم رہی بلکہ اس عرصہ مین کافی علاج نہونے و نیز طوالت ایام کی وجہ سے مرض مذکور مرض مزمن ہوگیا۔ یعنی جزیرۂ کریٹ جو جنگ چھڑجانیسے اسوقت تصفیہ طلب باقی رہ گیا تھا۔ بعد فیصلۂ جنگ لاعلاج ہوگیا۔ جزیرۂ مذکور مین جب یہ آخری مرتبہ بلوہ ہوا تھا تو دول اعظم یورپ نے بطور خود وہان کے انتظام کرنے اور باہمی فیصلہ کرا دینے کی حضرت سلطان المعظم سے

اجازت لے لی تھی۔ اور چونکہ یونان سے لڑائی ہونیوالی ہی تھی اسلیے حضرت جلالت مآب نے وہان خاص فوج بھیجنے اور بطور خود انتظام کرنے پر زیادہ اصرار نکیا۔ بعد تصفیہ جنگ جب منافقہ جزیرہ مین زیادہ شدت ہونے لگی تو سلطان المعظم نے مزید فوج سے کمک پہنچانی چاہی جسپر سلاطین مذکور مانع ہوئے۔ فی الحال شدت سے بازار قتال وجدال جزیرۂ مذکور مین گرم ہے۔ اور ترکی فوج اور افسرون کی واپسی پر اصرار کیا جا رہا ہے جسے سلطان المعظم بالفعل نامنظور فرما چکے ہین۔

اٹلی نے دول ستہ کے روبرو آیندہ انتظام جزیرہ کے متعلق یہ تجویز پیش کی ہے کہ سلطانی افواج جزیرہ سے واپس ہون اور بنام نامی سلطان المعظم دول ستہ کی طرف سے حکومت جزیرہ کی جائے۔

اس عجیب تجویز سے سلاطین جرمنی و آسٹریا نے اتفاق نہین کیا۔ بقیہ چار سلاطین مختلف مخالفانہ تجویزون سے سلطان المعظم کو دھمکی دیتے ہین۔ بظاہر حال جزیرۂ کریٹ اب زیادہ عرصہ تک (خدانخواستہ) سلطانی قبضۂ اقتدار مین رہتا نظر نہین آتا۔

قطعات تاریخ طبع کتاب فتوحات حمیدیہ

از

رستم میدان عقل و شعور عالیجناب مولوی میر تراب علیصاحب زور سلمہ اللہ الی یوم النشور

از نبرد روم و یونان یک جہان — بود ناواقف کنون باید شنید
از شکست و نصرت یونان و روم — بُد جہان ناواقف و نامستفید
میر فخر اللہ گوئے فخر بُرد — قُفل صندوق جدل را شد کلید
چون کشود شش در فتح روم یافت — در زمانہ آبرویش شد مزید
از تاریخے نمودہ ترجمہ — عالمی بر دیدہ بنہاد و بدید
مصرعہ سال است دیا شہ زورِ رزم — چاپ شد بزم فتوحاتِ حمید

۱۳۱۶ھ

کرد فخر اللہ چہ خوش ترجمہ انگریزی
عیسوی سال بگو زور باعلانِ نون

وله

روم و یونان ہمہ پیش نظرم ہست پدید
گشت مطبوع دل و جان فتوحات حمید

۱۸۹۸ء

از جناب تقدس مآب مولوی سید اعظم اللہ صاحب حسینی اطہر سلمہ اللہ الاکبر جاگیردار

جنگ ہائی روم و یونان مین جو گزرے واقعات — انکی ترتیب و تسلسل کی ضرورت تھی شدید
گرچہ اخبار و نمین لکھی تھی بہت سی داستان — پر مقولہ ہے شنیدہ کی بود مانند دید
اک فرنگی نے لکھے تھے برسر میدان جنگ — کُل حوادث۔ بعد اذنِ حضرت عبد الحمید
پر مقفل تھے زبانِ انگلش مین شکر ہے — ترجمہ سے مل گئے ہین اور احوال مزید
ترجمہ کیا ہے کہ ہے آئینۂ عثمانیہ — قفلِ انگریزی کی اچھی مل گئی اردو کلید

بارہا ترکون کو یورپ مین ہوئی فتح و ظفر
ہوگئی ہے جنگ ماضی مین بھی تصدیق جدید

روس و آسٹریا و سسلی - مالٹا - بلگیریا -
مانٹی نگرو - پولند و - و آسنا و بلگرید

یاد ہے ان سرزمینون کو نشانِ آتشین
تھے کمانڈر جنکے احمد اور سلیم و بایزید

الغرض یہ جنگ یونان بھی رہیگی یادگار
کیونکہ ترکون نے سنائی بعد مدت کی یہ عید

فخرِ اربابِ مذاق و سید الاحبابِ قوم
میر فخر اللہ کی تاریخ دلچسپ و مفید

چھپ گئی اور ہوگئی مطبوع طبعِ خاص و عام
مفت ہو گر نقدِ جان دیکر کرین اسکو خرید

مصرعۂ تاریخ اطہر نے لکھا ہے فی البدیہہ
بارک اللہ چھپ گئی ہے یہ فتوحات حمید

۱۳۱۶ھ

اطلاع

مولوی ابو الخیر سید فخر اللہ صاحب رئیس کڑہ ضلع الہ آباد مترجم کتاب ہٰذا نے حق ترجمہ بحق مطبع محفوظ فرما دیا ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نہ کریں۔

اس مطبع میں مقامی حالت کے نظر کرتے نہایت خوشخط صاف صحیح و مناسب کفایت پر کام ہوتا ہے۔ اور حتی الامکان اس بات کی بھی کوشش رہتی ہے کہ ہر ایک کام اپنے وقت پر انجام پائے۔ لہٰذا ان حضرات کو عمدہ کام چھپوانا ہو انکی خدمت کے لیے یہ پریس موجود ہے۔

تاجران کتب کے لیے بعض مخصوص رعایتیں ملحوظ رکھی گئی ہیں بشرطیکہ وہ مستقلاً ہمارے مطبع سے کام لیں۔ فقط

منیجر مطبع